بیان المختارات

اردو ترجمہ مختارات من الادب العربی

مترجم

حافظ بلال اشرف

www.KitaboSunnat.com

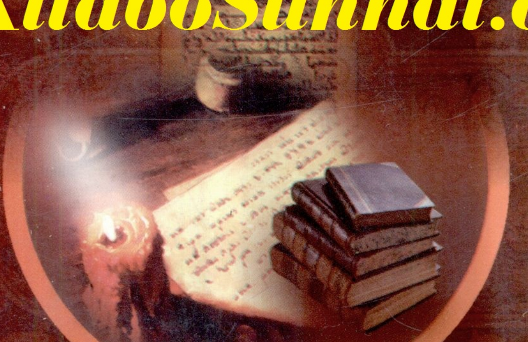

جز اول

دار الكتب السلفية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بیان المختارات

ترجمہ

مختارات من ادب العربی

ترجمہ

حافظ بلال اشرف

www.KitaboSunnat.com

دار الکتب السلفیۃ
لاہور
پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: بیان المختارات
ترجمہ
مختارات من ادب العربی

ترجمہ: حافظ بلال اشرف

باہتمام: ھناد شاکر

اشاعت: جولائی 2010ء

ناشر: دار الکتب السلفیۃ
042-37361505
042-37008768
0333-4334804
اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس

- انتساب: 5
- مقدمہ از مترجم: 6
- مقدمۃ العلم: 8
- رحمان کے بندے: 10
- سیدنا موسیٰ علیہ السلام: 12
- جامع معنی کلمات: 18
- عاجز کر دینے والا خطاب: 21
- بنو سعد میں: 25
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے ہجرت فرمائی تھی: 32
- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی آزمائش: 41
- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت: 50
- مومن کے اخلاق: 55
- خالص دوست: 59
- زاہد کی خوبیاں: 65
- سیدہ زبیدہ اور مامون کے درمیان: 69
- وقار والے قاضی اور دلیر مکھی کے درمیان: 73
- سرخ قمیص: 78
- معاویہ رضی اللہ عنہ اپنا دن کیسے پورا کرتے تھے؟: 85

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی ثابت قدمی اور ان کی فیاضی: 89
- اشعب اور بخیل: 94
- ملامت کا خط: 98
- لوگوں کی باتیں: 104
- سعادت اور یقین کے راستے میں: 113
- سلطان صلاح الدین ایوبی کی وفات: 120
- ہمت کی بلندی: 128
- تابعین کے سردار سعید بن مسیب رحمہ اللہ: 134
- محمدی نبوت اور اس کی نشانیاں: 141
- ظلم آبادی کی ویرانی کی خبر دینے والا ہے: 151
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عجمی تمدن: 157
- امت سے بلند طبقہ والے لوگ: 163
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت: 172
- جھونپڑی اور محل: 186
- میرے سردار احمد شریف سنوسی: 194
- بناوٹی دین: 205
- سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ: 213
- براعظم ایشیا میں اسلامی باغ: 229

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد لله وحده، والصلاة على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه ومن اتبع هديه واتقى حده، **أما بعد:**

ہر زبان میں ادب کی وہی حیثیت ہے جو انسانی جسم میں دل کی ہے، کیونکہ کسی بھی زبان کی اچھائی یا برائی اس کے ادب سے پہچانی جاتی ہے، ادب ہر زبان میں موجود ہوتا ہے، خواہ کم ہو یا زیادہ، لیکن ادب کے تمام فنون کا ایک جگہ ملنا کافی مشکل ہے، سید ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے مختارات من ادب العرب میں عربی ادب کے فنون کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ آمین

عرصہ سے ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ اس کتاب کا کوئی ایسا آسان اور عام فہم ترجمہ ہو جس میں طلباء کے لیے آسانی ہو، لیکن یہ کام صرف تصور کی حد تک تھا، کبھی اس کے متعلق سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ کام اللہ رب العزت مجھ جیسے ناچیز بندے سے لینا چاہتے ہیں۔

چنانچہ جب مجھے گوجرانوالہ شہر کے ایک مدرسے میں یہ کتاب پڑھنے کا موقعہ ملا تو میں نے اللہ کا نام لے کر قلم اٹھا لیا اور مختارات من ادب العرب کے جزو اول کا ترجمہ کرنا شروع کر دیا، ترجمہ کرتے ہوئے اس کتاب کے دو ترجمے میرے سامنے تھے اور دونوں ترجموں کا نام انوارات تھا، شاید ان کے علاوہ بھی اس کتاب کا کوئی ترجمہ ہو، لیکن کافی تلاش کے بعد مجھے یہ دو ہی مترجم کتابیں ملیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ **انوارات ترجمہ اردو مختارات:** اس کتاب کے مترجم مولانا خالد محمود صاحب دیوبندی مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور نے کافی محنت کی ہے، لیکن بہت ساری عبارات کا ترجمہ کتاب سے غائب ہے۔

۲۔ **انوارات ترجمہ مختارات من ادب العرب:** اس کے مترجم مولانا ریاض جمیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب دیوبندی سابق مدرس مدرسۃ الحسنین فیصل آباد نے عوام کے لیے خاصہ مفید ترجمہ کیا ہے، لیکن ابتدائی طلبا اسے سمجھنے سے قاصر ہیں، اس بات کی وضاحت مذکورہ کتاب کے تقریظ نگار مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب نے خود فرمائی ہے، لکھتے ہیں:

''ترجمہ اتنا سلیس اور رواں ہے کہ اکثر مقامات پر کتاب کے اردو میں ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔'' (انوارات، ص:۷)

میں نے اس کتاب کے ترجمہ میں طلباء کا کافی خیال رکھا ہے، ہر سبق سے پہلے مشکل الفاظ کے معانی اور ان کا اعراب لکھا ہے، جو باقی تراجم میں مفقود ہے، اور ترجمہ بھی لفظی کے ساتھ ساتھ بامحاورہ اور آسان کیا ہے۔

غرض یہ کہ میں نے حتی الوسع آسان اور صحیح ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن خطا اور غلطی سے کوئی انسان بھی پاک نہیں ہے، لہٰذا جو بھائی اس کتاب میں کوئی غلطی پائے وہ مجھے مطلع کر کے عند اللہ ماجور ہو۔

آخر میں میں اپنے مشفق اساتذہ کا تذکرہ کرنا نہیں بھولوں گا، جنھوں نے مجھے جہالت کی دنیا سے نکال کر علم کا راستہ دکھایا اور اس کتاب کے لکھنے میں جگہ جگہ میری راہنمائی فرمائی، خصوصاً حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ (مدرس جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ) کا میں تہہ دل سے ممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کے کئی مشکل مقامات میں میری راہنمائی فرمائی اور اس ترجمے کا نام ''بیان المختارات'' تجویز فرمایا۔ فجزاه الله أحسن الجزاء

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ راقم کی اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور اسے میرے لیے، میرے والدین اور میرے اساتذہ کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

حافظ بلال اشرف اعظمی

۱۲/۶/۲۰۱۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ العلم

کسی فن کو شروع کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے:

ا۔تعریف:

ادب کی لغوی تعریف:

ادب کے دو معنی ہیں:

ا۔ دانشمند ہونا، فن ادب کا ماہر ہونا، جب یہ باب (ک) سے ہو۔

۲۔ دعوت دینا، ادب سکھانا، جب باب (ض) سے ہو۔

اصطلاحی تعریف: کسی زبان کے شعراء اور مصنفین کا وہ نادر کلام جس میں نازک خیالات وجذبات کی عکاسی اور لطیف معانی و مطالب کی ترجمانی کی گئی ہو۔

۲۔موضوع:

اس علم کا کوئی موضوع متعین نہیں ہے کیونکہ یہ بارہ علوم کا مجموعہ ہے، جن میں سے آٹھ اصول ہیں اور وہ یہ ہیں:

''علم لغت، علم صرف، علم اشتقاق، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم عروض، علم قافیہ اور چار فروع ہیں: علم رسم الخط، علم قرض الشعر، علم انشاء، علم محاضرات۔''[1]

اسی لیے علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون مقدمہ ابن خلدون میں لکھتے ہیں: ''هذا العلم لا موضوع له.'' (مقدمہ ابن خلدون، ص: ۷۰۹) یعنی اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے۔

۳۔غرض:

اس کی دو غرضیں ہیں:

ا۔ اپنے مافی الضمیر کو نہایت اچھے اور مؤثر انداز میں دوسرے کے ذہن نشین کر دینا۔

۲۔ ذہن اور زبان کو لفظی، معنوی اور تحریری غلطیوں سے بچانا۔

[1] ان تمام علوم کی تفصیل کے لیے دیکھیں: أبجد العلوم للنواب صدیق بن حسن خان (متوفی: ۱۳۰۷ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سبق نمبر 1

معانی	الفاظ
چراغ۔	سِرَاجًا
نرمی/سکون/ وقار۔	هَوْنًا
ہمیشہ چمٹ جانے والا۔	غِرَامًا
معتدل راستہ۔	قَوَامًا
سخت گناہ۔	أَثَامًا
رسوا کیا ہوا۔	مُهَانًا
با عزت۔	كِرَامًا
زندگی کی دعا۔	تَحِيَّةً
پروا کرنا۔	يَعْبَؤُ
چمٹ جانے والا۔	لِزَامًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۱

رحمان کے بندے

(اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے)

وہ بہت برکت والا ہے جس نے آسمان میں برج[1] بنائے اور اس میں ایک چراغ اور ایک روشنی کرنے والا چاند بنایا ۝ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا اس شخص کے لیے جو چاہے کہ نصیحت حاصل کرے، یا کچھ شکر کرنا چاہے ۝ اور رحمان کے بندے وہ ہیں، جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں ۝ اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں ۝ اور وہ جو کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بے شک اس کا عذاب ہمیشہ چمٹ جانے والا ہے ۝ بے شک وہ (جہنم) بری ٹھہرنے کی جگہ اور اقامت کی جگہ ہے ۝ اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخیلی

---

[1] بُرُوْج بُرْج کی جمع ہے، امام قتادہ بن دعامہ متوفی ۱۱۸ھ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بروج سے مراد ستارے ہیں (تفسیر القرآن للامام عبد الرزاق بن همام: ۳/ ۷۰ و سنده صحیح) اور یہ تفسیر دو وجوہ سے راجح ہے:

۱۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ انھیں بروج کے بارہ میں فرماتے ہیں: ﴿وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ﴾ [الحجر: ۶۱] یعنی اللہ تعالیٰ نے بروج کو دیکھنے والوں کے لیے مزین کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ بروج دیکھے بھی جاتے ہیں اور آسمان میں سورج اور چاند کے علاوہ نظر آنے والی چیز ستارے ہیں تو ثابت ہوا کہ بروج سے مراد ستارے ہیں جو نظر آتے ہیں۔

۲۔ امام زمخشری اپنی تفسیر الکشاف (۱/ ۸۶۸) میں برج کے بارہ میں لکھتے ہیں:

"اشتیاق البرج من التبرج، لظهوره."

یعنی برج "تبرج" سے مشتق ہے، جس کا معنی ظاہر ہونا ہے اور برج کو برج اس لیے کہتے ہیں، کیونکہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور آسمان میں ظاہر ستارے ہی ہیں، لہٰذا ثابت ہوا کہ بروج سے مراد ستارے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور اس کے درمیان معتدل راستہ ہوتا ہے ۞ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں، جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ❶ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو یہ کرے گا وہ سخت گناہ کو ملے گا ۞ اس کے لیے عذاب قیامت کے دن دگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں رسوا کیا ہوا رہے گا ۞ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیا، نیک عمل تو یہ لوگ ہیں اللہ جن کی برائیاں نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ۞ اور جو توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو یقیناً وہ اللہ کی طرف توبہ کرتا ہے، سچی توبہ کرنا ۞ اور وہ جو جھوٹ میں شریک نہیں ہوتے اور جب لغو کام کے پاس سے گزرتے ہیں تو باعزت گزر جاتے ہیں ۞ اور جب وہ اپنے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کیے جاتے ہیں تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے ۞ اور وہ کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا ۞ یہ لوگ بالا خانہ جزا میں دیے جائیں گے، اس وجہ سے کہ انھوں نے صبر کیا اور وہ اس میں زندگی کی دعا اور سلام دیے جائیں گے ۞ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہ اچھی ٹھہرنے کی جگہ اور اقامت کی جگہ ہے ۞ کہہ دیں میرا رب تمہاری پروا نہ کرتا اگر تمہارا پکارنا نہ ہوتا سو بلاشبہ تم نے جھٹلا دیا ہے تو عنقریب وہ (عذاب) چمٹ جانے والا ہوگا ۞

[الفرقان: ٦١ تا ٧٧]

(اللہ بڑی عظمت والے نے سچ فرمایا ہے۔)❷

---

❶ یعنی حق کے ساتھ قتل کرنا جائز ہے، مثلاً: کسی کو قصاص میں قتل کرنا، شادی شدہ زانی کو قتل کرنا، مرتد کو قتل کرنا، بعض صورتوں میں کافروں کو قتل کرنا۔

❷ قرآن پاک کی تلاوت کے آخر میں یہ الفاظ پڑھنے کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہیں، لہٰذا ان سے پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ ہمیں اسوۂ رسول ﷺ کافی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 2

معانی	الفاظ
خبر۔	نَبَإِ
سرکشی کی۔	عَلَا
کئی گروہ۔	شِيَعًا
دریا۔	الْيَمِّ
تو اس کو اٹھا لیا۔	فَالْتَقَطَهُ
ٹھنڈک۔	قُرَّتُ
خالی۔	فَارِغًا
دور سے/ ایک جانب سے۔	عَنْ جُنُبٍ
اپنی جوانی کو۔	أَشُدَّهُ
مضبوط ہو گیا۔	اسْتَوٰى
تو اس کو مکا مارا۔	فَوَكَزَهُ
وہ اس سے فریاد کر رہا تھا۔	يَسْتَصْرِخُهُ
طرف/ جانب۔	تِلْقَاءَ
وہ ہٹا رہی تھیں۔	تَذُوْدَانِ
واپس لے جائیں۔	يُصْدِرَ
چرواہے، الرَّاعِيْ کی جمع ہے۔	الرِّعَاءُ
محتاج۔	فَقِيْرٌ
تم دونوں کا کیا معاملہ ہے؟	مَا خَطْبُكُمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَیْخٌ	بوڑھا۔
الظِّلُّ	سایہ۔
الْقَصَصُ	قصہ، یہ مصدر ہے۔
أَجَلٌ	مدت
حِجَجٍ	سال۔
وَكِيلٌ	گواہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر:۲

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

(ہمارے نبی ﷺ اور ان پر درود وسلام ہو)

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے

طٰسٓمٓ [1] ○ یہ واضح کتاب کی آیات ہیں ○ ہم آپ پر موسیٰ اور فرعون کی کچھ خبر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں، ایسی قوم کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ○ بے شک فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس کے رہنے والوں کو کئی گروہ بنایا، وہ ان میں سے ایک گروہ کو نہایت کمزور کر رہا تھا، ان کے بیٹوں کو بری طرح ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا۔ بلا شبہ وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا ○ اور ہم چاہتے تھے کہ ہم ان لوگوں پر احسان کریں جو زمین میں نہایت کمزور کیے گئے تھے اور انھیں امام بنائیں اور ان کو وارث بنائیں ○ اور ہم ان کو زمین میں قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو ان سے وہ چیز دکھلائیں جس سے وہ ڈرتے تھے ○ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ پلا، پھر جب تو اس پر ڈرے تو اس کو دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر اور نہ غم کر۔ بے شک ہم اس کو تیری طرف واپس لانے والے ہیں اور اس کو رسولوں میں سے بنانے والے ہیں ○ تو فرعون کے گھر والوں نے اس کو اٹھا لیا تاکہ آخر وہ ان کے لیے دشمن ہو اور غم کا باعث ہو۔ بے شک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر خطا کرنے والے تھے ○ اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ میرے لیے اور تیرے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اس کو قتل نہ کرو، امید ہے کہ وہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اس کو بیٹا بنا لیں اور وہ سمجھتے نہیں تھے ○ اور موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل خالی [2] ہوگیا، یقیناً قریب تھی کہ وہ اس کو ظاہر کر دے اگر

---

[1] یہ حروف مقطعات ہیں، ان کا معنی اللہ ہی بہتر جانتا ہے، ان کو مقطعات اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کاٹ کاٹ کر الگ الگ پڑھے جاتے ہیں۔

[2] ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل ذکر موسیٰ کے علاوہ ہر چیز سے خالی ہوگیا۔ (تفسیر ابن أبی حاتم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات نہ ہوتی کہ ہم نے اس کے دل کو مضبوط کر دیا تھا، تا کہ وہ ایمان والوں میں سے ہو ﴿۱۰﴾ اور اس نے اس کی بہن کو کہا: اس کے پیچھے پیچھے جا، چنانچہ وہ اس کو دور سے دیکھتی رہی اور وہ شعور نہیں رکھتے تھے ﴿۱۱﴾ اور ہم نے اس پر پہلے سے دایوں کو حرام کر دیا تو اس نے کہا: کیا میں تم کو ایک ایسے گھر والوں پر راہنمائی کروں جو تمہارے لیے اس کی کفالت کریں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں ﴿۱۲﴾ تو ہم نے اس کو اس کی والدہ[1] کی طرف لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کرے اور تا کہ وہ جان لے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے ﴿۱۳﴾ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور پورا مضبوط ہو گیا تو ہم نے اس کو حکم اور علم عطا کیا اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۴﴾ اور وہ شہر میں اس کے رہنے والوں کی کسی غفلت کے وقت داخل ہوا تو اس میں دو آدمیوں کو پایا وہ لڑ رہے ہیں، یہ اس کے گروہ سے ہے اور یہ اس کے دشمنوں میں سے ہے، تو جو اس کے گروہ سے تھا اس نے اس سے اس کے خلاف مدد مانگی جو اس کے دشمنوں سے تھا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو مکا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا، کہا یہ شیطان کے کام سے ہے، یقیناً وہ واضح گمراہ کرنے والا دشمن ہے ﴿۱۵﴾ اس نے کہا، اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، سو مجھے بخش دے، تو اس نے اس کو بخش دیا، بے شک وہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے ﴿۱۶﴾ کہا: اے میرے رب! اس وجہ سے کہ تو نے مجھ پر انعام کیا، تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا ﴿۱۷﴾ چنانچہ اس نے شہر میں ڈرتے ہوئے صبح کی، وہ انتظار کر رہا تھا تو اچانک وہی شخص جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی، وہ اس سے فریاد کر رہا تھا، موسیٰ نے اسے کہا: یقیناً تو ضرور واضح گمراہ ہے ﴿۱۸﴾ پھر جونہی اس نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑے جو ان دونوں کا دشمن تھا اس نے کہا: اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے قتل کر دے، جس طرح تو نے کل ایک جان کو قتل کیا ہے، تو نہیں چاہتا مگر یہ کہ زمین میں سرکش بن جائے اور تو نہیں چاہتا کہ تو اصلاح کرنے والوں میں سے ہو ﴿۱۹﴾ اور ایک آدمی شہر کے سب سے دور والے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا، اس نے کہا: اے موسیٰ! بے شک سردار تیرے بارہ میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تجھ کو

---

[1] امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر زاد المسیر (۳/ ۳۷۵) میں مقاتل کے حوالہ سے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوخابذ تھا، اس کے علاوہ بھی مفسرین نے کئی اقوال لکھے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کر دیں، پس نکل جا، یقیناً میں تیرے لیے خیر خواہوں میں سے ہوں ﴿﴾ تو وہ ڈرتے ہوئے اس سے نکلے، وہ انتظار کر رہے تھے، اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے بچا لے ﴿﴾ اور جب وہ مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا: میرا رب قریب ہے کہ مجھے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرے ﴿﴾ اور جب وہ مدین کے پانی پر وارد ہوا تو اس پر لوگوں کے ایک گروہ کو پایا جو پلا رہے تھے اور ان کے علاوہ دو عورتوں کو پایا جو (اپنے جانور) ہٹا رہی تھیں، اس نے کہا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا ہم پانی نہیں پلاتیں حتی کہ چرواہے پلا کر واپس لے جائیں اور ہمارا والد بڑا بوڑھا ہے ﴿﴾ تو اس نے ان دونوں کے لیے پانی پلا دیا، پھر سائے کی طرف آ گیا اور اس نے کہا: اے میرے رب! بے شک جو بھلائی بھی تو میری طرف نازل کرے، میں اس کا محتاج ہوں ﴿﴾ تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی جو بہت حیا کے ساتھ چل رہی تھی، اس نے کہا بے شک میرا والد[1] تجھے بلا رہا ہے، تا کہ تجھے اس کا بدلہ دے جو تو نے ہمارے لیے پانی پلایا ہے، پھر جب وہ اس کے پاس آیا اور اس پر واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا: خوف نہ کر، تو ظالم قوم سے نجات پا گیا ہے ﴿﴾ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اے میرے ابا جان! اسے اجرت پر رکھ لے، بے شک سب سے بہتر شخص ہے، جسے تو اجرت پر رکھے گا، طاقتور، امانت دار ہی ہے ﴿﴾ اس نے کہا بے شک میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا تجھ سے نکاح کر دوں، اس (شرط) پر کہ تو آٹھ سال میری مزدوری کرے گا، پھر اگر تو دس پورے کر دے تو وہ تیری طرف سے ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر مشقت ڈال دوں، اگر اللہ نے چاہا تو یقیناً تو مجھے نیک لوگوں سے پائے گا ﴿﴾ اس نے کہا: یہ میرے اور تیرے درمیان ہے، ان دونوں میں سے جونسی مدت میں پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور ہم جو کہہ رہے ہیں اللہ اس پر گواہ ہے ﴿﴾

[القصص: ۱ تا ۲۸]

(اللہ بڑی عظمت والے نے سچ فرمایا ہے)

---

[1] یہ آدمی کون تھے، اس کے بارہ میں مفسرین کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ شعیب علیہ السلام تھے، بعض کہتے ہیں کہ یہ شعیب علیہ السلام کے بھائی کا بیٹا یثرون تھا، اور بعض کہتے ہیں کہ قوم شعیب سے نیک آدمی تھا، لیکن حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے، کیونکہ کتاب وسنت میں اس کی وضاحت نہیں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سبق نمبر 3

الفاظ	معانی
العُرىٰ	کڑے، عُرْوَة کی جمع ہے۔
دُبْرًا / دُبُرًا	بعد میں۔
عَوَازِمُهَا	ان کا پختہ ہونا۔
هَجْرًا	غفلت/ بے توجگی۔ هُجْرًا بری بات
أَلْهٰى	غافل کردے۔
وَقَرَ	جو ٹھہرے۔
الغُلُوْلَ	مال غنیمت سے خیانت کرنا۔
كَيٌّ	داغنا۔
حِبَالَةٌ	پھندہ۔
جُثَاءٌ	انگارے/ مجموعے۔
جُمَّاعٌ	بہت زیادہ جمع کرنے والی۔
أَذْرُعٍ	ہاتھ، ذِرَاعٌ کی جمع ہے۔
رَوَايَا	اگر رَوِيَّةٌ کی جمع بنائیں تو معنی غور وفکر ہوگا اور اگر رَاوِيَةٌ کی جمع بنائیں تو معنی راوی ہوگا۔
يَتَأَلَّ	قسم کھاتا ہے۔
الرَّزِيَّةُ	مصیبت۔
السُّمْعَةُ	شہرت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۳

جامع معنی❶ کلمات

(ہمارے سید اور ہمارے مولی محمد ﷺ کے لیے ہے)

حمد وصلاۃ کے بعد! پس بے شک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے مضبوط کڑا تقویٰ کا کلمہ ہے اور سب سے بہترین شریعت، شریعتِ ابراہیم علیہ السلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، اور سب سے باعزت بات اللہ کا ذکر ہے، اور سب سے اچھا قصہ یہ قرآن ہے، اور سب سے بہترین اموران کا پختہ ہونا ہے، اور سب سے برے کام ان کا نیا ہونا ہے، اور سب سے اچھی سیرت انبیاء کی سیرت ہے، اور سب سے باعزت موت شہداء کی شہادت ہے اور سب سے بدترین اندھا پن ہدایت کے بعد گمراہی ہے، اور سب سے بہترین علم وہ ہے جو نفع دے، اور سب سے بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے، اور سب سے برا اندھا پن دل کا اندھا ہونا ہے، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، (مراد دینے والا لینے والے سے بہتر ہے) اور جو چیز کم ہو اور کافی ہو اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے، اور سب سے بری معذرت اس وقت ہے جب موت حاضر ہو، اور سب سے بری ندامت قیامت کے دن ہوگی، اور لوگوں سے بعض وہ ہیں جو نماز کو نہیں آتے مگر بعد میں، اور ان سے بعض وہ ہیں جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر غفلت سے، اور سب سے بڑی خطا جھوٹ بولنے والی زبان ہے، اور سب سے بہترین مال واری نفس کی مالداری ہے، اور سب سے اچھا زاد راہ تقویٰ ہے اور حکمت کی چھوٹی اللہ کا ڈر ہے، اور سب سے بہترین وہ چیز جو دلوں میں ٹھہرے یقین ہے، اور شک کرنا کفر سے ہے، اور نوحہ کرنا جاہلیت کے کاموں سے ہے، اور مال غنیمت سے خیانت کرنا جہنم کے انگاروں سے ہے، اور (ناحق) خزانہ آگ سے داغنا ہے، اور (برا) شعر ابلیس کے

❶ اس میں صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہے، یعنی اصل عبارت "اَلْکَلِمُ الْجَوَامِعُ" تھی تو ترجمہ بھی اصل کے لحاظ سے کیا گیا ہے۔ کتاب کے اندر اس طرح کے باقی جملوں کو اسی پر قیاس کر لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باجوں سے ہے، اور شراب گناہوں کو بہت زیادہ جمع کرنے والی ہے، اور عورتیں شیطان کا پھندہ ہیں، اور جوانی دیوانگی کی ایک شاخ ہے، اور سب سے بری کمائی سود کی کمائی ہے، اور سب سے برا کھانا یتیم کا مال ہے، اور وہ خوش نصیب ہے جو اپنے غیر کے ساتھ نصیحت کیا جائے، اور وہ بد بخت ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو، اور بے شک تم میں سے ہر ایک کو چار ہاتھ جگہ (یعنی قبر) کی طرف پہنچنا ہے، اور معاملہ اپنے انجام کے ساتھ ہے،[1] اور اعمال کا دارو مدار اس کے انجاموں پر ہے، اور سب سے برے غور و فکر جھوٹ کے غور و فکر ہیں، اور ہر وہ چیز جو آنے والی ہو، وہ قریب ہے، اور مومن کو گالی دینا فسق ہے، اور مومن سے لڑائی کرنا کفر ہے، اور اس کا گوشت کھانا[2] اللہ کی نافرمانی سے ہے، اور اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے، اور جو اللہ پر (جھوٹی) قسم کھاتا ہے وہ اس کو جھٹلا دیتا ہے، اور جو معاف کرتا ہے اللہ اس کو معاف کر دیتا ہے، اور جو درگزر کرتا ہے اللہ اس سے درگزر کر دیتا ہے، اور جو غصے کو پی جاتا ہے اللہ اس کو اجر دیتا ہے، اور جو مصیبت پر صبر کرتا ہے اللہ اس کو بدلہ دیتا ہے، اور جو شہرت کے پیچھے چلتا ہے، اللہ اس کی شہرت کرا دیتا ہے، اور جو صبر کرتا ہے اللہ اس کو دوگنا دیتا ہے، اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اس کو عذاب دیتا ہے۔

اے اللہ! مجھے اور میری امت کو بخش دے۔
اے اللہ! مجھے اور میری امت کو بخش دے۔
اے اللہ مجھے اور میری امت کو بخش دے۔
میں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے بخشش طلب کرتا ہوں۔[3]

---

[1] اس سبق میں "العمل" اور "الاثم" وغیرہ اسم جنس ہیں اور اسم جنس وہ اسم ہوتا ہے جو قلیل و کثیر پر سچا صادق آئے، یعنی جو واحد اور تثنیہ پر بھی دلالت کرے اور جمع پر بھی دلالت کرے۔

[2] گوشت کھانے سے مراد مومن بھائی کی غیبت کرنا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ یعنی کسی مومن بھائی کی غیبت کرنا اس کا مردار گوشت کھانا ہے۔

[3] دلائل النبوة للبيهقي، باب ما روي في خطبته بتبوك، رقم الحديث (١٩٩٤) معجم ابن عساكر، رقم الحديث (٧٠٢) الترغيب والترهيب، لأبي القاسم إسماعيل بن محمد الأصبهاني (١ / ٥٠٧) الأمثال في الحديث النبوي لأبي الشيخ الأصبهاني (ص: ٢٩٤) ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 4

الفاظ	معانی
وَجَدَ	غصہ پایا/غضبناک ہوا۔
الحَیُّ	قبیلہ/ چھوٹا قبیلہ۔
القَالَۃُ	افواہ/ چہ میگوئی۔
الحَظِیرَۃِ	حویلی/ باڑہ۔
وَجِدَۃٌ	غصہ
ضُلَّالًا	گمراہ، ضَالٌّ کی جمع ہے، یہ لفظ انسان کے لیے خاص ہے کسی جانور وغیرہ پر نہیں بول سکتے۔ (المصباح المنیر للفیومي، ص: ٣٦٤)
عَالَۃً	فقیر، عَائِلٌ کی جمع ہے۔
مَخذُولًا	بے یار و مددگار۔
طَرِیدًا	دھتکارا ہوا، فعیل بمعنیٰ مفعول ہے۔
لُعَاعَۃِ	حقیر سامان، اصل میں لُعَاعَۃٌ کا لفظ زمین سے نکلنے والی ابتدائی انگوری پر بولا جاتا ہے اور وہ بہت حقیر ہوتی ہے اسی سے یہ معنیٰ لیا گیا ہے۔
شِعبًا	گھاٹی۔ دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ)
شِعَارٌ	نیچے والا کپڑا۔
دِثَارٌ	اوپر والا کپڑا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۴

عاجز کر دینے والا خطاب

ابو سعید[1] خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور قبائلِ عرب میں ان بڑے بڑے عطیوں سے دیا جو دیا، اور انصار میں ان سے کوئی چیز نہیں تھی، انصار کے اس قبیلے نے اپنے دلوں میں غصہ پایا حتی کہ ان میں افواہ زیادہ ہوگئی، یہاں تک کہ ان کے کہنے والے نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے مل گئے ہیں، تو آپ پر سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ انصار کے اس قبیلے نے یقیناً آپ پر اپنے دلوں میں غصہ پایا ہے، اس وجہ سے کہ جو آپ نے اس مالِ فیئ میں کیا ہے، جسے آپ نے پایا ہے، آپ نے اپنی قوم میں تقسیم کیا ہے اور عرب کے قبائل میں بڑے بڑے عطیے دیے ہیں اور انصار کے اس قبیلے میں ان سے کوئی چیز نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! تو اس معاملہ سے کہاں ہے؟ کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی قوم ہی سے ہوں، آپ نے فرمایا: تو اپنی قوم کو میرے لیے اس حویلی میں جمع کر، وہ کہتے ہیں (مراد ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ)، پھر مہاجرین کے کچھ آدمی آئے تو ان کو چھوڑ دیا سو وہ داخل ہوگئے اور کچھ دوسرے لوگ آئے تو ان کو لوٹا دیا، چنانچہ جب وہ جمع ہوگئے تو سعد رضی اللہ عنہ آئے، اور کہا: بے شک انصار کا یہ قبیلہ آپ کے لیے اکٹھا ہوگیا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس چیز کے ساتھ بیان کی جس کا وہ لائق ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے انصار کی جماعت. کیا افواہ ہے جو مجھے تمہارے بارہ میں پہنچی ہے، اور کیا غصہ ہے جس کو تم نے اپنے دلوں میں پایا ہے؟ کیا میں تمہارے پاس اس حال میں نہیں آیا کہ تم گمراہ تھے، تو اللہ نے تمہیں میرے ذریعے ہدایت دی، اور تم فقیر تھے تو اللہ نے تم کو میرے ذریعے غنی کر دیا، اور تم دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں کے درمیان محبت ڈال دی؟ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ احسان اور زیادہ فضیلت والے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کی

[1] ان کا نام سعد بن مالک ہے، ابو سعید کنیت ہے اور خُدرِی خُدرَۃ قبیلے کی طرف نسبت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت! تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کو کیا جواب دیں، اللہ اور اس کے رسول کے لیے احسان اور فضیلت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو تم ضرور کہو، چنانچہ تم سچ کہو گے اور یقیناً تم تصدیق کیے جاؤ گے تو ہمارے پاس آیا اس حال میں کہ جھٹلایا ہوا تھا، پس ہم نے آپ کی تصدیق کی، اور بے یار و مددگار تھا، تو ہم نے آپ کی مدد کی، اور دھتکارا ہوا تھا تو ہم نے آپ کو جگہ دی، اور فقیر تھا چنانچہ ہم نے آپ کی غم خواری کی، اے انصار کی جماعت! کیا تم نے مجھ پر اپنے دلوں میں دنیا کے ایک حقیر سامان کی وجہ سے غصہ پایا ہے؟ میں نے اس کے ساتھ ایک قوم کو مانوس کیا ہے تاکہ وہ مسلمان ہو جائیں اور میں نے تمھیں تمھارے اسلام کی طرف سپرد کیا ہے، اے انصار کی جماعت! کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم رسول اللہ کے ساتھ اپنے گھروں کی طرف واپس لوٹو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، جس کے ساتھ تم لوٹے ہو وہ اس سے بہتر ہے جس کے ساتھ وہ لوٹے ہیں، اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں ضرور انصار کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک گھاٹی اور ایک وادی میں چلیں اور انصار (دوسری) ایک گھاٹی اور ایک وادی میں چلیں تو میں ضرور انصار کی گھاٹی اور ان کی وادی میں چلوں گا۔

انصار نیچے والا کپڑا ہیں اور لوگ اوپر والا کپڑا ہیں، (یعنی انصار کی حیثیت اسلام میں ایسے ہے جیسے نیچے والا کپڑا ہے) اے اللہ! انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر رحم فرما اور انصار کے پوتوں پر رحم فرما!

وہ کہتے ہیں، پھر لوگ رو پڑے حتی کہ انھوں نے اپنی داڑھیوں کو تر کر لیا اور انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تقسیم اور حصے کے لحاظ سے راضی ہیں۔[1]

---

[1] زاد المعاد في هدي خير العباد، فصل في غزوة حنين و تسمى غزوة أوطاس (٣/ ٤١٦) مسند أحمد (٣/ ٧٦) رقم الحديث (١١٧٤٨) و سنده صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 5

الفاظ	معانی
الرُّضَعَاءَ	دودھ پینے والے بچے۔
شَهْبَاءَ	قحط والا (یہ غیر منصرف ہے)۔
قَمْرَاءَ	سفید سبزی مائل رنگ والی (یہ غیر منصرف ہے)۔
شَارِف	بوڑھی اونٹنی۔
يُغَدِّيهِ	صبح کا کھانا کھلانا۔
الفَرَجَ	کشادگی۔
أَدَمْتُ	میں نے ٹھہرا دیا/ روک دیا، اصل میں أَدْوَمْتُ تھا۔
الرَّكْب	قافلہ۔
عَجَفًا	لاغری/کمزوری، (منصوب للتمیز)
الانْطِلَاق	روانگی/کوچ۔
رَحْل	قیام گاہ۔
حِجْرِي	میری گود۔
حَافِلٌ	دودھ والی۔
رِيًّا	سیراب ہونا۔
شِبْعًا	سیر ہونا۔
نَسَمَةً	جان۔
بِلَادِ	علاقے/شہر (المكان المحدود يستوطنه جماعات)
شِبَاعًا	سیر (شَبْعَانُ کی جمع ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَبَنٌ	دودھ والی۔
جَفْرًا	موٹا تازہ۔
مُكْثٌ	قیام۔
مَقْدَمٌ بِهِ	لانا۔
بَهْمٌ	بھیڑ بکری کے بچے، بَهْمَةٌ کی جمع ہے۔
مُنْتَقِعًا	تبدیل ہو چکا تھا۔
خِبَاءٌ	خیمہ۔
ظِئْرٌ	دایہ۔
قُصُوْرٌ	محلات۔
رَاشِدَةٌ	کامیاب/ راہ یاب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۵

بنو سعد میں

رسول اللہ ﷺ کی والدہ حلیمہ بنت ابی ذُؤیب[1]، جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا، وہ بیان کرتی ہے کہ بلا شبہ وہ اپنے شہر سے اپنے خاوند اور اپنے اس چھوٹے بچے[2] کے ساتھ نکلی جس کو وہ بنی سعد بن بکر کی عورتوں میں دودھ پلاتی تھی، جو دودھ پینے والے بچوں کو تلاش کر رہی تھیں، وہ کہتی ہے: اور یہ قحط والے سال میں تھا، اس نے ہمارے لیے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی، وہ کہتی ہے: چنانچہ میں اپنی سفید سبزی مائل گدھی پر نکلی، ہمارے ساتھ ہماری ایک بوڑھی اونٹنی تھی، اللہ کی قسم! وہ ایک قطرہ (دودھ) نہیں دیتی تھی، اور ہم اپنے اس بچے کی وجہ سے جو ہمارے ساتھ تھا، اپنی ساری رات نہیں سوتے تھے، یعنی بھوک سے اس کے رونے کی وجہ سے، میرے پستانوں میں وہ چیز نہیں تھی جو اس کو کفایت کرتی اور ہماری بوڑھی اونٹنی میں وہ چیز نہیں تھی جو اسے صبح کا کھانا کھلائے (ابن ہشام نے کہا) اور کہا جاتا ہے جو اس کو غذا دے، لیکن ہم بارش اور کشادگی کی ضرور امید رکھتے تھے۔

پھر میں اپنی اس گدھی پر نکلی تو بے شک میں نے قافلے کو ٹھہرا دیا حتی کہ یہ ان پر کمزوری اور لاغری کی وجہ سے دشوار ہو گیا یہاں تک کہ ہم مکہ میں آ گئیں، ہم دودھ پینے والوں بچوں کو تلاش کر رہی تھیں، چنانچہ ہم میں کوئی عورت نہیں تھی مگر بلا شبہ اس پر رسول اللہ ﷺ پیش کیے گئے تو وہ آپ کا انکار کر دیتی، جب اسے کہا جاتا کہ بے شک یہ یتیم ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ بے شک یقیناً ہم تو بچے کے باپ سے بھلائی کی امید رکھتی تھیں، چنانچہ ہم کہتیں، یہ یتیم ہے اور امید نہیں ہے کہ اس کی والدہ اور دادا کوئی حسن سلوک کریں، تو ہم اس لیے آپ ﷺ کو ناپسند کرتی تھیں،

---

1. ابو ذؤیب کا نام عبداللہ بن الحارث تھا۔
2. اس بچے کا نام عبداللہ بن الحارث تھا، اس رضاعی والدہ سے آپ کا یہی ایک بھائی یہی عبداللہ اور دو بہنیں اُنیسہ اور حذافہ تھیں، اسی حذافہ کو شیماء کہا جاتا ہے، اور آپ ﷺ کے رضاعی والد کا نام الحارث بن عبدالعزی تھا۔ (سیرة ابن اسحاق: ۱/ ۲۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس کوئی عورت باقی نہ بچی جو میرے ساتھ آئی تھی مگر اس نے میرے علاوہ دودھ پینے والا بچہ لے لیا، پھر جب ہم نے روانگی کا پختہ ارادہ کرلیا، میں نے اپنے خاوند کو کہا، اللہ کی قسم! بلا شبہ میں تو ناپسند کرتی ہوں کہ بے شک میں اپنی سہیلیوں کے درمیان واپس لوٹوں اور میں نے کوئی دودھ پینے والا بچہ نہ لیا ہو، اللہ کی قسم! میں ضرور اس یتیم کی طرف جاؤں گی اور لازماً اس کو لے لوں گی، اس نے کہا: تجھ پر کوئی حرج نہیں کہ تو یہ کرے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا کر دے۔

وہ کہتی ہے: تو میں اس کی طرف گئی اور میں نے اس کو لے لیا، چنانچہ مجھے اس کے لینے پر کسی چیز نے نہیں ابھارا مگر بلاشبہ میں نے اس کے علاوہ نہیں پایا، وہ کہتی ہے: پس جب میں نے اس کو لے لیا تو میں اس کے ساتھ اپنے قیام گاہ کی طرف لوٹی، پھر جب میں نے اس کو اپنی گود میں رکھا تو اس پر میرے دونوں پستان اس دودھ کے ساتھ اُمڈ آئے جو اس نے چاہا، چنانچہ آپ نے پیا حتی کہ آپ سیر ہوگیا اور آپ کے ساتھ آپ کے بھائی نے پیا، یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہوگیا، پھر وہ دونوں سو گئے اور ہم اس سے پہلے اس کے ساتھ نہیں سوتے تھے اور میرا خاوند اپنی اس بوڑھی اونٹنی کی طرف کھڑا ہوا تو اچانک بلاشبہ وہ بھی دودھ والی تھی، چنانچہ اس نے اس سے دوہا جو اس نے پیا اور میں نے اس کے ساتھ پیا حتی کہ ہم نے سیراب اور سیر ہو کر انتہا کی، تو ہم نے بھلائی والی رات گزاری۔

وہ کہتی ہے: جب ہم نے صبح کی تو میرا خاوند کہنے لگا: اللہ کی قسم اے حلیمہ! کیا تو جانتی ہے؟ بے شک تو نے مبارک جان کو ہی لیا ہے، وہ کہتی ہے تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! بلا شبہ میں تو اس کی امید رکھتی تھی، وہ کہتی ہے پھر ہم نکلے اور بے شک میں اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور میں نے اسے اس پر اپنے ساتھ سوار کیا، تو اللہ کی قسم! بلاشبہ اس نے قافلے کو کاٹ دیا، ان کے گدھوں سے کوئی چیز اس پر قدرت نہیں رکھتی تھی حتی کہ بے شک میری سہیلیاں تو مجھے کہنے لگیں، اے ابو ذؤیب کی بیٹی! تجھ پر افسوس ہو ہم پر مہربانی کر، کیا تیری یہ وہ گدھی نہیں ہے جس پر تو نکلی تھی؟ تو میں انھیں کہتی: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! بے شک یہ وہی ہے، تو وہ کہتیں، خدا کی قسم! بلا شبہ ضرور اس کی ایک حالت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتی ہے: پھر ہم بنی سعد کے علاقوں سے اپنے گھروں کو آئے اور میں اللہ کی زمین سے کوئی ایسی زمین نہیں جانتی تھی، جو اس سے زیادہ قحط والی ہو، جب ہم اس کو اپنے ساتھ لائے تو میری بکریاں مجھ پر سیر ہو کر اور دودھ والی ہو کر آتیں، چنانچہ ہم دوہتے اور پیتے تھے، اور کوئی انسان دودھ کا قطرہ نہیں دوہتا تھا، اور نہ اسے پستان میں پاتا تھا، حتی کہ ہماری قوم کے موجودہ لوگ اپنے چرواہوں کو کہتے تم پر افسوس ہو، تم چراؤ جہاں ابوذویب کی بیٹی کا چرواہا چراتا ہے، تو ان کی بکریاں بھوکی واپس آتیں، وہ دودھ کا قطرہ نہیں دیتی تھیں، اور میری بکریاں سیر ہو کر اور دودھ والی ہو کر آتیں، ہم ہمیشہ اللہ سے زیادتی اور خیر کو پہچانتے رہے، حتی کہ اس کے دو سال گزر گئے اور میں نے اس کو دودھ چھڑا دیا اور وہ جوان ہو رہا تھا ایسا جوان ہونا کہ بچے (اس کے) مشابہ (جوان) نہیں ہوتے، سو وہ اپنے دو سالوں کو نہیں پہنچا تھا یہاں تک کہ وہ موٹا تازہ بچہ تھا۔

وہ کہتی ہے: ہم اس کو اس کی والدہ کے پاس لائے اور ہم اپنے اندر اس کے قیام پر سب سے زیادہ حریص تھے، کیونکہ جو ہم اس کی برکت دیکھتے تھے، چنانچہ ہم نے اس کی والدہ سے بات چیت کی اور میں نے اسے کہا اگر تو میرے بیٹے کو میرے پاس چھوڑ دے، یہاں تک کہ وہ مضبوط ہو جائے، سو یقیناً میں اس پر مکہ کی وباء سے ڈرتی ہوں، وہ کہتی ہے: ہم ہمیشہ اس کے ساتھ رہے، حتی کہ اس نے اسے ہمارے ساتھ لوٹا دیا، وہ کہتی ہے: پھر ہم اس کے ساتھ لوٹے تو اللہ کی قسم! بے شک ہمارے اسے لانے کے چند مہینے بعد اپنے بھائی کے ساتھ ہمارے گھروں کے پیچھے ہماری بھیڑ بکری کے بچوں میں ہی تھا کہ اچانک اس کا بھائی تیز دوڑتا ہوا ہمارے پاس آیا تو اس نے مجھے اور اپنے باپ کو کہا، وہ میرا قریشی بھائی بے شک اس کو دو آدمیوں نے پکڑا ہے، جن پر سفید کپڑے ہیں، پھر انھوں نے اسے لٹایا ہے اور اس کے پیٹ کو چیرا ہے، چنانچہ وہ دونوں اس کو ملا رہے ہیں (سی رہے ہیں)

وہ کہتی ہے: میں اور اس کا والد اس کی جانب نکلے تو ہم نے اسے پایا اس حال میں کہ کھڑا تھا، اس کا چہرہ تبدیل ہو چکا تھا، وہ کہتی ہے: چنانچہ میں اسے چمٹ گئی اور اس کا والد اسے چمٹ گیا، پھر ہم نے اسے کہا: اے بیٹے! تجھے کیا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس دو آدمی آئے، ان پر سفید کپڑے تھے، چنانچہ ان دونوں نے مجھے لٹایا اور میرا پیٹ چاک کیا، پھر انھوں نے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی چیز تلاش کی، میں نہیں جانتا وہ کیا ہے، وہ کہتی ہے، پھر ہم اس کے ساتھ اپنے خیمے کی طرف لوٹ آئے، وہ کہتی ہے اور اس کے والد نے مجھے کہا: اے حلیمہ! بلا شبہ یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ لازماً یہ بچہ تکلیف پہنچایا جائے، تو اس کو اس کے گھر والوں کے ساتھ ملا دے، اس سے پہلے کہ وہ اس کے ساتھ ظاہر ہو۔

وہ کہتی ہے: چنانچہ ہم اس کے ساتھ روانہ ہوئے اور ہم اسے اس کی والدہ پر لائے تو اس نے کہا، اے دائی! کون سی چیز تجھے لائی ہے؟ یقیناً تو اس پر اور اپنے پاس اس کے قیام پر حریص تھی، وہ کہتی ہے، تو میں نے کہا: بلاشبہ اللہ نے میرے بیٹے کو پہنچا دیا ہے اور میں نے وہ پورا کر دیا ہے جو مجھ پر تھا، اور میں اس پر حوادثات زمانہ سے ڈرتی ہوں، چنانچہ میں نے اسے تجھ پر پہنچا دیا ہے، جس طرح تو پسند کرتی تھی، اس نے کہا: تیری یہ کیا حالت ہے؟ تو اپنی خبر مجھے سچ سچ بتا، وہ کہتی ہے، پھر اس نے مجھ کو نہ چھوڑا حتی کہ میں نے اس کو آگاہ کر دیا، اس نے کہا: کیا تو اس پر شیطان سے ڈرتی ہے؟ وہ کہتی ہے: میں نے کہا: جی ہاں۔

اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں شیطان کے لیے اس پر کوئی راستہ نہیں ہے، اور یقیناً میرے بیٹے کے لیے ضرور ایک حالت ہے، کیا تو میں تجھے اس کی خبر سے آگاہ نہ کروں؟ وہ کہتی ہے: میں نے کہا: کیوں نہیں، اس نے کہا: جب میں اس کے ساتھ حاملہ ہوئی، تو میں نے دیکھا کہ بلا شبہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے، جس نے میرے لیے شام کی زمین سے بصریٰ کے محلات کو روشن کر دیا ہے، پھر میں اس کے ساتھ حاملہ ہوئی تو اللہ کی قسم! میں نے کبھی کوئی ایسا حمل نہیں دیکھا، جو مجھ پر اس سے زیادہ ہلکا ہو اور نہ ایسا جو اس سے زیادہ آسان ہو اور جب میں نے اس کو جنا تو وہ رونما ہوا اور بلا شبہ اپنے ہاتھوں کو زمین کے ساتھ رکھنے والا تھا، اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کرنے والا تھا، تو اپنے پاس سے اس کو چھوڑ دے اور راہ یاب ہو کر چلی جا۔[1]

[1] سيرة ابن هشام، حديث حليمة عما رأته من الخير بعد تسلمها له صلى الله عليه (۱/ ۲۹۸)، صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان (۱٤/ ۳٤٤) رقم الحديث (٦٣٣٥) یہ روایت حسن لغیرہ کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 6

الفاظ	معانی
مُعْدِمٌ	فقیر۔
جَارٌ	پناہ دینے والا۔
جِوَارٌ	امان۔
نَخْلٌ	کھجوریں۔
عَلٰی رِسْلِكَ	ذرا ٹھہر۔
السَّمُرُ	کیکر/ ببول۔
الخَبَطُ	درخت سے جھاڑے ہوئے پتے۔
الظَّهِيْرَةُ	دوپہر۔
مُتَقَنِّعًا	سر کو ڈھانپے ہوئے/ اوڑھے ہوئے۔
فِدَاءٌ	قربان ہو۔
أَحَثُّ	بہت زیادہ جلدی۔
جَهَازٌ	سامان۔
سُفْرَةٌ	زادِ راہ۔
جِرَابٌ	چمڑے کا تھیلا۔
الغَارُ	غار، الغار الکھف میں فرق یہ ہے کہ الغار چھوٹی غار کو کہتے ہیں، الکھف بڑی غار کو کہتے ہیں۔
ثَقِفٌ	ہوشیار
لَقِنٌ	ذہین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظَّلَامُ	اندھیرا۔
مِنْحَةٌ	لیاری۔
رِسْلٌ	تازہ دودھ۔
رَضِيْفٌ	گرم کیا ہوا۔
خِرِّيْتٌ	ماہر۔
الدَّلِيْلُ	راہنما۔
أَسَرَهُ	اسے قید کیا۔
آنِفًا	ابھی، یہ مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
أَسْوِدَةٌ	اشخاص۔
جَارِيَةٌ	لونڈی۔
أَكَمَةٌ	ٹیلہ۔
زُجٌّ	پھلکا۔
تُقَرِّبُ	ڈلکی چال چل رہی تھی۔
كِنَانَةٌ	ترکش۔
سَاطِعٌ	اڑنے والا۔
يَرْزَآ	کم نہیں کیا۔
أُدُمٌ	رنگے ہوئے چمڑے۔ (أَدِيْمٌ کی جمع ہے)
قَافِلِيْنَ	واپس لوٹنے والے۔
أُطُمٌ / أُطُمٌ	بلند مکان/ قلعہ۔
الحَرَّةُ	کالے پتھروں والی ایک زمین ہے جو مدینے کے پاس ہے۔
مُبَيِّضِيْنَ	سفید کپڑے پہننے والے۔
السَّرَابُ	وہ ریت جو دوپہر کے وقت دور سے پانی نظر آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَامِتًا	خاموش۔
مِرْبَدًا	کھلیان (کھجوریں خشک کرنے کی جگہ)
سَاوَمَ	سودا کیا۔
اللَّبِنُ	کچی اینٹیں۔
تَمَثَّلَ	بطور نمونہ پیش کیا۔
أَبَرُّ	سب سے زیادہ نیکی والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ٦

نبی ﷺ نے کیسے ہجرت فرمائی تھی

بے شک نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والدین کو کبھی نہیں جانا، مگر وہ دونوں دین کی پیروی کرتے تھے، اور ہم پر کوئی دن نہیں گزرتا تھا مگر اس میں رسول اللہ ﷺ دن کے دونوں کناروں یعنی صبح اور شام کو آتے تھے، چنانچہ جب مسلمان آزمائے گئے تو ابوبکر نکلے اس حال میں کہ حبشہ کی زمین کی جانب ہجرت کرنے والے تھے، حتی کہ جب آپ بَرْکِ غِمادْ [1] جگہ پر پہنچے تو آپ کو ابن دغنہ ملا، اور وہ قارہ قبیلے کا سردار تھا، چنانچہ اس نے کہا: اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ تو ابوبکر نے کہا: میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ زمین میں سیر کروں اور اپنے رب کی عبادت کروں، ابن دَغِنہ نے کہا: اے ابوبکر! چنانچہ یقیناً تیرے جیسے نہ نکلتے ہیں اور نہ نکالے جاتے ہیں، بے شک تو فقیر کو کما کر دیتا ہے اور رشتہ داری کو ملاتا ہے اور تو (دوسروں کا) بوجھ برداشت کرتا ہے اور تو مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے اور تو حق کی مصیبتوں پر امداد کرتا ہے، سو میں تجھے پناہ دینے والا ہوں، تو لوٹ جا اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کر۔

چنانچہ آپ واپس آگئے اور آپ کے ساتھ ابن دغنہ روانہ ہوا، پھر ابن دغنہ نے شام کو قریش کے معززین میں چکر لگایا اور انھیں کہا: بے شک ابوبکر نہ اس کی مثل نکلتے ہیں اور نہ نکالے جاتے ہیں، کیا تم ایسے آدمی کو نکالتے ہو جو فقیر کو کما کر دیتا ہے اور رشتہ داری کو ملاتا ہے اور (دوسروں کا) بوجھ اٹھاتا ہے اور مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کی مصیبتوں پر مدد کرتا ہے؟ تو قریش نے ابن دغنہ کی امان کا انکار نہیں کیا اور انھوں نے ابن دغنہ کو کہا: ابوبکر کو حکم دے کہ

---

[1] بَرک باء کے فتحہ اور راء کے سکون سے ہے اور باء کے نیچے کسرہ بھی پڑھ سکتے ہیں، الغماد غین کے کسرہ اور میم کی تخفیف کے ساتھ ہے اور ابن فارس نے غین پر ضمہ بھی نقل کیا ہے، برک غماد مکہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر یمن کی جانب ایک جگہ ہے۔ (ابن دَغِنہ) لغت والوں کے نزدیک دال اور غین کے ضمہ اور نون کی تشدید کے ساتھ ہے اور رواۃ کے نزدیک دال کے فتحہ، غین کے کسرہ اور نون کی تخفیف کے ساتھ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرے، چنانچہ اس میں نماز ادا کرے اور جو چاہے پڑھے، اور ہمیں اس کے ساتھ تکلیف نہ دے اور نہ اسے ظاہر کرے، چنانچہ بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری عورتوں اور ہمارے بیٹوں کو فتنے میں ڈال دے، تو ابن دغنہ نے یہ بات ابوبکر کو کہی تو ابوبکر اس کے ساتھ ٹھہر گئے، وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرتے اور اپنی نماز کو ظاہر نہ کرتے اور نہ اپنے گھر کے علاوہ میں پڑھتے۔

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خیال آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی اور وہ اس میں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھتے تھے، چنانچہ مشرکین کی عورتیں اور ان کے بیٹے آپ پر بھیڑ کر دیتے اور وہ آپ سے تعجب کرتے تھے اور آپ کی طرف دیکھتے تھے اور ابوبکر بہت زیادہ رونے والے آدمی تھے، جب قرآن پڑھتے تو اپنی آنکھوں پر اختیار نہیں رکھتے تھے اور اس بات نے مشرکین سے قریش کے معززین کو خوف زدہ کر دیا، چنانچہ انھوں نے ابن دغنہ کی طرف پیغام بھیجا تو وہ ان پر آیا، تو انھوں نے کہا: بلا شبہ ہم نے ابوبکر کو تیری امان کے ساتھ پناہ دی تھی اس (شرط) پر کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرے، تو بے شک انھوں اس سے تجاوز کیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی ہے، اور اس میں نماز اور قراءت کا اعلان کیا ہے اور بے شک یقیناً ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری عورتوں اور ہمارے بیٹوں کو فتنے میں ڈال دے، تو انھیں منع کر دے، پھر اگر وہ پسند کرے کہ اس پر انحصار کرے کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرے تو وہ کرے اور اگر وہ انکار کرے، مگر یہ کہ وہ اس کا اعلان کرے گا، تو تُو اس سے سوال کر کہ تیری طرف تیرے ذمے کو لوٹا دے، چنانچہ بلا شبہ یقیناً ہم ناپسند کرتے ہیں کہ تیرا عہد توڑیں اور ہم ابوبکر کے لیے اعلان کو تسلیم کرنے والے نہیں ہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر ابن دغنہ ابوبکر کی طرف آیا اور اس نے کہا بے شک تو جانتا ہے، جس پر میں نے تیرے لیے معاہدہ کیا تھا، چنانچہ یا تو اس پر انحصار کر اور یا میری طرف میرے ذمہ کو لوٹا دے، سو بے شک میں پسند نہیں کرتا کہ عرب سنیں کہ بلا شبہ میں ایسے آدمی کے بارہ میں عہد توڑا گیا ہوں جس کے لیے میں نے عہد کیا تھا، تو ابوبکر نے کہا: پھر بے شک میں تیری طرف تیری امان کو لوٹاتا ہوں اور میں اللہ کی امان کے ساتھ راضی ہوتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نبی ﷺ اس دن مکہ میں تھے، چنانچہ نبی ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا: بے شک میں تمھاری ہجرت کا گھر دیکھایا گیا ہوں، جو دو لابوں کے درمیان کھجوروں والا ہے (اور وہ دو سیاہ پتھریلے میدان ہیں) چنانچہ ہجرت کی جس نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور عام لوگ جنھوں نے حبشہ کی زمین میں ہجرت کی تھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ کی طرف تیار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: تو ذرا ٹھہر، چنانچہ بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے اجازت دی جائے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا باپ آپ پر قربان ہو کیا آپ یہ امید رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، تو ابوبکر نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ پر روک لیا، تاکہ وہ آپ کا ساتھی بنے اور اس نے دو سواریوں کو جو اس کے پاس تھیں، چار ماہ کیکر کے پتے چارہ ڈالا اور وہ جھاڑے ہوئے پتے تھے۔

ابن شہاب کہتے ہیں، عروہ نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: چنانچہ اسی دوران ہم ایک دن سخت دوپہر میں ابوبکر کے گھر میں بیٹھے تھے، ایک کہنے والے نے ابوبکر کو کہا: یہ اللہ کے رسول ایک ایسی گھڑی میں سر کو ڈھانپے ہوئے (آرہے ہیں) ہیں، کہ آپ اس میں ہمارے پاس نہیں آتے تھے، تو ابوبکر نے کہا: میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو، اللہ کی قسم! آپ کو اس گھڑی میں لازماً کوئی کام لایا ہے، وہ کہتی ہے: چنانچہ رسول اللہ ﷺ آئے اور آپ نے اجازت مانگی، تو آپ کو اجازت دی گئی، تو آپ داخل ہوئے، پھر نبی ﷺ نے ابوبکر کو فرمایا: اپنے پاس سے (دوسروں کو) نکال دے، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا باپ آپ پر قربان ہو، اے اللہ کے رسول! وہ صرف آپ کے گھر والے ہیں، آپ نے فرمایا: چنانچہ بے شک یقیناً مجھے نکلنے میں اجازت دی گئی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا باپ آپ پر قربان ہو، اے اللہ کے رسول! میں ساتھ چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، ابوبکر نے کہا: میرا باپ آپ پر قربان ہو، اے اللہ کے رسول ﷺ! چنانچہ آپ میری ان دو سواریوں میں سے ایک کو لے لیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیمت کے ساتھ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، پھر ہم نے بہت زیادہ جلدی سامان تیار کیا اور ہم نے ان دونوں کے لیے چمڑے کے ایک تھیلے میں زاد راہ کو رکھ دیا، پھر اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے اپنے ازار بند سے ایک ٹکڑا کاٹا اور اس کو تھیلے کے منہ پر باندھ دیا، چنانچہ اس وجہ سے وہ ازار بند والی نام رکھی گئی۔

وہ کہتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ثور پہاڑ کی ایک غار کے ساتھ مل گئے اور وہ تین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راتیں اس میں چھپے رہے، عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں کے پاس رات گزارتا تھا اور وہ نوجوان، ہوشیار، ذہین لڑکا تھا، پھر وہ ان دونوں کے پاس سے سحری کے وقت چلتا اور مکہ میں قریش کے ساتھ رات گزارنے والے کی طرح صبح کرتا تھا، چنانچہ وہ کوئی ایسا کام نہ سنتا، جس کے ساتھ وہ سازش کیے جا رہے ہوتے، مگر اس کو یاد کر لیتا تھا، حتی کہ جب اندھیرا مل جل جاتا تو وہ ان دونوں کے پاس اس کی خبر لاتا تھا، اور ابوبکر کا غلام عامر بن فُہَیرہ ان دونوں کے لیے دودھ دینے والی بھیڑ بکریاں چراتا تھا، چنانچہ وہ انھیں ان دونوں کے پاس واپس لاتا، جب رات کی ایک گھڑی گزر جاتی تھی، چنانچہ وہ تازہ دودھ میں رات گزارتے تھے اور وہ ان کی لیاریوں اور ان کا گرم کیا ہوا دودھ ہوتا، حتی کہ عامر بن فہیرہ اندھیرے میں انھیں ہانکتا تھا، وہ ان تین راتوں میں سے ہر رات میں یہ کرتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر نے بنی دُئل سے ایک ایسے آدمی کو مزدوری پر رکھا، جو ماہر راہنمائی کرنے والا تھا اور وہ بنی عبد بن عدی سے تھا (اور خریت جو راہنمائی کرنے کے ساتھ ماہر ہو) تحقیق اس نے آل عاص بن وائل سہمی میں قسم کو ڈبو رکھا تھا، اور وہ کفارِ قریش کے دین پر تھا، چنانچہ انھوں نے اسے ذمہ دار بنایا اور اپنی دونوں سواریاں اسے سپرد کر دیں اور اس کو تین راتوں کے بعد تیسری رات کی صبح اپنی سواریوں کے ساتھ غار ثور کا وعدہ دیا اور ان دونوں کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور راہنما روانہ ہوئے تو وہ انھیں ساحلوں کے راستے پر لے گیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں اور مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مُدلجی نے خبر دی اور وہ سُراقہ بن مالک بن جُعشُم کے بھائی کا بیٹا تھا کہ بے شک اس کے والد نے اس کو خبر دی کہ بلاشبہ اس نے سراقہ بن جعشم سے سنا وہ کہتا تھا: ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے، وہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر میں، یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک کی دیت مقرر کرتے تھے، اس شخص کے لیے جو اس کو قتل کرے یا اسے قید کرے، تو اسی دوران میں اپنی قوم بنی مُدلج کی مجلسوں میں سے ایک مجلس میں بیٹھا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی آیا، حتی کہ وہ ہم پر کھڑا ہو گیا اور ہم بیٹھے تھے، پس اس نے کہا: اے سراقہ! بلاشبہ میں نے ابھی ابھی ساحل کے ساتھ چند اشخاص کو دیکھا ہے، میں انھیں محمد ﷺ اور اس کے ساتھی خیال کرتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُراقہ کہتا ہے: پس میں پہچان گیا کہ یقیناً وہی ہیں، میں نے اس کو کہا: بے شک یہ وہ نہیں ہیں، لیکن تو نے فلاں اور فلاں کو دیکھا ہے، وہ ہماری آنکھوں کے سامنے روانہ ہوئے، پھر میں مجلس میں ایک گھڑی ٹھہرا، پھر میں کھڑا ہو گیا اور (گھر میں) داخل ہوا تو میں نے اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میری گھوڑی کو نکالے اور وہ ٹیلے کے پیچھے اس کو مجھ پر روکے رکھے اور میں نے اپنا نیزہ پکڑا اور اس کے ساتھ گھر کی پشت سے نکلا تو میں نے اس کے پھلکے کے ساتھ زمین پر خط کھینچا اور میں نے اس کے اوپر والے حصے کو جھکا لیا، حتی کہ اپنی گھوڑی کے پاس آیا اور اس پر سوار ہو گیا۔

پھر میں نے اس کو بلند کیا، وہ میرے ساتھ دُلکی چال چل رہی تھی، حتی کہ میں ان سے قریب ہو گیا، تو میری گھوڑی نے میرے ساتھ ٹھوکر کھائی، میں اس سے گر گیا، پھر میں کھڑا ہوا تو میں نے اپنے ہاتھ کو اپنے ترکش کی طرف بڑھایا، اور میں نے اس سے تیروں کو نکالا اور ان کے ساتھ قسمت آزمائی کی، میں ان کو نقصان دوں گا یا نہیں؟ تو وہ نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا، پھر میں اپنی گھوڑی پر سوار ہوا اور تیروں کی نافرمانی کی، وہ میرے ساتھ دُلکی چال چل رہی تھی، حتی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کو سنا، اور آپ جھانک نہیں رہے تھے اور ابوبکر بہت زیادہ جھانک رہے تھے، میری گھوڑی کے دونوں اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے، حتی کہ وہ گھٹنوں تک پہنچ گئی، تو میں اس سے گر پڑا پھر میں نے اس کو ڈانٹا تو وہ کھڑی ہو گئی، قریب نہیں تھا کہ وہ اپنے پاؤں کو نکالے، پس جب وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تو اچانک اس کے پاؤں کے نشانات سے آسمان میں دھوئیں کی مثل اڑنے والا غبار تھا، پھر میں نے تیروں کے ساتھ قسمت آزمائی کی تو وہ تیر نکلا جس کو میں ناپسند کرتا تھا، میں نے ان کو امان کی آواز دی تو وہ ٹھہر گئے۔

پھر میں اپنے گھوڑی پر سوار ہوا حتی کہ میں ان کے پاس آیا اور میرے دل میں واقع ہو گیا، جب میں ملا جو (بھی) انھیں روکنے سے میں ملا کہ عنقریب اللہ کے رسول ﷺ کا معاملہ غالب ہوگا، پھر میں نے آپ کو کہا: بے شک آپ کی قوم نے آپ میں دیت مقرر کی ہے اور میں نے ان کو وہ خبریں دیں جو لوگ ان سے چاہتے تھے، اور میں نے ان پر زاد راہ اور سامان کو پیش کیا، تو انھوں نے نہ میرا مال کم کیا اور نہ مجھ سے سوال کیا، مگر یہ کہ آپ نے فرمایا: ہمارے معاملے کو پوشیدہ رکھ، پھر میں نے آپ سے سوال کیا کہ میرے لیے امن کا رقعہ لکھ دیا جائے، تو آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا، پس اس نے میرے لیے چمڑے کے ایک رقعہ میں لکھ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔

ابن شہاب کہتے ہیں: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ایک قافلے میں زبیر کو ملے، جو تاجر تھے اور شام سے واپس لوٹنے والے تھے، تو زبیر نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے اور مسلمانوں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کا مکہ سے نکلنا سن لیا تھا، پھر وہ ہر صبح حرہ کی طرف جاتے اور آپ کا انتظار کرتے، حتی کہ ان کو دوپہر کی گرمی واپس لوٹا دیتی تھی، تو وہ ایک دن اپنے لمبے انتظار کے بعد واپس لوٹے، پس جب انھوں نے اپنے گھروں کی طرف جگہ پکڑی تو یہودیوں سے ایک آدمی اپنے بلند مکانوں میں سے ایک بلند مکان پر کسی کام کے لیے چڑھا، وہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا، تو اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا اس حال میں کہ سفید کپڑے پہننے والے تھے، ان کے ساتھ سراب ہٹ [1] رہی تھی، پس یہودی خود پر قابو نہ پا سکا کہ اس نے اپنی بلند آواز کے ساتھ کہا، اے عرب کی جماعت! یہ تمھارا بڑا ہے، جس کا تم انتظار کر رہے تھے، پھر مسلمان اسلحہ کی طرف کود پڑے اور حرۃ میں رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا، پس آپ ان کے ساتھ دائیں جانب مڑے، حتی کہ ان کے ساتھ بنی عمرو بن عوف میں اترے، اور یہ ربیع الاول کے مہینے سے سوموار کا دن تھا، پھر ابوبکر لوگوں کے لیے کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ خاموشی کی حالت بیٹھ گئے۔

پھر شروع ہوا جو انصار کے ان لوگوں میں سے آیا، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتا حتی کہ سورج رسول اللہ ﷺ کو پہنچ گیا، پھر ابوبکر آئے حتی کہ آپ پر اپنی چادر کے ساتھ سایہ کر دیا، تو لوگوں نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا، پس رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف میں دس سے زیادہ راتیں ٹھہرے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جس کی تقویٰ پر بنیاد ڈالی تھی، اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر آپ اپنی سواری پر سوار

[1] سراب اس ریت کو کہتے ہیں جو دوپہر کے وقت دور سے پانی نظر آئے، سبق کے اندر ہے کہ ان کے ساتھ ہٹ رہی تھی، یعنی سراب کے درمیان سے یہ حضرات نظر آرہے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور چلے لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے، حتی کہ وہ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے پاس بیٹھ گئی اور مسلمانوں کے کچھ آدمی اس دن اس میں نماز ادا کر رہے تھے اور وہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں دو یتیم بچوں سہیل اور سہل کا کھجوروں کے لیے کھلیان تھا، جب آپ کے ساتھ آپ کی سواری بیٹھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر اللہ نے چاہا تو یہ منزل ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں بچوں کو بلایا اور ان سے کھلیان کا سودا کیا تاکہ آپ اس کو مسجد بنا لیں، تو ان دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بلکہ ہم اس کو آپ کے لیے ہبہ کرتے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا کہ ان دونوں سے اس کو ہبہ کے لحاظ سے قبول کریں، حتی کہ آپ نے اسے ان سے خرید لیا، پھر آپ نے اس کو مسجد بنایا اور رسول اللہ ﷺ شروع ہوئے ان کے ساتھ اس کی تعمیر میں کچی اینٹیں ڈھو رہے تھے اور آپ کہہ رہے تھے، اس حال میں کہ کچی اینٹیں ڈھو رہے تھے۔

هذا الحمال لا حمال خيبر
هذا أبر ربنا وأطهر

”یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں ہے، یہ ہمارے رب کا سب سے نیکی والا اور سب سے پاکیزہ ہے۔“

اور آپ فرما رہے تھے:

اللهم إن الأجر أجر الآخرة
فارحم الأنصار والمهاجرة

”اے اللہ یقیناً (اصل) اجر آخرت کا اجر ہے، تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔“

چنانچہ آپ نے مسلمانوں سے ایک آدمی کے شعر بطور نمونہ پیش کیے جس کا میرے لیے نام نہیں لیا گیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں: ہمیں احادیث میں نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان ابیات کے علاوہ کوئی شعروں کا مکمل بیت (ایک وزن کے دو مصرعوں کو بیت کہتے ہیں) بطور نمونہ پیش کیا ہو۔[1]

[1] صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، رقم الحديث (٣٩٠٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 7

الفاظ	معانی
عِيْرٌ	قافلہ۔
مَشْهَدٌ	حاضری۔
مِيْعَادٌ	مقررہ وقت۔
مَفَازًا	بے آب و گیاہ صحراہ۔
أُهْبَةٌ	تیاری۔
الدِّيْوَانُ	رجسٹر۔
الثِّمَارُ	پھل۔
الجِدُّ	کوشش۔
تَفَارَطَ	آگے بڑھ گیا۔
مَغْمُوْصًا	عیب لگایا ہوا۔
بُرْدٌ	دھاری دار چادر۔
عِطْفٌ	پہلو۔
قَافِلًا	لوٹنے والا۔
قَادِمًا	آنے والا۔
زَاحَ	زائل ہوگیا/ دور ہوگیا۔
سَرَائِرُ	راز/ بھید۔
جَدَلًا	جھگڑا۔
أَيْسَرُ	زیادہ آسانی والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَجْلَدُ	زیادہ قوی۔
أُسَارِقُ	میں ترچھی نظر سے دیکھتا۔
جَفْوَةٌ	سختی / بے رخی۔
أُنْشُدُ	میں واسطہ دیتا ہوں۔
نَبْطِيٌّ	کسان۔
هَوَانٌ	رسوائی / ذلت۔
مَضِيعَةٌ	ضائع ہونے کی جگہ۔
نُوَاسِكَ	ہم تیری غم خواری کریں گے۔
ضَائِعٌ	بہت۔
بِمَا رَحُبَتْ	باوجود کشادہ ہونے کے۔
صَارِخٌ	زور سے چیخنے والا۔
فَرَجٌ	آسانی۔
رَكَضَ	ایڑ لگائی۔
يُهَنِّئُونِي	وہ مجھے مبارک باد دے رہے تھے۔
يُهَرْوِلُ	تیز چلنا۔
سَهْمٌ	حصہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۷

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی آزمائش

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی ایسے غزوہ میں پیچھے نہیں رہا، جسے آپ نے لڑا مگر غزوہ تبوک میں، اس کے علاوہ کہ بے شک میں غزوہ بدر پیچھے رہا تھا اور کوئی ملامت نہیں کیا گیا جو اس سے پیچھے رہا تھا، بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، آپ قریش کے قافلے کا ارادہ رکھتے تھے، حتی کہ اللہ نے ایک مقررہ وقت کے علاوہ ان کو اور ان کے دشمنوں کو جمع کر دیا، اور بے شک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقبہ کی رات حاضر ہوا تھا، جب ہم نے اسلام پر عہد و پیمان کیا، اور میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے اس کے بدلے بدر کی حاضری ہوتی، اگرچہ بدر لوگوں میں اس سے زیادہ تذکرے والا ہے۔

یہ میرے واقعے سے ہے کہ بے شک میں کبھی اس سے زیادہ قوی اور اس سے زیادہ آسانی والا نہیں ہوا تھا، جب میں اس غزوہ میں آپ سے پیچھے رہا، اور اللہ کی قسم! میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں، حتی کہ میں نے ان کو اس غزوہ میں جمع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے کا ارادہ نہیں فرماتے تھے، مگر آپ اس کے غیر کا طوریہ کرتے، لیکن یہ غزوہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں لڑا اور آپ نے بعید سفر اور بے آب و گیاہ صحرا اور بہت زیادہ دشمن کا سامنا کیا، پس آپ نے مسلمانوں کے لیے ان کے معاملے کو ظاہر کیا تا کہ وہ اپنے غزوے کی تیاری کر لیں، آپ انھیں اس سمت کی خبر دی، جس کا آپ ارادہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان بہت زیادہ تھے، ان کو کوئی یاد کرنے والی کتاب جمع نہیں کر سکتی تھی، وہ رجسٹر مراد لے رہے تھے۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کوئی آدمی نہیں تھا جو چاہتا ہو کہ غائب ہو جائے، مگر وہ گمان کرتا کہ بے شک ضرور وہ آپ سے پوشیدہ رہے گا، جب تک اس کے بارہ میں اللہ کی وحی نازل نہ ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ لڑا، جب پھل اور سائے پک گئے، (یعنی لوگ سائے میں بیٹھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لطف اندوز ہوتے) اور رسول اللہ ﷺ نے (غزوہ کی) تیاری فرمائی اور مسلمانوں نے آپ کے ساتھ تیار ہوئے تو میں شروع ہوا صبح کرتا تا کہ میں ان کے ساتھ تیار ہوں پس میں لوٹتا اور میں نے کوئی چیز پوری نہ کی ہوتی تھی، پھر میں اپنے دل میں کہتا: میں اس پر قادر ہوں، چنانچہ ہمیشہ یہ میرے ساتھ جاری رہا، حتی کہ لوگوں کے ساتھ تیاری سخت ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے صبح کی اور مسلمانوں نے آپ کے ساتھ صبح کی اور میں نے اپنی تیاری سے کوئی چیز پوری نہیں کی تھی، میں نے کہا: میں آپ کے بعد ایک یا دو دنوں میں تیار ہو جاؤں گا، پھر ان سے مل جاؤں گا، پھر میں نے صبح کی اس کے بعد کہ وہ نکل گئے، تا کہ میں تیاری ہوؤں، چنانچہ میں لوٹا اور کوئی چیز پوری نہیں کی تھی، پھر میں نے صبح کی تو میں لوٹا اور کوئی چیز پوری نہیں کی تھی، سو یہ ہمیشہ میرے ساتھ رہا، حتی کہ انھوں نے جلدی کی اور غزوہ آگے بڑھ گیا اور میں نے ارادہ کیا کہ کوچ کروں اور ان کو پالوں اور کاش میں (یہ) کرتا، پس یہ میرے مقدر میں نہیں کیا گیا، پھر جب میں رسول اللہ ﷺ کے نکلنے کے بعد لوگوں میں نکلتا اور ان میں چکر لگاتا تو یہ بات مجھے غم میں ڈالتی کہ بے شک میں نہیں دیکھتا تھا، مگر ایسا آدمی جس پر نفاق کا عیب لگا ہوا تھا، یا ایسا آدمی جن کو اللہ نے ضعفاء سے معذور قرار دیا تھا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد نہیں کیا، حتی کہ آپ تبوک میں پہنچ گئے، تو آپ نے فرمایا (اور آپ تبوک میں قوم کے اندر بیٹھے تھے) کعب رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ تو بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کو اس کی دونوں دھاری دار چادروں اور اپنے پہلوں میں دیکھنے نے روک لیا ہے، پس معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: برا ہے جو تو نے کہا ہے، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے اس کے بارہ میں خیر کے علاوہ نہیں جانا تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ جب مجھے معلوم ہوا کہ بے شک آپ متوجہ ہوئے ہیں، اس حال میں کہ واپس لوٹنے والے ہیں، تو میرے پاس میرا غم حاضر ہوگیا، اور میں شروع ہوا، جھوٹ یاد کرنے لگا اور کہنے لگا: کس چیز کے ساتھ میں کل آپ کی ناراضگی سے نکلوں گا؟ اور میں نے اس پر اپنے اہل سے ہر رائے والے سے مدد طلب کی، چنانچہ جب کہا گیا کہ بلا شبہ یقیناً رسول اللہ ﷺ عنقریب آنے والے ہیں، تو مجھ سے باطل زائل ہوگیا اور میں نے پہچان لیا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک میں کبھی اس سے کسی ایسی چیز کے ساتھ ہرگز نہیں نکلوں گا جس میں جھوٹ ہو، پھر میں نے اپنی سچائی کو پختہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے صبح کی اس حال میں کہ آنے والے تھے، اور جب آپ سفر سے آتے تو مسجد سے شروع کرتے اور اس میں دو رکعتیں پڑھتے، پھر لوگوں کے لیے بیٹھ جاتے تھے، سو جب آپ نے یہ کیا تو پیچھے رہنے والے آئے اور وہ شروع ہوئے، آپ کی طرف عذر پیش کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے اور وہ (۸۰) سے زیادہ آدمی تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کے ظاہر کو قبول کر لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے بخشش مانگی اور ان کے رازوں کو اللہ کی طرف سپرد کیا۔

پھر میں آپ کے پاس آیا، تو جب میں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ مغضوب آدمی کے مسکرانے کی طرح مسکرائے، پھر آپ نے فرمایا: تو آ، تو میں چلتے ہوئے آیا حتی کہ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے مجھے فرمایا: کس چیز نے تجھے پیچھے رکھا تھا؟ کیا تو نے اپنی سواری نہیں خرید لی تھی؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! بے شک اگر میں آپ کے علاوہ دنیا والوں سے کسی ایک کے پاس بیٹھا ہوتا تو دیکھتا کہ میں ضرور کسی عذر کے ساتھ اس کی ناراضگی سے نکل جاتا، اور بلا شبہ میں تو جھگڑا دیا گیا تھا اور لیکن اللہ کی قسم بے شک میں تو جانتا تھا کہ اگر میں آپ کو آج جھوٹی بات بیان کروں گا تو آپ اس کے ساتھ مجھ سے راضی ہو جائیں گے، یقیناً ضرور قریب ہے کہ اللہ آپ کو مجھ پر ناراض کر دے اور البتہ اگر میں آپ کو سچی بات بیان کروں گا تو آپ اس میں مجھ پر غصہ پائیں گے، بے شک میں اس میں اللہ کی معافی کی امید رکھتا ہوں۔

نہیں خدا کی قسم! میرا کوئی عذر نہیں تھا، اللہ کی قسم! میں کبھی اس سے زیادہ قوی اور اس سے زیادہ آسانی والا نہیں ہوا تھا، جب میں آپ سے پیچھے رہا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہا یہ تو بے شک اس نے سچ بولا ہے، تو اٹھ جا، حتی اللہ تیرے بارہ میں فیصلہ کر دے، پھر میں کھڑا ہو گیا اور بنو سلمہ کے چند آدمی چلے اور میرے پیچھے آئے تو انھوں نے مجھے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے تجھے نہیں جانا کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا تھا، اور واقعی تو عاجز آ گیا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کی طرف عذر بیان نہیں کیا، جیسے آپ کے ساتھ پیچھے رہنے والوں نے عذر بیان کیا، بے شک تیرے گناہ کو تیرے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار ہی کافی تھا، اللہ کی قسم! وہ ہمیشہ مجھے ملامت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہے، حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ لوٹ جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلا دوں، پھر میں نے ان کو کہا: کیا میرے ساتھ کوئی ملا ہے، انھوں نے کہا: جی ہاں، دو آدمیوں نے اسی کی مثل کہا جو تو نے کہا، تو ان کو اس کی مثل کہا گیا جو تجھے کہا گیا، پھر میں نے کہا: وہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: مُرارہ بن ربیع عَمری اور ہلال بن امیہ واقفی ہیں، پس انھوں نے میرے لیے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا، بے شک وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے، ان دونوں میں نمونہ تھا۔

جب انھوں نے میرے لیے ان کا ذکر کیا تو میں قائم رہا، اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کے درمیان سے جو آپ سے پیچھے رہے تھے، ہمارے ساتھ گفتگو سے منع کر دیا، یعنی خاص تینوں سے، پس لوگ ہم سے بچ گئے اور ہمارے لیے بدل گئے حتیٰ کہ میں نے اپنے دل میں زمین کو اوپرا محسوس کیا، یہ وہ نہیں ہے جس میں پہچانتا تھا، سو ہم اس پر (۵۰) راتیں ٹھہرے رہے، چنانچہ رہے میرے دو ساتھی تو وہ عاجز ہوگئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ گئے وہ روتے رہتے اور رہا میں تو میں قوم کا بڑا نوجوان اور ان کا بڑی قوی شخص تھا، چنانچہ میں نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز کو حاضر ہوتا اور بازاروں میں چکر لگاتا اور کوئی مجھ سے کلام نہ کرتا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا تو آپ کو سلام کہتا اور آپ نماز کے بعد اپنی مجلس میں ہوتے تھے، پھر میں اپنے دل میں کہتا: کیا آپ ﷺ نے مجھ پر سلام کے جواب دینے کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں؟ پھر میں آپ سے قریب نماز پڑھتا اور آپ کو ترچھی نظر سے دیکھتا۔

چنانچہ جب میں اپنی نماز پر متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف متوجہ ہوتے اور جب میں آپ کی طرف جھانکتا تو آپ مجھ سے اعراض کرتے، حتیٰ کہ جب لوگوں کی سختی سے یہ بات مجھ پر لمبی ہوگئی تو میں چلا، حتیٰ کہ ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا، اور وہ میرے چچا کا بیٹا تھا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے محبوب تھا، پھر میں نے اس کو سلام کہا، تو اللہ کی قسم! اس نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا، تو میں نے کہا: اے ابو قتادہ! میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تو جانتا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہا، پھر میں نے اس کو دوبارہ کہا اور اس کو اللہ کا واسطہ دیا، تو وہ خاموش رہا، پھر میں نے اس کو سہ بارہ کہا اور اس کو واسطہ دیا تو اس نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے، چنانچہ میری آنکھیں بہہ پڑیں اور میں پھرا حتیٰ کہ میں دیوار پر چڑھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا، وہ کہتے ہیں، اسی دوران میں مدینہ کے بازار میں چل رہا تھا کہ اچانک شام والوں کے کسانوں سے ایک کسان جو غلہ لایا تھا، اسے مدینہ میں فروخت کر رہا تھا، وہ کہہ رہا تھا: کون کعب بن مالک پر راہنمائی کرے؟ تو لوگ شروع ہوئے، اس کے لیے اشارے کر رہے تھے، حتی کہ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے غسان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط سپرد کیا، تو اس میں تھا:

حمد وصلاۃ کے بعد! پس بے شک مجھے معلوم ہوا ہے کہ تیرے ساتھی نے بلاشبہ تجھ پر سختی کی ہے اور اللہ نے تجھ کو نہ رسوائی کے گھر اور نہ ہی ضائع ہونے کی جگہ پیدا کیا ہے، تو ہمارے ساتھ مل جا، ہم تیری غم خواری کریں گے۔

جب میں نے اسے پڑھا تو میں نے کہا: اور یہ بھی مصیبت سے ہے، پھر میں نے اس کے ساتھ تنور کا قصد کیا اور اسے اس کے ساتھ گرم کیا، حتی کہ جب پچاس سے چالیس راتیں گزر گئیں تو اچانک رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور اس نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ تجھ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی عورت سے علیحدہ ہو جا، تو میں نے کہا: اس کو طلاق دے دوں یا میں کیا کروں؟ اس نے کہا: بلکہ تو اس سے علیحدہ ہو جا اور اس کے قریب نہ ہو، اور میرے دونوں ساتھیوں کی طرف اس کی مثل پیغام بھیجا، پھر میں نے اپنی بیوی کو کہا: تو اپنے اہل کے ساتھ مل جا اور ان کے پاس رہ، یہاں تک کہ اللہ اس معاملے میں فیصلہ کر دے۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک ہلال بن امیہ ضائع ہونے والا بوڑھا ہے، اس کا کوئی خادم نہیں ہے، کیا آپ ناپسند کرتے ہیں کہ میں اس کی خدمت کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ تیرے قریب نہ ہو، اس نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک اس کے ساتھ کسی چیز کی طرف کوئی حرکت نہیں، اللہ کی قسم! وہ اپنے اس دن سے ہمیشہ روتا رہتا ہے، جب سے اس کے معاملے سے ہے جو بھی ہے، چنانچہ میرے اہل کے بعض لوگوں نے مجھے کہا: اگر تو رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارہ میں اجازت لے لے، جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کے لیے اجازت دی گئی ہے کہ وہ اس کی خدمت کرے، تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا اور مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ کیا کہیں گے، جب میں آپ سے اس بارہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت مانگوں گا اور میں نوجوان آدمی ہوں۔

پھر میں اس کے بعد دس راتیں ٹھہرا حتی کہ ہمارے لیے پچاس راتیں مکمل ہوگئیں، جب سے رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ گفتگو سے منع کیا تھا، پس جب میں نے پچاسویں رات کی صبح فجر کی نماز ادا کی اور میں اپنے گھروں سے ایک گھر کی چھت پر تھا، تو اسی دوران میں اس حال پر بیٹھا تھا جس کا اللہ نے ذکر کیا ہے، تحقیق مجھ پر میرا سانس تنگ ہوگیا اور مجھ پر زمین باوجود کھلا ہونے کے تنگ ہوگئی، میں نے ایک زور سے چیخنے والے کی آواز کو اس کی بلند آواز کے ساتھ سنا، جو سَلع پہاڑ پر چڑھا، اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ! خوش ہوجا، وہ کہتے ہیں: پھر میں سجدہ میں گر گیا اور پہچان گیا کہ بلاشبہ آسانی آگئی ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ہم پر اللہ کی توبہ کا اعلان کیا، جب آپ نے فجر کی نماز ادا کی، پھر لوگ گئے ہم کو بشارت دینے لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کی طرف خوشخبری دینے والے گئے اور ایک آدمی نے میری طرف گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اسلم قبیلہ سے ایک دوڑنے والے دوڑا، چنانچہ وہ پہاڑ پر چڑھا اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی، پس جب وہ میرے پاس آیا، جس کی آواز کو میں نے سنا تھا، وہ مجھ کو خوشخبری دینے لگا تو میں نے اسے اپنے دونوں کپڑے اتار دیے اور وہ دونوں اس کو اس کی خوشخبری کے ساتھ پہنا دیے، اللہ کی قسم! میں ان کے علاوہ اس دن مالک نہیں تھا، اور میں نے دو کپڑے عاریتاً لیے اور میں نے انھیں پہن لیا۔

اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا تو لوگ مجھے فوج در فوج ملتے، وہ مجھ کو توبہ کی مبارک باد دیتے، وہ کہتے: اللہ کی توبہ ضرور تجھے مبارک ہو۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حتی کہ میں مسجد میں داخل ہوگیا، تو اس وقت رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے، آپ کے گرد لوگ تھے، تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ میری طرف کھڑا ہوا وہ تیز چلتا ہوا آیا حتی کہ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی، اللہ کی قسم! میری طرف مہاجرین سے اس کے علاوہ کوئی آدمی کھڑا نہیں ہوا اور میں اسے طلحہ کے لیے نہیں بھولوں گا۔

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اور اس حال میں کہ خوشی سے آپ کا چہرہ چمک رہا تھا) خوش ہو جا، ایسے بھلائی والے دن کے ساتھ جو تجھ پر گزرا ہے، جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے پاس سے ہے یا اللہ کے پاس سے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ جب خوش کیے جاتے تو آپ کا چہرہ روشن ہو جاتا، گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اسے آپ سے پہچانتے تھے، چنانچہ جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک میری توبہ سے ہے کہ میں اپنے مال سے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف صدقہ نکالوں تو آپ نے فرمایا: اپنے اوپر اپنا بعض مال روک لے، وہ تیرے لیے بہتر ہے، میں نے کہا: بے شک میں اپنا وہ حصہ روکتا ہوں، جو خیبر والا ہے، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ اللہ نے مجھے صرف سچائی کے ساتھ نجات دی ہے اور بے شک میری توبہ سے ہے کہ میں صرف سچ بیان کروں گا، جب تک میں زندہ ہوں، اللہ کی قسم! میں اپنے اس دن تک مسلمانوں سے کسی ایک کو نہیں جانتا کہ اللہ نے اس کو بات کی سچائی میں آزمایا ہو، جب سے میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ذکر کیا ہے، اچھا کیا اس سے جو مجھے آزمایہ، اور میں نے اپنے اس دن تک جھوٹ کا قصد نہیں کیا، جب سے میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ذکر کیا ہے اور بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں اللہ مجھے محفوظ رکھے گا، اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا:

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ [التوبة: ١٦ تا ١٩]

بلاشبہ اللہ نے نبی ﷺ پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی اور مہاجرین و انصار پر بھی اپنے قول اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ، چنانچہ اللہ کی قسم! اللہ نے مجھ پر کبھی کسی ایسے نعمت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام نہیں کیا تھا، اس کے بعد کہ مجھے اسلام کے لیے ہدایت دی، جو میرے دل میں میرے رسول اللہ ﷺ کے لیے سچ بولنے سے زیادہ بڑا ہو کہ میں نہیں ہوں کہ آپ سے جھوٹ بولوں اور ہلاک کیا جاؤں، جس طرح وہ لوگ ہلاک ہوئے، جنھوں نے جھوٹ بولا، پس بے شک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے فرمایا، جنھوں نے جھوٹ بولا، جب وحی نازل کی، برا ہے جو بھی کسی ایک کے لیے کہا، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾ [التوبة: ۹۵، ۹۶]

''عنقریب وہ تمھارے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس آؤ گے، تاکہ تم ان سے توجہ ہٹالو۔ سو ان سے بے توجہی کرو، بے شک وہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس کے بدلے جو وہ کماتے رہے ہیں۔ تمھارے لیے قسمیں کھائیں گے، تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پس اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بے شک اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔''[1]

[1] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب حديث كعب بن مالك، رقم الحديث (٤٤١٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 8

الفاظ	معانی
مَقْتَلٌ	شہادت۔
أُصِيبَ	زخمی ہوئے۔
طَعَنَهُ	اس نے آپ کو زخمی کیا۔
العِلْجُ	کافر۔
بُرْنُسًا	لمبی ٹوپی۔
جَالَ	چکر لگایا۔
الصَّنَعُ	دست کار۔
قِدَمٌ	قدامت (پرانا پن)
كَفَافًا	برابر۔
أَنْقَى	زیادہ صفائی والا۔
أَتْقَى	زیادہ پرہیز گاری والا۔
وَلَجَتْ	وہ داخل ہوئی۔
دَاخِلًا	اندر۔
التَّعْزِيَةُ	تسلی دینا۔
عَجْزٌ	کمزوری۔
رِدْءٌ	مددگار۔
جُبَاةٌ	اکٹھا کرنا والے۔
وَرَاءَ	آگے۔
آلُوْ	میں کمی کروں گا۔
تَبَرَّأَ	علیحدگی اختیار کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۸

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت

عمرو بن میمون کہتے ہیں: بلاشبہ یقیناً میں کھڑا تھا، میرے اور اس کے یعنی عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے، ایسی صبح کہ وہ زخمی ہوئے، اور جب وہ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تو فرماتے برابر ہو جاؤ، حتی کہ جب آپ ان میں کوئی خلل نہ دیکھتے تو آگے بڑھتے اور اللہ اکبر کہتے، اور بسا اوقات آپ پہلی رکعت میں سورۂ یوسف یا نحل یا اس طرح کی کوئی سورت پڑھتے، حتی کہ لوگ جمع ہو جاتے، پس وہ نہیں ہوا مگر آپ نے اللہ اکبر کہا، چنانچہ میں نے آپ کو سنا کہہ رہے تھے: مجھ کو قتل کر دیا، یا مجھے کتا کھا گیا۔

جب اس نے آپ کو زخمی کیا، چنانچہ کافر دو طرفوں والی چھری کے ساتھ دوڑا وہ دائیں اور بائیں کسی ایک پر نہیں گزرتا تھا، مگر اسے زخمی کر دیتا، حتی کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جس سے سات فوت ہو گئے، پھر جب اسے مسلمانوں کے ایک آدمی نے دیکھا تو اس نے اس پر لمبی ٹوپی پھینکی، چنانچہ جب کافر نے گمان کیا کہ بے شک وہ پکڑا گیا تو اس نے اپنے آپ کو ذبح کر لیا۔

اور عمر رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑا اور اس کو آگے کر دیا (یعنی امامت کے لیے) چنانچہ جو عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تھا، تو بلاشبہ اس نے وہ دیکھا جو میں دیکھتا تھا اور رہے مسجد کے کونوں والے تو بے شک وہ اس کے علاوہ نہیں جانتے تھے کہ بلاشبہ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز کو گم پایا اور وہ کہہ رہے تھے، سبحان اللہ، سبحان اللہ، پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کو ہلکی سی نماز پڑھائی، پس جب وہ پھرے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ! دیکھ کس نے مجھے قتل کیا؟ وہ کہتے ہیں: تو ابن عباس نے ایک گھڑی چکر لگایا، پھر وہ آئے اور کہا مغیرہ کے غلام نے آپ نے فرمایا: کیا دست کار نے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اللہ اسے قتل کرے، بلاشبہ میں نے اسے نیکی کا حکم دیا تھا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے میری موت کو ایسے آدمی کے ہاتھ سے نہیں بنایا، جو اسلام کا دعویدار ہو، بے شک تو اور تیرا والد پسند کرتے تھے کہ مدینہ میں کافر زیادہ ہوں، اور عباس رضی اللہ عنہ ان میں سے غلاموں کے لحاظ سے سب سے زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں کرتا ہوں (یعنی اگر آپ چاہیں تو ہم قتل کر دیتے ہیں) آپ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا، اس کے بعد کہ انھوں نے تمھاری زبان کے ساتھ کلام کی اور تمھارے قبلہ کی طرف نماز ادا کی اور تمھارا حج کیا۔

پھر آپ کو آپ کے گھر کی طرف اٹھایا گیا اور ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے، وہ کہتے ہیں اور گویا کہ لوگوں کو اس دن سے پہلے کوئی مصیبت نہیں پہنچی تھی، چنانچہ کہنے والا کہہ رہا تھا: کوئی بات نہیں اور کہنے والا کہہ رہا تھا: میں اس پر ڈرتا ہوں، پھر نبیذ لایا گیا، چنانچہ آپ نے اس کو پیا تو وہ آپ کے پیٹ سے نکل گیا پھر دودھ لایا گیا، آپ نے اسے پیا تو وہ بھی آپ کے پیٹ سے نکل گیا، پھر انھوں نے پہچان لیا کہ بے شک آپ فوت ہونے والے ہیں، چنانچہ ہم آپ پر داخل ہوئے اور لوگ آئے، تو وہ آپ کی تعریف کرنے لگے: اور ایک نوجوان آدمی آیا تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اللہ کی خوشخبری کے ساتھ خوش ہو جائیں، آپ کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہے اور اسلام میں قدامت ہے، جو شبہ آپ جانتے ہی ہیں، پھر آپ حکمران بنے تو آپ نے انصاف کیا، پھر آپ نے شہادت حاصل کی۔

آپ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ یہ برابر برابر ہو، نہ مجھ پر ہو اور نہ ہی میرے لیے ہو، چنانچہ جب اس نے پیٹھ پھیری تو اچانک اس کا ازار زمین کو چھو رہا تھا، چنانچہ آپ نے فرمایا، نوجوان کو مجھ پر لوٹا دو، پھر آپ نے فرمایا: اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے کپڑے کو اوپر کر، پس بے شک یہ تیرے کپڑے کے لیے زیادہ صفائی والا ہے اور تیرے رب کے لیے زیادہ پرہیز گاری والا ہے، اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! دیکھ مجھ پر کتنا قرض ہے؟ چنانچہ انھوں نے اس کا حساب کیا تو اس کو چھیاسی ہزار یا اس کے قریب پایا، آپ نے فرمایا اگر اسے آل عمر کا مال پورا ہو تو اس کو ان کے مالوں سے ادا کر دے، ورنہ پھر تو بنی عدی بن کعب میں سوال کر اگر ان کے اموال پورے نہ ہوں، تو قریش میں سوال کر اور ان سے ان کے غیر کی طرف تجاوز نہ کر تو مجھ سے اس مال کو ادا کر دے۔

تو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلا جا اور کہہ: عمر تجھے سلام کہتا ہے اور تو امیر المؤمنین نہ کہنا، بے شک میں آج مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے، وہ کہتا ہے: پھر انھوں نے سلام کہا اور اجازت طلب کی، پھر اس پر داخل ہوئے تو اسے پایا، اس حال میں کہ بیٹھی رو رہی تھی، چنانچہ اس نے کہا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو سلام کہتے ہیں اور اجازت مانگتا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے، تو اس نے کہا: میں اپنے لیے اس کا ارادہ رکھتی تھی اور میں آج ضرور انھیں اپنی ذات پر ترجیح دوں گی۔

چنانچہ جب وہ آئے تو کہا گیا، یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تحقیق آگئے ہیں، پس آپ نے فرمایا: مجھے اٹھاؤ تو ایک آدمی نے آپ کو ان کی طرف سہارا لگایا، پھر آپ نے فرمایا: تیرے پاس کیا خبر ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! جو آپ پسند کرتے ہیں، بلاشبہ آپ اجازت دیے گئے ہیں، تو آپ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، کوئی چیز مجھے اس سے زیادہ اہم نہیں تھی، پس جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اٹھا کر لے جانا، پھر سلام کرنا اور کہنا عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے، چنانچہ اگر وہ مجھے اجازت دے تو مجھے داخل کر دینا اور اگر مجھے رد کر دے تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف لوٹا دینا اور ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا آئی اور عورتیں اس کے ساتھ چل رہی تھیں، چنانچہ جب ہم نے اسے دیکھا تو کھڑے ہوگئے اور وہ آپ پر داخل ہوگئی، سو وہ آپ کے پاس تھوڑی دیر روئی اور مردوں نے اجازت مانگی تو وہ اپنے اندر داخل ہوگئی، پس ہم نے اندر سے اس کے رونے کی آواز سنی، پھر انھوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! وصیت کریں، آپ خلیفہ منتخب کریں، آپ نے فرمایا: میں کسی کو اس معاملے کا اس جماعت یا گروہ سے زیادہ حق دار نہیں پاتا، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور آپ ان سے راضی تھے، چنانچہ آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور فرمایا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تمھیں حاضر ہوگا اور اس کے لیے معاملے سے کوئی چیز نہیں ہے۔ (اسے تسلی دینے کی حالت کی مانند) اور اگر امارت سعد کو پہنچ جائے تو وہ اس لائق ہے، وگرنہ اس کے ساتھ مدد لے تم میں سے جو بھی امیر بنایا جائے، چنانچہ بے شک میں نے اسے نہ کسی کمزوری اور نہ کسی خیانت کی وجہ سے معزول کیا تھا اور فرمایا:

میں اپنے بعد خلیفہ کو پہلے مہاجرین کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے لیے ان کے حق کو پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے، اور میں اسے انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، ان کے لیے جنھوں نے ان سے پہلے اس گھر میں اور ایمان میں جگہ بنالی ہے کہ ان کے احسان کرنے والے سے قبول کرے اور ان کے برائی کرنے والے سے معاف کرے اور میں اسے شہر والوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، چنانچہ بے شک وہ اسلام کے مددگار اور مال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اکٹھا کرنے والے اور دشمن کا غصہ ہیں، (یعنی دشمن انھیں دیکھ کر غصے ہوتا ہے) اور یہ کہ ان کی رضا مندی سے صرف ان کی زائد چیزیں لی جائیں اور میں اس کو اعرابیوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، بے شک وہ اصل عرب اور اسلام کی مدد ہیں کہ ان کے مالوں سے چھوٹے اونٹ لیے جائیں اور ان کے فقراء پر واپس لوٹا دیے جائیں اور میں اسے اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے لیے ان کے عہد کو پورا کرے اور ان سے لڑائی کرے جو ان کے پیچھے ہوں اور وہ صرف اپنی طاقت کے مطابق تکلیف دیے جائیں۔

پھر جب وہ فوت ہوگئے تو ہم ان کو لے کر نکلے، چنانچہ ہم روانہ ہوے چل رہے تھے، تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا، انھوں نے کہا: عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں، اس نے کہا: اسے داخل کر دو، پس وہ داخل کیے گئے، پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں رکھ دیے گئے، چنانچہ جب آپ کے دفن سے فارغ ہوا گیا تو یہ گروہ جمع ہوگیا، چنانچہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا معاملہ اپنے میں سے تین کی طرف کر دو، زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلا شبہ میں نے اپنا معاملہ علی کو دیا اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک میں نے اپنا معاملہ عثمان کو دیا، اور سعد رضی اللہ عنہ نے کہا بلا شبہ میں نے اپنا معاملہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیا، پھر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کہا: تم میں سے کون اس معاملے سے علیحدگی اختیار کرتا ہے، تو ہم اسے اس کے سپرد کر دیں اور اللہ اس پر نگہبان ہے اور اسلام اپنی ذات میں ان کے افضل کو ضرور دیکھے گا، چنانچہ یہ شیخین خاموش کیے گئے، تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم اس کو میرے سپرد کرتے ہو، اللہ کی قسم! مجھ پر ہے کہ میں تم سے افضل کے بارہ میں کمی نہ کروں، ان دونوں نے کہا: ٹھیک ہے، پھر اس نے ان دونوں میں سے ایک کے ہاتھ کو پکڑا اور کہا: آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہے اور اسلام میں قدامت ہے، جو بلاشبہ تو جانتا ہے، پس اللہ تجھ پر نگہبان ہے، البتہ اگر میں آپ کو امیر بنا دوں تو آپ ضرور عدل کریں گے اور اگر میں عثمان کو امیر بنا دوں تو آپ ضرور سنیں گے اور ضرور اطاعت کریں گے، پھر دوسرے کے ساتھ علیحدہ ہوئے اور اس کو اس کی مثل کہا، چنانچہ جب پختہ وعدہ لے لیا تو فرمایا: اے عثمان! اپنا ہاتھ بلند کر، پھر آپ نے اس کی بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے اس کی بیعت کی اور گھر والے داخل ہوئے اور انھوں نے اس کی بیعت کی۔[1]

---

[1] صحیح البخاري، کتاب فضائل الصحابة، باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضي الله عنه، رقم الحديث (٣٧٠٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 9

الفاظ	معانی
الأَمَانِيُّ	خواہشات۔
حَسِيْسًا	آہٹ۔
أَنِيْسًا	انسیت بخشنے والا۔
لُعْقَةٌ	تھوڑی سی چیز۔
حَزْمًا	دور اندیشی۔
كَيْسًا	سخاوت۔
قَصْدٌ	میانہ روی۔
مَجْهُوْدٌ	مشقت زدہ۔
الفَجِيْعَةُ	مصیبت۔
المَلَأُ	جماعت۔
الرَّخَاءُ	خوشحالی۔
البَلَاءُ	مصیب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۹

مومن کے اخلاق

(حسن بصری[1] رحمہ اللہ کی ہے)

دور ہوا،[2] دور ہوا، خواہشات نے لوگوں کو ہلاک کر دیا، قول بغیر عمل کے ہے، اور معرفت بغیر صبر کے ہے، اور ایمان بغیر یقین کے ہے، مجھے کیا ہے کہ میں آدمی دیکھتا ہوں اور (ان میں) عقلیں نہیں دیکھتا اور میں آہٹ سنتا ہوں اور انسیت بخشنے والا نہیں دیکھتا، اللہ کی قسم لوگ (اسلام میں) داخل ہوئے پھر نکل گئے، اور انھوں نے پہچانا پھر انکار کر دیا، اور انھوں نے حرام قرار دیا، پھر حلال سمجھا، بے شک تم میں سے کسی ایک کا دین اس کی زبان پر تھوڑی سی چیز ہے، جب سوال کیا جائے، کیا تو حساب کے دن کے ساتھ ایمان لانے والا ہے؟ تو کہتا ہے: جی ہاں، بدلے کے دن کے مالک کی قسم! اس نے جھوٹ بولا۔

بے شک مومن کے اخلاق سے ہے کہ دین میں قوت اور نرمی میں دور اندیشی اور یقین میں ایمان، اور بردباری میں علم، اور علم کے ساتھ بردباری، اور نرمی میں سخاوت اور فاقہ میں خوبصورتی اختیار کرنا اور مال داری میں میانہ روی اور خرچہ میں شفقت اور مشقت زدہ کے لیے مہربانی اور حقوق میں دینا، اور استقامت میں انصاف ہو، وہ اس شخص پر ظلم نہیں کرتا جو اس سے نفرت کرے، اور وہ اس شخص کی امداد میں گناہ نہیں کرتا جو اس سے محبت کرے، اور نہ وہ غیبت کرتا ہے اور نہ وہ طعن کرتا ہے اور نہ وہ عیب جوئی کرتا ہے اور نہ لغو کام کرتا ہے اور نہ لہو ولعب میں مشغول ہوتا ہے اور نہ وہ چغل خوری کے ساتھ چلتا ہے اور نہ وہ اس چیز کے پیچھے چلتا ہے، جو اس کی نہ ہو اور نہ وہ اس حق کا انکار کرتا ہے جو اس پر ہو اور وہ عذر میں حد سے تجاوز نہیں کرتا، اور وہ مصیبت کے ساتھ خوش نہیں ہوتا، اگر اس کے غیر کے ساتھ اترے، اور وہ نہ معصیت کے ساتھ

۱/۴۷: ان کا نام الحسن بن ابی الحسن بصری (متوفی ۱۱۰ھ) ہے، یہ ثقہ فقیہ امام ہیں۔

۲/۴۷: یہ لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کا ایک انداز ہے، چنانچہ جب کہا جائے دور ہوا، دور ہوا تو لازماً لوگ متوجہ ہوتے ہیں کہ کیا دور ہوا تو امام حسن بصری نے اسی طرح لوگوں کو متوجہ کر کے اپنی قیمتی نصیحتیں بیان فرمائی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش کیا جاتا ہے جب وہ اس کے علاوہ[1] ساتھ نازل ہو۔

مومن نماز میں خشوع کرنے والا ہوتا ہے اور رکوع کی طرف سبقت کرنے والا ہوتا ہے، اس کی بات شفا ہے، اور اس کا صبر پرہیز گاری ہے اور اس کی خاموشی فکر ہے، اور اس کی نظر عبرت ہے، وہ علماء سے ملتا جلتا ہے، تاکہ وہ جانے، اور ان کے درمیان خاموش رہتا ہے تاکہ وہ محفوظ رہے اور کلام کرتا ہے، تاکہ وہ کوئی چیز حاصل کرے، اگر نیکی کرے تو خوش ہوتا ہے اور اگر برائی کرے تو معافی مانگتا ہے اور اگر ملامت کرے تو (اس کو) راضی کرتا ہے، اگر اس پر بے وقوفی کی جائے تو بردباری اختیار کرتا ہے اور اگر ظلم کیا جائے تو صبر کرتا ہے اور اگر اس پر جبر کیا جائے تو عدل کرتا ہے (یعنی اگر فیصلہ کرنے پر مجبور کیا جائے تو انصاف سے فیصلہ کرتا ہے)، اور وہ غیر اللہ کے ساتھ پناہ نہیں پکڑتا اور وہ صرف اللہ سے مدد مانگتا ہے، جماعت میں باوقار ہوتا ہے، علیحدگی میں شکر گزار ہوتا ہے، رزق کے ساتھ قناعت کرنے والا ہوتا ہے، خوشحالی پر تعریف کرنے والا ہوتا ہے، مصیبت پر صبر کرنے والا ہوتا ہے، اگر غافل لوگوں کے ساتھ بیٹھے تو ذکر کرنے والوں سے لکھا جاتا ہے اور اگر ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے تو استغفار کرنے والوں سے لکھا جاتا ہے، اسی طرح نبی ﷺ کے صحابہ درجہ بہ درجہ تھے، حتی کہ وہ اللہ عزوجل سے جا ملے، اور اسی طرح تمہارے سلف صالحین سے مسلمان تھے، اور یقیناً اس نے تمہیں تبدیل کر دیا، جب تم نے (اپنے آپ کو) بدل دیا، پھر یہ آیت تلاوت کی:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ﴾ [الرعد: ١٢]

بے شک اللہ نہیں بدلتا جو کسی قوم میں ہے، یہاں تک کہ وہ اس کو بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کر لے تو اس کو ہٹانے کی کوئی صورت نہیں اور اس کے علاوہ ان کا کوئی مددگار نہیں۔[2]

---

[1] ادھر لفظِ معصیت بول کر مراد مصیبت ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان نافرمانی اور معصیت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر مصیبت نازل کر دیتے ہیں۔

[2] یہ درس ابن جوزی کی کتاب "سيرة الحسن البصري" سے منقول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 10

الفاظ	معانی
الصَفَا	خالص۔
السُلْحَفَاةُ / السُلَحفَاةُ	کچھوی
ذَعِرَت	خوف زدہ ہوگئی/ دہشت زدہ ہوگئی۔
عَطَشٌ	پیاس۔
الأَسَاوِرَةُ	تیر انداز (شکاری)
شَبَحًا	شخص (دور سے جو شخص صاف دکھائی نہ دے اس پر یہ لفظ بولا جاتا ہے)
السَّمَاءُ	بارش
تَوَقَّعُوا	انھوں نے انتظار کیا۔
عَنَتٌ	مشقت۔
فَانْقَضَّ	اترا۔
الوَرْطَةُ	بڑی مصیبت۔
عَدْوًا	دوڑنا/ بھاگنا۔
أَحِبَّةٌ	محبوب (حَبِيْبٌ کی جمع ہے)
أَلِيفٌ	محب
فَرَاغًا	فارغ ہونا۔
بَعْضُ الأَحْجَارِ	بلوں میں سے ایک بل (یہ بعض اللیالي کی طرح ہے)۔
حُزْنٌ/ حَزَنٌ	غم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُرَانَا	میں اپنا گمان کرتا ہوں۔
العِثَارُ	گرنا۔
الجَدَدُ	سخت ہموار زمین۔
حَذَرٌ	ڈر۔
خُلَّةٌ	دوستی/محبت۔
المُجَازَاةُ	بدلہ۔
المُوَكَّلُ	سپرد کیا گیا۔
الكُلُومُ	زخم۔
اِنْتِقَاضٌ	خراب ہونا۔
يُخْتَبَرُ الإِخْوَان	دوست آزمائے جاتے ہیں (الف کے اوپر ہمزہ غلط ہے)
مَنْظَرٌ	سامنے۔
رُوَيْدًا	تھوڑا تھوڑا۔
اِنْحَ	تو ہٹا۔
مَجْهُودًا	مشقت زدہ۔
لَاغِبًا	تھکا ہوا۔ (اسم مفعول ہے، دیکھیں: فصول اکبری)
حِبَالَةٌ	پھندا/ جال۔
المُتَظَلِّعُ	تکلف کے ساتھ لنگڑانے والا (باب تفعل کا ایک خاصہ تکلف ہے، اس لحاظ سے یہ معنی کیا گیا ہے)۔
مُوَلِّيًا	پیٹھ پھیرنے والا۔
التَخَلُّصُ	نجات پانا۔
مَرَابِطُ	جگہیں۔
التَوَاصُلُ	تعلق داری۔
اِئْتِلَافٌ	اتحاد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۱۰

خالص دوست

(ابن المُقَفَّع[1] کی ہے)

چنانچہ اسی دوران کوا اپنی کلام میں تھا[2] کہ اچانک ایک دوڑتا ہوا ہرن ان کی جانب آیا، پس کچھوی اس سے خوف زدہ ہوگئی اور اس نے پانی میں غوطہ لگایا اور چوہا اپنی بل کی طرف نکلا اور کوا اڑ گیا اور ایک درخت پر بیٹھ گیا، پھر بے شک کوے نے آسمان میں حلقہ باندھا تا کہ وہ دیکھے کہ کیا ہرن کو کوئی طلب کرنے والا ہے؟ چنانچہ اس نے دیکھا تو اسے کوئی چیز نظر نہ آئی، پھر اس نے چوہے اور کچھوی کو آواز دی اور وہ دونوں نکلے، تو کچھوی نے ہرن کو کہا: جب اسے دیکھا کہ پانی کی طرف دیکھ رہی ہے، اگر تجھ کو پیاس ہے تو پی لے اور نہ ڈر، پس بے شک تجھ پر کوئی خوف نہیں ہے، چنانچہ ہرن قریب ہوا تو کچھوی نے اسے مرحبا کہا اور اس کو سلام کیا اور کہا: تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: میں ان جنگلوں میں چرتا تھا، تو ہمیشہ شکاری مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف دھتکارتے رہے، حتی کہ میں نے آج ایک شخص دیکھا تو میں ڈر گیا کہ وہ کوئی شکاری ہی ہو، اس نے کہا: تو نہ ڈر بے شک ہم نے یہاں کبھی کوئی شکاری نہیں دیکھا اور ہم اپنی

---

[1] اس کا نام عبداللہ بن زادویہ ہے، المُقَفَّع اس کے والد کا لقب ہے، اس لقب کے بارہ میں دو اقوال ہیں:
(۱) حجاج نے اسے فارسیوں سے ٹیکس لینے پر مامور کیا تھا تو اس نے خیانت کی، جس کی وجہ سے حجاج نے اسے سزا دی تو اس کے ہاتھ کے پٹھے سکڑ گئے، اس لیے اسے مُقَفَّع (یعنی سکڑے ہوئے ہاتھ والا) کہا جانے لگا، اس صورت میں فاء پر فتحہ پڑھا جائے گا۔ (۲) یہ پتوں سے چھکّو (کھجور کے پتوں سے بنا ہوا ایک برتن ہے) بنانے کا کام کرتا تھا، اس لیے اسے مُقَفِّع (یعنی چھکو یا چھابڑی بنانے والا) کہا جانے لگا، اس صورت میں فاء کے نیچے کسرہ آئے گا۔

[2] اصل عبارت إذ أقبل من إذ مفاجاتیہ ہے، کیونکہ بَیْنَا اور بَیْنَمَا کے بعد إذ مفاجاتیہ ہوتا ہے، جیسا کہ ایک شعر ہے ؎

استَقْدِرِ	اللّٰه	خَیْرًا	وَارْضَیَنَّ	بِهِ
فَبَیْنَمَا	العُسْرُ	إِذْ	دَارَتْ	مَیَاسِیْرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت اور اپنی جگہ خرچ کر دیں گے اور بارش اور چراگاہ دونوں ہمارے پاس بہت زیادہ ہیں، پس تو ہماری صحبت میں رغبت کر، چنانچہ ہرن ان کے ساتھ ٹھہر گیا، اور ان کے لیے ایک چھپر تھا، وہ اس میں جمع ہوتے اور باتوں اور خبروں کا ذکر کرتے۔

اسی دوران کوا اور چوہا اور کچھوی ایک دن چھپر میں تھے کہ ہرن غائب ہوگیا تو انھوں نے کچھ وقت اس کا انتظار کیا تو وہ نہ آیا، چنانچہ جب اس نے دیر کر دی تو وہ ڈر گئے کہ بلا شبہ ضرور اسے کوئی مشقت پہنچ چکی ہے، پھر چوہے اور کچھوی نے کوے کو کہا: دیکھ! کیا تو اس سے کوئی چیز دیکھتا ہے جو ہمارے قریب ہے؟ چنانچہ کوے نے آسمان میں حلقہ باندھا، اور اس نے دیکھا تو اچانک ہرن رسیوں میں شکار کیا ہوا تھا، پھر وہ جلدی نیچے آ گیا اور ان دونوں کو اس کی خبر دی تو کچھوی اور کوے نے چوہے کو کہا: یہ ایسا کام ہے جس میں تیرے علاوہ امید نہیں کی جا سکتی، چنانچہ تو اپنے بھائی کی مدد کر، تو چوہا جلدی سے دوڑا اور ہرن کے پاس آیا اور کہا: تو کیسے اس بڑی مصیبت میں واقع ہوگیا ہے؟ اور تو عقلمندوں میں سے تھا، ہرن نے کہا: کیا تقدیروں کے ساتھ عقلمندی کچھ کفایت کرتی ہے؟

چنانچہ اسی دوران وہ دونوں باتوں میں تھے کہ اچانک ان کے پاس کچھوی آ گئی تو ہرن نے اسے کہا: تو نے ہماری طرف اپنے آنے کے ساتھ درست نہیں کیا، پس بے شک اگر شکاری ہماری طرف پہنچ گیا اور یقیناً چوہا رسیوں کو کاٹ چکا ہوگا، میں اس سے بھاگ کر سبقت لے جاؤں گا، اور چوہے کے لیے کئی بلیں ہیں اور کوا اڑ جائے گا اور تو بوجھل ہے، نہ تیرے لیے دوڑنا ہے اور نہ حرکت ہے، اور میں تجھ پر شکاری سے ڈرتا ہوں، اس نے کہا: محبوبوں کی جدائی کے ساتھ کوئی زندگی نہیں اور جب محبّ اپنے محبّ سے جدا ہو جاتا ہے تو بلا شبہ اس کا دل چھین لیا جاتا ہے اور اس کی خوشی حرام ہو جاتی ہے اور اس کی نگاہ ڈھانپ دی جاتی ہے، چنانچہ اس نے اپنا کلام ختم نہیں کیا تھا، حتی کہ شکاری آ گیا اور چوہے کا جال کے کاٹنے سے فارغ ہونا اس کے موافق آ گیا تو ہرن خود بخود نجات پا گیا اور کوا حلقہ باندھنے والی حالت میں اڑ گیا، اور چوہا بلوں میں سے ایک بل میں داخل ہوگیا اور کچھوی کے سوا کوئی باقی نہ بچا اور شکاری قریب ہوا تو اس نے اپنے جال کو کاٹا ہوا پایا، پھر اس نے دائیں اور بائیں دیکھا تو اس نے کچھوی کے علاوہ کسی کو نہ پایا، وہ رینگ رہی تھی، چنانچہ اس نے اسے پکڑا اور اس کو باندھ دیا تو کوا اور چوہا اور ہرن نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرے یہ کہ بے شک وہ جمع ہوگئے اور انھوں نے شکاری کو دیکھا، بلا شبہ اس نے کچھوی کو باندھ دیا تھا تو ان کا غم سخت ہوگیا۔

اور چوہے نے کہا: میں اپنا گمان کرتا ہوں کہ ہم مصیبت سے ایک گھاٹی عبور نہیں کرتے ہیں، مگر ہم اس سے زیادہ سخت میں ہوجاتے ہیں، اور بلا شبہ یقیناً اس نے سچ بولا، جس نے کہا: انسان ہمیشہ اپنی ترقی میں جاری رہتا ہے، جب تک وہ نہ گرے، پھر جب گر جائے تو اس کے ساتھ گرنا لمبا ہو جاتا ہے، اور اگر چہ وہ سخت ہموار زمین میں چلے اور کچھوی پر مجھے ڈر ہے، وہ جو سب سے بہترین دوست ہے، جس کی دوستی بدلے کے لیے نہیں ہے اور نہ بدلے کو طلب کرنے کے لیے ہے، لیکن وہ عزت اور شرف کی دوستی ہے، وہ ایسی دوستی ہے جو اپنی اولاد کے لیے والد کی محبت سے افضل ہے، وہ ایسی دوستی ہے جس کو صرف موت زائل کر سکتی ہے، افسوس ایسے جسم کے لیے جسے مصیبت سپرد کی گئی ہے، جو ہمیشہ تغیر اور تبدیلی میں ہے، اور جس کے لیے کوئی چیز ہمیشہ نہیں رہتی اور نہ اس کے ساتھ کوئی معاملہ ٹھہرتا ہے، جیسے ستاروں سے طلوع ہونے والے کے لیے طلوع ہونا ہمیشہ نہیں رہتا اور ان سے غروب ہونے والے کے لیے غروب ہونا ہمیشہ نہیں رہتا، لیکن ان سے طلوع ہونے والا ہمیشہ غروب ہونے والا ہے اور ان سے غروب ہونے والا ہمیشہ طلوع ہونے والا ہے، اور جیسے زخموں کی تکلیفیں اور زخموں کا خراب ہونا ہوتا ہے، اسی طرح وہ شخص جس کے زخم اپنے دوستوں کی جدائی کے ساتھ ان کے ساتھ اپنے اکٹھا ہونے کے بعد زخمی کر دیے جائیں۔

پھر ہرن اور کوے نے چوہے کو کہا: بے شک ہمارا ڈرنا اور تیرا ڈرنا اور تیرا کلام اگر چہ بلیغ ہے، ان میں سے ہر ایک کچھوی کو کچھ کفایت نہیں کرتا، اور بے شک کہا جاتا ہے، یقیناً لوگ مصیبت کے وقت اور امانت والے لینے اور دینے کے وقت اور اہل و اولاد والے فاقہ کے وقت آزمائے جاتے ہیں، اسی طرح دوست مصیبتوں کے وقت آزمائے جاتے ہیں، چوہے نے کہا: میں حیلہ دیکھتا ہوں کہ اے ہرن! تو جائے اور شکاری کے سامنے گر پڑے گویا کہ تو زخمی ہے، اور کوا تجھ پر بیٹھ جائے گویا کہ وہ تجھ سے کھا رہا ہے، اور میں دوڑ لگاؤں گا اور شکاری کے قریب ہو جاؤں گا، اس حال میں کہ اس کی نگرانی والا ہوں گا، شاید کہ وہ اس آلے کو پھینک دے جو اس کے پاس ہے اور کچھوی کو رکھ دے اور تیرا قصد کرے اس حال میں کہ تجھ میں طمع کرنے والا ہو، تیرے حاصل کرنے کی امید رکھنے والا ہو، چنانچہ جب وہ تیرے قریب ہو تو اس سے تھوڑا تھوڑا بھاگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حیثیت سے کہ تجھ سے اس کی طمع ختم نہ ہو، اور اسے اپنے پکڑنے سے کئی مرتبہ قدرت دے، حتی کہ وہ ہم سے دور ہوجائے اور تو اس سے اس جانب ہٹا جتنی تو طاقت رکھتا ہے، پس بے شک میں امید کرتا ہوں کہ وہ واپس نہیں لوٹے گا، مگر یقیناً میں کچھوی سے رسیاں کاٹ چکا ہوں گا اور میں اسے نجات دے چکا ہوں گا۔

چنانچہ کوے اور ہرن نے وہ کیا جس کا چوہے نے انھیں حکم دیا تھا اور شکاری ان دونوں کے پیچھے چلا تو ہرن نے اس کو کھینچا، حتی کہ اس کو چوہے اور کچھوی سے دور کر دیا اور چوہا رسیوں کے کاٹنے پر متوجہ ہونے والا تھا، حتی کہ اس نے انھیں کاٹ دیا اور کچھوی کو نجات دے دی، اور شکاری لوٹا اس حال میں کہ مشقت زدہ اور بہت تھکا ہوا تھا تو اس نے اپنے جال کو کاٹا ہوا پایا، پھر اس نے تکلف کے ساتھ لنگڑانے والے ہرن کے ساتھ اپنے معاملہ میں سوچا تو اس نے گمان کیا کہ بے شک اس کی عقل میں جنوں ہوگیا ہے اور اس نے ہرن اور کوے کے معاملہ میں سوچا، گویا وہ اس سے کھا رہا ہے اور اس کا جال کاٹ دیا گیا تو اس نے زمین سے وحشت محسوس کی اور کہا: یہ جنوں یا جادوگروں کی زمین ہے، پھر وہ پیٹھ پھیرنے والی حالت میں واپس لوٹا وہ نہ کوئی چیز طلب کرتا تھا اور نہ اس کی طرف جھانکتا تھا اور کوا، ہرن، چوہا اور کچھوی اپنے چھپر کی طرف صحیح سالم اور امن والے اس سے زیادہ اچھی حالت کی طرح اکٹھے ہوگئے، جس پر وہ تھے۔

چنانچہ جب یہ مخلوق اپنے چھوٹا ہونے اور کمزور ہونے کے باوجود اپنی محبت اور اپنے خلوص اس پر اپنے دل کی ثابت قدمی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ یعنی ان کے بعض کے بعض کے ساتھ اپنے فائدہ اٹھانے کے ساتھ بلاشبہ کئی مرتبہ ہلاکت کی جگہوں سے نجات پانے پر قادر ہے تو انسان بے شک جو عقل اور فہم عطا کیا گیا ہے اور خیر و شر سکھلایا گیا ہے اور تمیز اور معرفت دیا گیا ہے، تعلق داری اور تعاون کے زیادہ اولیٰ اور زیادہ لائق ہے، چنانچہ یہ خالص دوستوں اور صحبت میں ان کے اتحاد کی مثال ہے۔[1]

---

[1] كليلة ودمنة، باب الحمامة المطوقة (١/ ٤٨) نوٹ: اصل میں یہ کتاب فارسی میں تھی، اسے بیدبا الفیلسوف ہندی نے ہندوستان کے بادشاہ دبشلیم کے لیے لکھا تھا، پھر عبداللہ بن المقفع نے عربی میں اس کا ترجمہ کیا جس سے مذکورہ کہانی آپ کے سامنے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 11

الفاظ	معانی
وَصْفٌ	خوبیاں، یہ مصدر ہے۔
غُمُوْمٌ	دکھ۔
تَعَبٌ	تھکاوٹ۔
الزَّهَادَةُ	بے رغبتی۔
قَوَّمْتَ	تونے سیدھا کیا۔
كَرَامَةٌ	عزت۔
أَجَعْتَ	تونے بھوکا رکھا (مادہ جَوْعٌ ہے)
شِبْعًا	سیر ہونا۔
رِيٌّ	سیراب ہونا۔
جَشَّبْتَ	تونے بدمزہ کیا۔
سِيْمَا	علامت
خَرِسْتَ	تو گونگا ہوگیا۔
آنَسُ	سب سے زیادہ مانوس۔
حَلَاوَةٌ	شیرنی/میٹھی چیزیں۔
دَنٌّ	مٹکا
مِطْهَرَةٌ	لوٹا/ وضو والا برتن۔
اِصْطَبَغْتَ	تو سالن بناتا۔
إِدَامٌ	سالن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَصْعَةٌ	بڑا پیالہ۔
تَوْرٌ	پینے کا برتن/ گلاس/ پیالہ۔
عُجْبٌ	غرور۔
تَبعَكَ	تیرے پیروکار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر:۱۱

زاہد کی خوبیاں

(ابن السمَّاک[1] کی ہے)

جب داود طائی[2] فوت ہوئے تو ابن سماک نے کہا:

اے لوگو! یقیناً دنیا والوں نے حساب کی سختی کے باوجود دل کے دکھوں اور نفس کے غموں اور جسموں کی تھکاوٹ میں جلدی کی ہے، پس رغبت ان دنیا والوں کو دنیا اور آخرت میں تھکانے والی ہے، اور بے رغبتی ان دنیا والوں کے لیے دنیا اور آخرت میں آرام ہے، اور بے شک داود طائی نے اپنے دل کے ساتھ اس کی طرف دیکھا جو اس کے سامنے تھا، تو اس کے دل کے دیکھنے نے آنکھوں کے دیکھنے کو ڈھانپ لیا، چنانچہ گویا کہ اس نے اسے دیکھا نہیں ہے، جس کی طرف تم دیکھتے ہو اور گویا کہ تم اسے نہیں دیکھتے جس کی طرف وہ دیکھتا ہے، سو تم اس سے تعجب کرتے ہو اور وہ تم سے تعجب کرتا ہے۔

چنانچہ جب اس نے تمہاری طرف دیکھا، اس حال میں کہ تم رغبت کرنے والے، دھوکا دیے ہوئے ہو، یقیناً دنیا پر تمہاری عقلیں ختم ہو چکی ہیں اور اس کی محبت سے تمہارے دل مردہ ہو چکے ہیں، اور تمہارے نفسوں نے اس سے عشق کیا ہے اور تمہاری نگاہیں اس کی طرف لمبی ہوگئی ہیں، تو زاہد نے تم سے وحشت محسوس کی، کیونکہ بے شک وہ مردوں کے درمیان زندہ تھا۔

اے داود! تیری حالت کس قدر عجیب ہے، تو نے اپنے نفس پر خاموشی لازم کی حتی کہ تو نے اس کو عدل پر سیدھا کر دیا، تو نے اس کو حقیر سمجھا اور یقیناً تو اس کی عزت چاہتا تھا اور تو نے اسے رسوا کیا اور لازماً تو اس کی عظمت چاہتا تھا اور تو نے اسے ذلیل کیا اور بے شک تو اس کی تعظیم چاہتا تھا اور تو نے اسے تھکا دیا اور لازماً تو اس کا آرام چاہتا تھا اور تو نے اس کو بھوکا رکھا اور بلا شبہ تو اس کا سیر ہونا چاہتا تھا اور تو نے اس کو پیاسا رکھا اور یقیناً تو اس کا سراب ہونا پسند کرتا تھا

---

1. ان کا نام ابو العباس محمد بن صبیح ہے، ابن السمَّاک کے نام سے مشہور ہیں۔
2. ابو سلیمان داود بن نُصَیر طائی مشہور عابد و زاہد فقیہ اور ثقہ امام ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تو نے لباس کو کھردرا بنایا اور بلا شبہ تو اس کا نرم ہونا پسند کرتا تھا اور تو نے کھانے کو بدمزہ کیا اور لازماً تو اس کا اچھا ہونا چاہتا تھا اور تو نے اپنے نفس کو فوت کر دیا اس سے پہلے کہ تو فوت ہو اور تو نے اسے دفن کر دیا پہلے اس کے کہ تو دفن کیا جائے اور تو نے اسے عذاب دیا اس سے پہلے کہ تو عذاب دیا جائے اور تو نے اسے لوگوں سے دور کر دیا تا کہ یاد نہ کیا جائے، اور تو اپنے نفس کے ساتھ دنیا سے آخرت کی طرف غائب ہو گیا۔

پس میں تجھے گمان نہیں کرتا مگر بلا شبہ تو اس چیز کے ساتھ کامیاب ہو گیا جسے تو نے طلب کیا، تیری علامت تیرے عمل اور تیرے راز میں تھی اور تیری علامت تیرے چہرے میں نہیں تھی، تو نے اپنے دین میں سمجھ داری حاصل کی، پھر تو نے لوگوں کو چھوڑ دیا وہ فتویٰ دیتے ہیں، اور تو نے احادیث کو سنا پھر تو نے لوگوں کو چھوڑ دیا وہ بیان کرتے اور روایت کرتے ہیں اور تو باتوں سے گونگا ہو گیا اور تو نے لوگوں کو چھوڑ دیا وہ گفتگو کرتے ہیں۔

تو نیک لوگوں سے حسد نہیں کرتا تھا اور تو برے لوگوں پر عیب نہیں لگاتا تھا اور تو بادشاہ سے عطیہ اور بھائیوں سے ہدیہ بھی قبول نہیں کرتا تھا تو سب سے زیادہ مانوس ہوتا تھا، جب تو اللہ کے ساتھ تنہا ہوتا تھا اور تو سب سے زیادہ وحشت والی حالت میں ہوتا تھا، جب تو لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوتا تھا، چنانچہ تو سب سے زیادہ دحشت زدہ ہوتا تھا تو لوگ سب سے زیادہ مانوس ہوتے تھے، اور تو سب سے زیادہ مانوس ہوتا تھا تو لوگوں سب سے زیادہ وحشت زدہ ہوتے تھے۔

تو مسافروں کی حد سے ان کے سفروں میں گزر گیا تھا اور تو قیدیوں کی حد کو ان کے قید خانوں میں پار کر گیا تھا، سو رہے مسافر لوگ تو وہ کھانے اور شیرنی سے وہ چیز اٹھاتے ہیں جو وہ کھاتے ہیں، سو رہا تو پس یقیناً تیرے مہینے میں تیری یہ ایک روٹی یا دو روٹیاں ہیں، جنھیں تو ایک مٹکے میں پھینکتا تھا جو تیرے پاس تھا، چنانچہ جب تو روزہ افطار کرتا تھا تو اپنی ضرورت کے مطابق اس سے لے لیتا تھا، پھر تو اسے اپنے وضو والے برتن میں رکھ دیتا، پھر اس پر پانی ڈال دیتا جو تجھے کافی ہوتا، پھر تو اس کے ساتھ نمک کو سالن بناتا، چنانچہ یہ تیرا سالن اور تیرا حلوہ تھا۔

پس کون ہے جس نے تیرے جیسا سنا ہے، اس نے تیرے صبر جیسا صبر کیا ہو یا تیرے عزم جیسا عزم کیا ہو، اور میں تجھے گمان نہیں کرتا مگر بلاشبہ تو اسلاف کے ساتھ مل گیا ہے، میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھے گمان نہیں کرتا مگر یقیناً تو دوسروں پر فضیلت لے گیا ہے، اور میں تجھ کو گمان نہیں کرتا مگر تحقیق تو نے عبادت کرنے والوں کو تھکا دیا ہے اور رہے قیدی تو وہ لوگوں کے ساتھ قید کیے ہوئے ہوتے ہیں اور ان سے مانوس ہوتے ہیں، اور تو چنانچہ تو نے اپنے آپ کو اکیلا اپنے گھر میں قید کیا ہے سو نہ کوئی باتیں کرنے والا اور نہ کوئی ساتھی تیرے ساتھ ہے، اور میں نہیں جانتا کونسا کام تجھ پر زیادہ سخت تھا، اپنے گھر میں خلوت جو تیرے ساتھ مہینوں اور برسوں گزرتی تھی یا تیرا کھانوں اور پینوں کو چھوڑ دینا، تیرے دروازے پر کوئی پردہ نہیں تھا اور تیرے نیچے کوئی بستر نہیں تھا اور نہ کوئی قلہ تھا جس میں تیرا پانی ٹھنڈا ہو اور نہ کوئی بڑا پیالہ تھا جس میں تیرا صبح اور شام کا کھانا ہو، تیرا وضو کا برتن تیرا قلہ تھا اور تیرا بڑا پیالہ تیرا پینے کا برتن ہے اور اے داود! تیرا ہر کام عجیب تھا۔

کیا تو! نہ پانی سے اس کا ٹھنڈا ہونا اور نہ کھانے سے اس کا اچھا ہونا اور نہ لباس سے اس کا نرم ہونا چاہتا تھا، کیوں نہیں! اور لیکن تو نے اس میں بے رغبت کی جو تیرے سامنے تھا، چنانچہ کتنی چھوٹی چیز ہے جو تو نے خرچ کی اور کتنی ہی حقیر چیز ہے جسے تو نے چھوڑا اور کتنی ہی آسان چیز ہے، جسے تو نے اس چیز کے پہلو میں کیا جس کی تو امید رکھتا تھا، رہا تو! چنانچہ یقیناً تو دنیا کی راحت کے ساتھ کامیاب ہو گیا ہے اور آخرت میں اگر اللہ نے چاہا (اصل کتاب میں اِن شاء اللہ ہے) خوش بخت ہو گیا ہے، تو نے اپنی زندگی میں اپنے سے شہرت کو جدا کر دیا تا کہ اس کا غرور تیرے ساتھ داخل نہ ہو اور اس کا فتنہ تجھے لاحق نہ ہو، چنانچہ جب تو فوت ہوا تو تیری موت کے ساتھ تیرے رب نے تیری شہرت کر دی اور تجھے تیرے عمل کی چادر پہنا دی، چنانچہ اگر آج تو اپنے پیروکاروں کی کثرت کو دیکھے تو تو پہچان لے گا کہ بلاشبہ تیرے رب نے یقیناً تیری عزت کی ہے۔[1]

---

[1] صِفَةُ الصَّفْوَة لابن الجَوْزي، ذكر المصطفِين من أهل الكوفة من التابعين ومن بعدهم (٣/ ١٤٤)

نوٹ: یہ کتاب حلية الأولياء لأبي نُعَيم الأصبهاني کا اختصار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 12

الفاظ	معانی
زَلَلٌ	لغزش۔
صَفحٌ	درگزر۔
الوَالِهُ	انتہائی غم زدہ۔
المَمَاتُ	موت/ زندگی کے بعد۔
رَحِمٌ	رشتہ داری۔
الرِّعَايَةُ	حفاظت/نگرانی۔
الشَّتَاتُ	انتشار/ پھوٹ
حَتفٌ	موت۔
الغَدرُ	دھوکہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۱۲

سیدہ زبیدہ[1] اور مامون کے درمیان

سیدہ زبیدہ کی طرف سے:

اے امیر المؤمنین! ہر گناہ اگرچہ بڑا ہو آپ کی معافی کے پہلو میں چھوٹا ہے اور ہر لغزش اگرچہ بڑی ہو آپ کی درگزر کے ہاں حقیر ہے، اور یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ نے تجھے عادی بنایا ہے، چنانچہ آپ کی مدت کو لمبا کیا اور آپ کی نعمت کو مکمل کیا اور آپ کے ساتھ بھلائی کو دوام بخشا اور آپ کے ساتھ شر کو اٹھایا۔

یہ انتہائی غم زدہ کا رقعہ ہے، جو زندگی میں زمانے کی مصیبتوں کے لیے اور زندگی کے بعد ذکر جمیل کے لیے تجھ سے امید رکھتی ہے، چنانچہ اگر تو دیکھے کہ تو میری کمزوری اور میری عاجزی اور میرے حیلہ کے کم ہونے پر رحم کرے اور یہ کہ تو میری رشتہ داری کو ملائے اور اس میں ثواب کی امید رکھے جس کے لیے اللہ نے آپ کو طالب اور اس میں رغبت کرنے والا بنایا ہے، تو تُو کر اور اسے یاد کر اگر وہ زندہ ہوتا تو ضرور آپ کی طرف میرا سفارشی ہوتا۔

مامون کی طرف سے:

اے ماں! تیرا رقعہ موصول ہوا، اللہ تیری حفاظت کرے اور حفاظت کے ساتھ تیری مدد

[1] مامون اور امین دونوں ہارون الرشید کے بیٹے تھے، مامون مراجل نامی ایک لونڈی کے بطن سے تھا اور امین زوجۂ ہارون الرشید زبیدہ کے بطن سے تھا، ہارون کی خواہش تھی کہ میرا بڑا بیٹا مامون میرے بعد خلیفہ ہو، لیکن زبیدہ کا اصرار تھا کہ امین کو ولی عہد بنایا جائے تو ہارون الرشید نے زبیدہ کے اصرار کے مطابق امین کو ولی عہد بنا دیا، چنانچہ ہارون الرشید کی وفات کے بعد جب امین خلیفہ بنا تو مامون نے اس سے جنگ کر کے اسے مار ڈالا اور اس کا مال لوٹ لیا، پھر اس واقعہ کے بعد امین کی والدہ زبیدہ نے مامون کو یہ خط لکھا جو آپ پڑھ رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے، اور میں اس پر باخبر ہوا، اللہ گواہ ہے، مجھے وہ سب کچھ برا لگا ہے جو تو نے اس میں وضاحت کی ہے، لیکن تقدیریں نافذ ہونے والی ہیں، اور احکام جاری ہونے والے ہیں اور امور الٹ پلٹ ہونے والے ہیں، اور مخلوقیں اس کے قبضہ میں ہیں، وہ اپنے دفاع پر قدرت نہیں رکھتیں اور ساری دنیا انتشار کی طرف ہے اور ہر زندہ فوت ہونے کی طرف ہے، دھوکہ اور سرکشی انسان کی موت ہے اور مکر اس مکر والے کی طرف لوٹنے والا ہے، اور بلاشبہ میں نے وہ تمام کچھ لوٹانے کا حکم دیا ہے جو تجھ سے لیا گیا تھا، اور تو اس سے گم نہیں پائے گی، جو اللہ کی رحمت کی طرف گزر چکا ہے، مگر اس کا چہرہ اور میں تیرے لیے اس کے بعد اکثر ان چیزوں پر ہوں گا جنھیں تو پسند کرتی ہے۔ اور سلام ہو۔[1]

---

[1] یہ خط عصر المأمون نامی کتاب سے لیا گیا ہے، جس کے مؤلف احمد مزید رفاعی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 13

الفاظ	معانی
وَقُوْرٌ	وقار والا۔
ذُبَابٌ	مکھی۔
جَسُوْرٌ	دلیر۔
زِمِّيْتٌ	سنجیدہ۔
رَكِيْنٌ	ثابت قدم۔
ضَبَطَ مِنْ نَفْسِهٖ	اپنے نفس کو مضبوط کر لیا۔ (من زائدہ ہے)
مُنْتَصِبٌ	گاڑھا ہوا۔
يَحُلُّ	کھولنا/ دراز کرنا۔
مَبْنِيٌّ	بنائی ہوئی۔
طِوَالٌ	لمبے (إضافة الصفة إلى الموصوف ہے ترجمہ اصل کے لحاظ سے ہے)
السِّمَاطِيْنَ	صفیں (سِمَاطٌ کی جمع ہے)۔
مُوْقٌ	گوشۂ چشم/ آنکھ کا کنارہ۔
خُرْطُوْمٌ	سونڈ۔
أَرْنَبَةٌ	ناک کا کنارہ۔
يُغْضِنُ	سلوٹیں چڑھاتا ہے/ شکنیں ڈالتا ہے۔
جَفْنٌ	پلک۔
رَيْثَمَا	قَدْرَمَا (قدر ما میں ما مصدریہ ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسْتَفْرَغَ	مکمل صرف کرنا/مکمل خرچ کرنا۔
مَجْهُوْدٌ	مشقت زدہ۔
كُمٌّ	آستین۔
حَضْرَةٌ	جو اسے حاضر تھے یعنی اس کے حاضرین۔
الْخُنْفَسَاءُ / الْخُنْفُسَاءُ	گُبریلا (سیاہ رنگ کا ایک کیڑا ہے جو گوبر وغیرہ میں رہتا ہے)
مَهِيْبًا	بارعب (اسم مفعول ہے)
الْمَنَالَةُ	عطیہ
تَعْرِيْضٌ	تعریض کرنا/اشارہ کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۱۳

وقار والے قاضی اور دلیر مکھی کے درمیان

(جاحظ[1] کی ہے)

ہمارے ہاں بصرہ میں ایک قاضی تھا، جسے عبداللہ[2] بن سوار کہا جاتا تھا، لوگوں نے ایسا سنجیدہ، ثابت قدم حاکم نہیں دیکھا اور نہ ایسا باوقار، بردبار جس نے اپنے نفس کو مضبوط کر لیا اور اپنی حرکت کا مالک ہوگیا، اس کی مثال جو اس نے مضبوط کیا اور وہ مالک ہوگیا، (یہ ہے کہ) وہ اپنے گھر میں صبح کی نماز پڑھتا اور وہ اپنی مسجد سے قریب گھر والا تھا، چنانچہ وہ اپنی مجلس میں آتا تو گھوٹھ مار لیتا اور ٹیک نہ لگاتا، پھر وہ ہمیشہ گاڑھا ہوا رہتا، اس کا کوئی عضو حرکت نہیں کرتا تھا اور نہ وہ جھانکتا اور نہ اپنی گھوٹھ کھولتا تھا اور نہ وہ ایک ٹانگ کو دوسری پر دراز کرتا اور نہ اپنے دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک پر سہارا لگاتا تھا، گویا کہ وہ بنائی ہوئی عمارت ہے، یا نصب کی ہوئی چٹان ہے۔

چنانچہ وہ ہمیشہ اسی طرح رہتا حتی کہ نماز ظہر کی طرف کھڑا ہوتا، پھر وہ اپنی مجلس کی طرف لوٹتا تو ہمیشہ اسی طرح رہتا حتی کہ وہ نماز عصر کی طرف کھڑا ہوتا، پھر وہ اپنی مجلس کی طرف لوٹتا تو ہمیشہ اسی طرح رہتا حتی کہ نماز مغرب کے لیے کھڑا ہوتا، پھر وہ بسا اوقات اپنی مجلس کی طرف لوٹتا، بلکہ جو بہت زیادہ تھا وہ یہ (لوٹنا) تھا، جب اس پر معاہدے اور شروط اور دستاویزات کے پڑھنے سے کوئی چیز باقی ہوتی، پھر وہ عشاء کی نماز پڑھتا اور واپس لوٹ جاتا۔

---

[1] ان کا نام ابوعثمان عمرو بن بحر بن محبوب ہے، علامہ ذہبی ان کے بارے میں فرماتے ہیں: "وكان من أئمة البدع" ميزان الاعتدال (۳/ ۲۴۷) جاحظ کا لفظ اس پر بولا جاتا ہے جس کی آنکھ کا ڈھیلا ابھرا ہوا ہو تو ان کو جاحظ کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان کی آنکھ کا ڈھیلا باہر کو ابھرا ہوا تھا۔ (اللباب في تهذيب الأنساب: ۱/ ۲۴۸)

[2] یہ ثقہ امام عبداللہ بن سوّار عنبری بصری ہیں، ان کے والد اور ان کے دادا بھی اس سے پہلے بصرہ کے قاضی رہ چکے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حق کہا جائے تو وہ اس لمبی مدت اور حکومت میں ایک مرتبہ بھی وضو کی طرف کھڑا نہیں ہوا اور نہ اسے اس کی ضرورت پڑی اور نہ اس نے پانی پیا اور نہ اس کے علاوہ پینے کی کوئی چیز، اسی طرح لمبے اور چھوٹے دنوں میں اور گرمی اور سردی میں اس کی حالت تھی، اور وہ اس کے باوجود نہ وہ کسی ہاتھ کو حرکت دیتا اور نہ کسی عضو کو اور نہ وہ اپنے سر سے اشارہ کرتا تھا، بلکہ وہ صرف کلام ہی کرتا تھا، پھر وہ اختصار کرتا اور تھوڑی کلام کے ساتھ بڑے بڑے معانی کو پہنچتا تھا۔

چنانچہ اسی دوران وہ ایک دن وہ اسی طرح تھا اور اس کے ساتھی اس کے اردگرد اور صفوں میں اس کے سامنے تھے، اس کی ناک پر ایک مکھی بیٹھ گئی اور اس نے ٹھہرنے کو لمبا کر دیا، پھر وہ اس کی دونوں آنکھوں میں سے ایک آنکھ کے کنارے کی طرف پھری تو اس نے گوشۂ چشم پر اس (مکھی) کے گرنے پر صبر کا ارادہ کیا، اور اس نے اس کے کاٹنے اور اس کی سونڈ کے داخل ہونے پر صبر کیا، جیسے اس نے اپنی ناک پر اس کے گرنے سے صبر کا ارادہ کیا تھا، اس کے علاوہ کہ وہ اپنی ناک کے کنارے کو حرکت دے یا اپنے چہرے پر سلوٹیں چڑھائے یا اپنی انگلی کے ساتھ ہٹائے۔

چنانچہ جب مکھی سے اس پر یہ کام لمبا ہوگیا اس نے اسے مشغول کر دیا اور اسے تکلیف دی اور اسے جلا کے رکھ دیا، اور اس نے ایک ایسی جگہ کی طرف قصد کیا جس میں وہ تغافل کی طاقت نہیں رکھتا تھا، اس نے اپنی اوپر والی پلک اپنی نیچے والی پلک پر بند کی تو وہ نہ اٹھی پھر اس نے اسے اس بات کی طرف دعوت دی کہ وہ بند کرنے اور اور کھولنے کو لگا تار کرے، چنانچہ وہ اس کی پلک کے ٹھہرنے تک دور ہٹی، پھر وہ پہلی مرتبہ سے زیادہ سختی کے ساتھ اس کی آنکھ کے کنارے کی طرف لوٹی اور اس نے اپنا سونڈ ایک ایسی جگہ میں داخل کر دیا تھا، یقیناً وہ اس سے پہلے اس کو اس میں تکلیف دے چکی تھی، پس اس کا طاقت رکھنا زیادہ کم تھا اور دوسری مرتبہ میں اس پر صبر سے اس کا عاجز آنا زیادہ قوی تھا، چنانچہ اس نے اپنی پلکوں کو حرکت دی اور حرکت کی تیزی میں اضافہ کیا، اور اس نے آنکھ کے کھولنے میں اور کھولنے اور بند کرنے کے لگا تار ہونے میں اصرار کیا، سو وہ اس سے اس کی حرکت کے ٹھہرنے کی مقدار دور ہٹی، پھر وہ اپنی جگہ کی طرف لوٹی۔

چنانچہ وہ ہمیشہ اس پر اصرار کرتی رہی، حتی کہ اس نے اپنے مکمل صبر کو صرف کر دیا اور اپنی مشقت کو پہنچ گیا، پھر اس نے اس سے کوئی چارہ نہ پایا کہ وہ اپنی آنکھ سے اپنے ہاتھ کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہٹائے تو اس نے کیا، اور قوم کی آنکھیں اسے تاڑ رہی تھیں اور گویا کہ وہ اسے نہیں دیکھ رہے، چنانچہ وہ اس سے اس کے ہاتھ کے لوٹانے اور اس کی حرکت[1] کے ٹھہرنے کی مقدار دور رہی، پھر وہ اپنی جگہ کی طرف لوٹی، پھر اس نے اسے مجبور کیا کہ اپنے چہرے سے اپنی آستین کے کنارے کے ساتھ ہٹائے، پھر اس نے اس کو مجبور کیا کہ یہ لگاتار کرے اور اس نے جان لیا کہ بے شک اس کا سارا فعل اس کے حاضرین یعنی اس کے امانت داروں اور اس کے ہم نشینوں کی آنکھ میں ہے۔

چنانچہ جب انھوں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مکھی گُبریلے سے زیادہ جھگڑالو ہے اور کوے سے زیادہ متکبر ہے، اس نے کہا: اور میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں، چنانچہ کس قدر حد سے زیادہ ہیں جنھیں اس کے نفس نے تعجب میں ڈالا ہے، چنانچہ اللہ نے ارادہ کیا کہ اس کی اس کمزوری کی پہچان کرائے جو اس سے چھپی ہوئی ہے، اور یقیناً تم نے جان لیا کہ بے شک میں اپنے نفس اور لوگوں کے ہاں لوگوں میں سے سب سے زیادہ وقار والا تھا، پھر یقیناً اس کی مخلوق میں سے سب سے کمزور چیز مجھ پر غالب آ گئی اور مجھے رسوا کر دیا۔

پھر اس نے اس اللہ تعالیٰ کا فرمان تلاوت کیا:

﴿وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ﴾ [الحج: ۷۳]

''اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے وہ اسے اس سے چھڑا نہ پائیں گے۔ کمزور ہے مانگنے والا اور وہ بھی جس سے مانگا گیا۔''

وہ واضح زبان، کم فضول کلام والا تھا، اور اپنے اصحاب میں بارعب تھا، اور وہ ان لوگوں میں سے ایک تھا جس پر اس کے نفس کے بارہ میں اور عطیہ کے لیے اپنے ساتھیوں کی تعریض کے بارہ میں طعن نہیں کیا گیا۔[2]

---

[1] اصل عبارت بقدر ما میں ما مصدر یہ اپنے مابعد کو مصدر کی تعویل میں کر کے قدرِ کا مضاف الیہ بنے گا۔

[2] یہ قصہ محمد کرد علی (متوفی ۱۳۷۲ھ) کی کتاب کنوز الأجداد سے نقل شدہ ہے اور انھوں نے غالباً جاحظ کی کسی کتاب سے نقل کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 14

الفاظ	معانی
الرُّكْنُ	خاص رکن، مراد حجر اسود ہے۔
مَسَامِعُ	کان۔
شَاغِلٌ	بہت مشغولیت۔ (مبالغہ کے لیے ہے)
الصَّفْرَاءُ	زرد، مراد سونا۔
الْبَيْضَاءُ	سفید، مراد چاندی۔
قُبْضَةٌ/ قَبْضَةٌ	مٹھی۔
الجَصُّ	چونا۔
الآجُرُّ	پکی اینٹیں۔
جبَايَاتٌ	اکٹھا کرنا۔
المَلْهُوفُ	غمگین۔
تَجْبِي	تو اکٹھا کرے۔
خَوَّنُوا	وہ خائن قرار دیں۔
عُمَّالٌ	عاملین۔
المَقْدُرَةُ	قدرت/ طاقت۔
الثَّرْوَةُ	مال۔
مَظَالِمُ	ظلم۔
بِطَانَةٌ	خاص لوگ۔
مُبَرِّحاً	سخت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصِّيْنُ	چین۔
بُكَاءٌ	رونا۔
مَامِنْ مَالٍ	کوئی مال نہیں ہے (من زائدہ تخصیص علی العموم کے لیے ہے)
السِّلَاحُ	اسلحہ۔
الْكُرَاعُ	گھوڑے۔
أَجْسَمُ	زیادہ مضبوط۔
خِلَافٌ	بعد۔
كَيْفَ تَصْنَعُ	تو کیا کرے گا۔ (کَیْفَ یہاں سوال کے لیے ہے، حال دریافت کرنے کے لیے نہیں)
جَوَارِحُ	اعضاء
شَحَحْتَ	تو نے بخیلی کی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۱۴

سرخ قمیص

(ابن عبد ربہ [1] کی ہے)

اسی دوران منصور [2] ایک رات بیت اللہ کے طواف میں تھا کہ اچانک اس نے ایک کہنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ! بے شک میں تیری طرف زمین میں ظلم اور فساد کے ظاہر ہونے کی شکایت کرتا ہوں، اور جو لالچ، حق اور حق والوں کے درمیان حائل ہے، چنانچہ منصور ڈر گیا اور مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ گیا اور اس نے اس آدمی کی طرف پیغام بھیجا، تو اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور قاصد کے ساتھ آیا، چنانچہ اس نے اسے خلافت (کے آداب) کے ساتھ سلام کہا، منصور نے کہا: وہ کیا ہے جو میں نے تجھے سنا کہ تو زمین میں فساد اور ظلم کے ظاہر ہونے کا تذکرہ کر رہا تھا، اور وہ لالچ کیا ہے جو حق اور حق والوں کے درمیان حائل ہے؟

چنانچہ اللہ کی قسم! تو نے میرے کانوں کو ایسی چیزوں سے بھر دیا ہے، جنھوں نے مجھے بیمار کر دیا ہے تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر تو مجھے امن دے تو میں تجھے امور کے ساتھ ان کے حقائق کی خبر دوں، وگرنہ میں تجھ سے باز رہوں گا، اور اپنے آپ پر اکتفا کروں گا، سو اس میں میرے لیے بہت مشغولیت ہے، اس نے کہا: چنانچہ تو اپنے نفس پر امن والا ہے، تو کہہ! تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک وہ جسے طمع داخل ہوئی ہے، اور جو اس کے درمیان اور زمین میں فساد اور ظلم کے ظاہر ہونے کے درمیان حائل ہو گیا ہے، یقیناً وہ آپ ہیں، تو اس نے کہا: چنانچہ یہ کیسے ہے؟ تجھ پر افسوس ہو! مجھ میں طمع داخل ہو گی، حالانکہ سونا اور چاندی میری مٹھی میں ہے اور میٹھا اور ترش میرے پاس ہے؟

---

[1] یہ ابو عمر احمد بن محمد بن عبد ربہ (متوفی ۳۲۸ھ) ہیں، علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: "وكان موثقاً، نبيلا، بليغا، شاعراً" (سير أعلام النبلاء: ١٥/ ٢٨٣)

[2] یہ ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی ہاشمی المنصور مشہور عباسی خلیفہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا: اور کیا کسی کو وہ طمع داخل ہوئی ہے، جو تجھے داخل ہوئی ہے، بلا شبہ اللہ نے تجھ کو اپنے بندوں کے معاملے اور ان کے مالوں کا رکھوالا بنایا تو تُو نے ان کے امور سے غفلت کی، اور تو نے ان کے مالوں کو جمع کرنے کا اہتمام کیا، اور تو نے اپنے اور ان کے درمیان چونے اور پکی اینٹوں اور لوہے کے دروازوں اور اسلحہ سے لیس چوکیداروں سے پردا بنایا ہے، پھر تو نے ان میں اپنے آپ کو ان سے قید کیا۔

اور تو نے مالوں کے اکٹھا کرنے اور انھیں جمع کرنے میں اپنے عمال کو بھیجا، اور تو نے حکم دیا کہ مردوں سے کوئی تجھ پر داخل نہ ہو، مگر فلاں اور فلاں یعنی ایک جماعت تو نے ان کا نام لیا، اور تو نے اپنی طرف نہ مظلوم اور نہ غمگیں اور نہ بھوکے، ننگے کے پہنچانے کا حکم دیا، ہر ایک کے لیے اس مال میں حق ہے۔

چنانچہ جب اس جماعت نے تجھے دیکھا جن کو تو نے اپنے لیے چن لیا ہے اور تو نے ان کو اپنی رعایا پر ترجیح دی ہے، اور تو نے حکم دیا کہ وہ تیرے علاوہ نہ روکے جائیں (یعنی تو ہی انھیں روک سکتا ہے) کہ تو اموال اکٹھے کرے اور انھیں جمع کرے، انھوں نے کہا: یہ بلا شبہ اس نے اللہ کی خیانت کی ہے، تو ہمیں کیا ہے کہ ہم اس کی خیانت نہ کریں، چنانچہ انھوں نے مشورہ کیا کہ لوگوں کی خبروں کے علم سے کچھ بھی تیری طرف نہ پہنچے مگر جو وہ ارادہ کریں، اور تیرے لیے کوئی عامل نہ نکلے مگر وہ اسے خائن قرار دیں اور اس کی نفی کریں حتی کہ اس کا مرتبہ تیرے ہاں گر جاتا ہے۔

چنانچہ جب تیرے بارہ میں اور ان کے بارہ میں یہ بات پھیل گئی تو لوگوں نے انھیں بڑا جانا اور ان سے ڈر گئے اور ان کو رشوت دی، چنانچہ سب سے پہلے تیرے عمال نے ہدیوں اور مالوں کے ساتھ انھیں رشوت دی تا کہ وہ ان کے ساتھ تیری رعایا کے ظلم پر طاقت رکھیں، پھر تیری رعایہ سے قدرت والوں اور مال والوں نے یہ کام کیا، تا کہ وہ ان لوگوں کے ظلم کو حاصل کریں جو ان سے کم ہیں، پس اللہ کے علاقے لالچ اور ظلم اور سرکشی اور فساد سے بھر گئے، اور یہ لوگ تیری بادشاہت میں تیرے شریک ہوگئے اور تو غافل ہے۔

چنانچہ اگر کوئی ظلم کی شکایت کرنے والا آئے تو تیرے اور اس کے درمیان حائل ہوا گیا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اگر کوئی تیری طرف تیری ظاہر ہونے کے وقت اپنے قصہ کے اٹھانے کا ارادہ کرے، وہ تجھے پاتا ہے کہ بلاشبہ تونے اس کام سے منع کر دیا ہے، اور تو نے ایک آدمی کو لوگوں کے لیے کھڑا کیا ہے، وہ ان کے ظلموں کو دیکھتا ہے، پس اگر یہ ظلم کی شکایت کرنے والا آئے تو تیرے خاص لوگوں کو اس کی خبر پہنچ جاتی ہے، وہ صاحب مظالم سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تیری طرف اپنے ظلم کو نہ اٹھائے تو ہمیشہ مظلوم اس کی طرف بار بار جاتا ہے اور اس کے ساتھ پناہ گیر ہوتا ہے اور شکایت کرتا ہے اور مدد طلب کرتا ہے اور وہ اس کو دور کرتا ہے، چنانچہ جب وہ مشقت میں ڈالا جائے اور نکالا جائے، پھر تو ظاہر ہو تو وہ تیرے سامنے چیختا ہے تو سخت مار مارا جاتا ہے، جو اس کے غیر کے لیے عبرت ہوتی ہے، اور تو دیکھتا ہے اور انکار نہیں کرتا تو اسلام کی کیا بقا ہے؟

اے امیر المؤمنین! بلاشبہ میں چین کی طرف سفر کرتا تھا تو ایک دفعہ میں اس کی طرف آیا، اور بلاشبہ ان کا بادشاہ اپنے سننے کے ساتھ تکلیف پہنچایا گیا تھا۔

چنانچہ وہ ایک دن بہت زیادہ رویا تو اس کے ساتھیوں نے اسے صبر کی ترغیب دی تو اس نے کہا: خبردار بے شک میں اترنے والی مصیبت پر نہیں روتا، بلکہ میں ایسے مظلوم کے لیے روتا ہوں، جو دروازے کے ساتھ چیخے گا اور میں اس کی آواز نہیں سنوں گا، پھر اس نے کہا: خبردار اگر میری سماعت چلی گئی ہے تو یقیناً میری بصارت تو نہیں گئی، لوگوں میں اعلان کر دو کہ ظلم کی شکایت کرنے والے کے علاوہ کوئی سرخ کپڑا نہ پہنے، پھر وہ دن کے دونوں کناروں میں ہاتھی پر سوار ہوتا اور دیکھتا کہ کیا وہ کوئی مظلوم دیکھتا ہے۔

اے امیر المومنین! چنانچہ یہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا تھا، اس کی مہربانی مشرکین کے ساتھ اس انتہا کو پہنچ چکی تھی اور تو اللہ کے ساتھ ایمان لانے والا ہے، اس کے نبی کے اہل بیت سے ہے، مسلمانوں کے ساتھ تیری مہربانی تجھے تیرے نفس کی بخیلی پر تجھے غالب نہیں کرتی، چنانچہ اگر تو مال صرف اپنی اولاد کے لیے جمع کرتا ہے، تو بلاشبہ اللہ نے تجھے ایسے بچے میں عبرت دیکھائی جو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے، اس کے لیے زمین پر کوئی مال نہیں ہے، اور کوئی مال نہیں ہے مگر اور اس کے علاوہ ایک بخیلی والا ہاتھ ہے، جو اسے سمیٹتا ہے، تو اللہ ہمیشہ اس بچے کے ساتھ مہربانی کرتا رہتا ہے، حتی کہ اس کے لیے لوگوں کی رغبت بڑی ہو جاتی ہے، اور وہ تو نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو دیتا ہے، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے، جو چاہتا ہے، دیتا ہے۔

چنانچہ اگر تو کہے: بے شک تو بادشاہ کے ہاتھ کی مضبوطی کے لیے مال جمع کرتا ہے، تو بلاشبہ اللہ نے تجھے بنی امیہ میں عبرت دیکھائی ہے، نہ انھیں ان کا سونا جمع کرنا اور نہ وہ آدمی اور اسلحہ اور گھوڑے کام آئے جو انھوں نے تیار کیے تھے، جب اللہ نے ان کے ساتھ ارادہ کیا، جو ارادہ کیا۔

اور اگر تو کہے: بے شک تو انتہا کو طلب کرنے کے لیے مال جمع کرتا ہے، تو یہ اس غایت سے زیادہ مضبوط ہے، جس میں تو ہے، چنانچہ اللہ کی قسم! اس سے اوپر جس میں تو ہے صرف ایک ایسا مرتبہ ہے جو تو نہیں پا سکتا، مگر اس کے بعد جس پر تو ہے، اے امیر المؤمنین! کیا جو تیری نافرمانی کرے قتل سے زیادہ سخت سزا دیا جاتا ہے؟ تو منصور نے کہا: نہیں، پھر اس نے کہا: تو تو اس بادشاہ کے ساتھ کیا کرے گا جس نے تجھے دنیا کی بادشاہت عطا کی ہے اور وہ جو اس کی نافرمانی کرے قتل کے ساتھ نہیں بلکہ دردناک عذاب میں ہمیشگی کے ساتھ سزا دیتا ہے، بلاشبہ اس نے اسے دیکھا، جس پر تیرے دل نے گرہ لگائی ہے، اور جسے تیرے اعضاء نے کیا ہے اور جس کی طرف تیری آنکھ نے دیکھا ہے اور جس کو تیرے ہاتھوں نے کمایا ہے، اور جس کی طرف تیری ٹانگیں چلیں ہیں کیا تجھے دنیا کی بادشاہت سے وہ کام آئے گا، جس پر تو نے بخیلی کی، جب وہ اسے تیرے ہاتھ سے کھینچ لے، اور تجھے حساب کی طرف بلائے؟

وہ کہتا ہے: چنانچہ منصور رو پڑا، پھر اس نے کہا: کاش میں پیدا نہ کیا جاتا، افسوس ہو تجھ پر میں اپنی جان کے لیے کیسے حیلہ کروں گا؟ تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک لوگوں کے لیے سردار ہیں، وہ اپنے دین میں ان کی طرف پناہ لیتے ہیں اور اپنی دنیا میں ان کے ساتھ راضی ہوتے ہیں، چنانچہ تو انھیں اپنے خاص لوگ بنا لے وہ تیری رہنمائی کریں گے اور تو اپنے معاملہ میں ان سے مشورہ کر، وہ تجھے سیدھے راستے کی رہنمائی کریں گے۔

اس نے کہا: بلاشبہ میں نے ان کی طرف پیغام بھیجا تو وہ مجھ سے بھاگ گئے، اس نے کہا: وہ تجھ سے ڈرتے ہیں، یہ کہ تو انھیں اپنے طریقہ پر اکسائے گا، بلکہ تو اپنا دروازہ کھول دے اور اپنا پردہ آسان کر دے، اور مظلوم کی مدد کر اور ظالم کو ذلیل کر، مال فئی[1] اور صدقات ان کے

[1] بغیر جنگ کے دشمن سے حاصل ہونے والے مال کو مالِ فئی کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال طریقے پر لے، اور انھیں حق اور انصاف کے ساتھ ان کے اہل پر تقسیم کر، اور میں ان سے ضامن ہوں کہ وہ تیرے پاس آئیں گے اور امت کی اصلاح پر تیری مدد کریں گے اور مؤذن آئے اور انھوں نے اسے نماز کی اطلاع دی، پھر اس نے نماز پڑھی اور اپنی مجلس کی طرف لوٹا اور آدمی کو طلب کیا تو وہ نہ پایا گیا۔[2]

---

[2] العِقدُ الفَرِیدُ (۱/ ۳۰۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 15

الفاظ	معانی
القَاصُّ	بیان کرنے والا۔
قَصَصٌ	بیان۔ (مصدر ہے)
يَدْخُلُ إِلىٰ مَنْزِلِه	آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے (الیٰ زائدہ تاکید کے لیے ہے)
الغَدَاءُ الأَصْغَرُ	ناشتہ۔
فَضْلَةٌ	بقیہ۔
جَدْیٌ	بکری کا بچہ۔
فَرْخٌ	پرندے کا بچہ۔
المَقْصُوْرَةُ	محراب۔
الأَحْدَاثُ	نوجوان۔
حَوَائِجُ	حاجتیں/ضرورتیں۔
الأَخْبِصَةُ	حلوے (گھی اور کھجور سے بنایا ہوا حلوہ)
الخُشْكَنَانِجُ	خشک نان۔
المَعْجُوْنَةُ	گوندھی ہوئی۔
السُّكَّرُ	شکر۔
السَّمِيْذُ	سفید آٹا۔
الكَعْكُ	کیک۔
المُنَضَّدَةُ	تہہ بہ تہہ۔
سَائِرُ	باقی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَكَائِدُ	تدبیریں (مَكِيْدَةٌ کی جمع ہے)
السَّالِفَةُ	گزشتہ۔
مُرَتَّبُوْنَ	مقرر کیے ہوئے۔
سِيَرٌ	سیرتیں/طریقے۔
جُمَلٌ	بہت سی۔ (جُمْلَة کی جمع ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۱۵

معاویہ رضی اللہ عنہ اپنا دن کیسے پورا کرتے تھے؟

(مسعودی[1] کی ہے)

معاویہ رضی اللہ عنہ کے اخلاق سے تھا کہ بے شک وہ رات اور دن میں پانچ مرتبہ اجازت دیتے تھے، جب آپ فجر کی نماز پڑھتے تو بیان کرنے کے لیے بیٹھ جاتے حتی کہ اپنے بیان سے فارغ ہوجاتے تھے، پھر آپ داخل ہوتے تو آپ کا مصحف لایا جاتا، چنانچہ اس کا ایک جزو پڑھتے، پھر آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے تو حکم کرتے اور منع کرتے، پھر چار رکعات پڑھتے، پھر اپنی مجلس کی طرف نکلتے تو خاص الخاص لوگوں کو اجازت دی جاتی، چنانچہ آپ انھیں بیان کرتے اور وہ آپ کو بیان کرتے، اور آپ پر آپ کے وزراء داخل ہوتے تو وہ آپ سے شام تک اپنے دن کے بارہ میں گفتگو کرتے جو وہ ارادہ رکھتے ہوتے۔

پھر ناشتہ لایا جاتا اور وہ آپ کے شام کے کھانے ٹھنڈے بکری کے بچے یا پرندے کے بچے کے گوشت اور اس کے مشابہ چیز کا بقیہ حصہ ہوتا، پھر آپ لمبی گفتگو کرتے، پھر جب آپ چاہتے اپنے گھر میں داخل ہوتے، پھر آپ نکلتے تو کہتے: اے لڑکے! کرسی نکال، چنانچہ وہ مسجد کی طرف نکالی جاتی اور رکھ دی جاتی، پھر آپ محراب کی طرف اپنی پیٹھ کو سہارا لگاتے، اور کرسی پر بیٹھ جاتے اور نوجوان کھڑے ہوجاتے۔

چنانچہ آپ کی طرف کمزور اور اعرابی اور بچہ اور عورت اور جس کا کوئی نہ ہوتا آگے بڑھتا تو آپ کہتے: اسے عزیز بناؤ اور کوئی کہتا: مجھ پر زیادتی کی گئی ہے تو آپ فرماتے: اس کے ساتھ بھیجو اور کوئی کہتا: میرے ساتھ برائی کی گئی ہے تو آپ فرماتے: اس کے معاملہ میں دیکھو، حتی کہ جب کوئی باقی نہ رہتا تو آپ داخل ہوتے اور چارپائی پر بیٹھ جاتے، پھر آپ کہتے: لوگوں کے لیے ان کے مرتبوں کے مطابق اجازت دو اور مجھے سلام کے جواب سے کوئی مشغول نہ کرے۔

چنانچہ کہا جاتا: اے امیر المؤمنین! کیسی صبح کی؟ اللہ آپ کی زندگی کو لمبا کرے، تو آپ

---

[1] یہ علی بن الحسین بن علی مسعودی ہے، جو کہ معتزلی اور شیعہ تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے اللہ کی نعمت کے ساتھ، چنانچہ جب وہ سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے، آپ فرماتے: اے لوگو! بلا شبہ تم اشراف (عزت والے) نام پر رکھے گئے ہو کیونکہ تم اپنے علاوہ سے اس مجلس کے ساتھ عزت کیے گئے ہو، تم ہماری طرف اس شخص کی حاجتوں کو اٹھاؤ، جو ہماری طرف نہیں پہنچ سکتا، پھر آدمی کھڑا ہوتا اور کہتا: فلاں شہید کر دیا گیا ہے، تو آپ کہتے: اس کی اولاد کے لیے وظیفہ مقرر کر دو، اور دوسرا کہتا: فلاں اپنے اہل سے غائب ہے تو آپ فرماتے: ان کا خیال کرو، ان کو دو، ان کی ضرورتوں کو پورا کرو، ان کی خدمت کرو۔

پھر دوپہر کا کھانا لایا جاتا، اور کاتب حاضر ہوتا اور آپ کے سر کے پاس کھڑا ہو جاتا اور آدمی آتا تو آپ اس کو کہتے: دستر خوان پر بیٹھیں، چنانچہ وہ بیٹھ جاتا تو اپنا ہاتھ بڑھاتا اور دو یا تین لقمے کھاتا اور کاتب اپنی کتاب پڑھتا، چنانچہ آپ اس میں کسی کام کا حکم دیتے تو کہا جاتا: اے اللہ کے بندے! پیچھے ہو جا، پھر وہ کھڑا ہوتا اور دوسرا آگے ہوتا، حتی کہ آپ سارے ضرورتوں والوں پر آتے (یعنی سب کی بات سنتے)، اور بسا اوقات آپ پر چالیس یا اس کے قریب دوپہر کے کھانے کے مطابق ضرورتوں والے آتے، پھر دوپہر کا کھانا اٹھا لیا جاتا اور لوگوں کے لیے کہا جاتا: تم اجازت دو، چنانچہ وہ لوٹ جاتے اور آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے تو آپ میں کوئی طمع کرنے والا طمع نہ کرتا، حتی ظہر کی اذان دی جاتی۔

چنانچہ آپ نکلتے اور نماز پڑھتے، پھر آپ داخل ہوتے اور چار رکعتیں پڑھتے، پھر آپ بیٹھ جاتے اور خاص خاص لوگوں کو اجازت دی جاتی، پس اگر موسم سردی کا موسم ہوتا تو ان کے پاس حاجی کا زاد راہ یعنی خشک حلوے اور خشک نان اور دودھ کے ساتھ گوندی ہوئی ٹکیاں اور سفید آٹے کی شکر اور تہہ بہ تہہ کیک اور خشک پھل آتے، اور اگر گرمیوں کا موسم ہوتا تو ان کے پاس تازہ پھل آتے، اور آپ کی طرف آپ کے وزراء داخل ہوتے، چنانچہ وہ آپ سے اس بارہ میں مشورہ کرتے، جس کی طرف وہ اپنے باقی دن محتاج ہوتے اور آپ عصر تک بیٹھتے۔

پھر آپ نکلتے اور عصر کی نماز پڑھتے، پھر اپنے گھر میں داخل ہوتے تو آپ میں کوئی طمع کرنے والا طمع نہ کرتا، حتی کہ جب آپ عصر کے آخری اوقات میں ہوتے تو نکلتے اور اپنی چارپائی پر بیٹھ جاتے اور لوگوں کے لیے ان کے مرتبوں کے مطابق اجازت دی جاتی، پھر شام کا کھانا لایا جاتا تو آپ اس سے اس مقدار میں فارغ ہوتے کہ مغرب کی اذان دی جاتی اور آپ کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجتوں والوں کونہیں بلایا جاتا تھا، پھر شام کا کھانا اٹھا لیا جاتا اور مغرب کی اذان دی جاتی، چنانچہ آپ نکلتے اور نماز ادا کرتے، پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں پچاس آیتیں پڑھتے، کبھی آواز بلند کرتے اور کبھی پست کرتے، پھر اپنے گھر میں داخل ہوتے تو آپ میں کوئی طمع کرنے والا طمع نہ کرتا، حتی کہ عشاء کی اذان دی جاتی، چنانچہ آپ نکلتے اور نماز پڑھتے۔

پھر خاص لوگوں اور خاص الخاص لوگوں اور وزراء اور حاشیہ نشینوں کو اجازت دی جاتی، تو وزراء آپ سے اپنی رات کے بارہ میں مشورہ کرتے جو آپ خواہش کرتے اور ظاہر کرتے، اور آپ دو تہائی رات تک عرب کی خبروں اور ان کے ایام اور عجم کی خبروں اور ان کے بادشاہوں اور اپنی رعایا کے لیے ان کی سیاست اور باقی امتوں کے بادشاہوں کی خبروں اور ان کی لڑائیوں اور ان کی تدبیروں اور اپنی رعایا کے لیے ان کی سیاست اور اس کے علاوہ گزشتہ امتوں کی خبروں میں جاری رہتے، پھر آپ کو آپ کی عورتوں کے پاس سے حلوہ اور اس کے علاوہ عمدہ کھانوں سے عمدہ تحفہ آتا، پھر آپ داخل ہوتے اور رات کا تیسرا حصہ سوتے۔

پھر آپ اٹھتے اور بیٹھ جاتے، چنانچہ رجسٹر حاضر کیے جاتے جن میں بادشاہوں کی سیرتیں اور ان کی خبریں اور لڑائیاں اور تدبیریں ہوتیں، چنانچہ یہ آپ پر خادم پڑھتے جو آپ کے لیے مقرر کیے گئے تھے، اور بلاشبہ وہ ان کا یاد کرنا اور ان کا پڑھنا سپرد کیے گئے تھے، چنانچہ آپ ہر رات اپنے سننے کے ساتھ بہت سی خبروں اور سیرتوں اور آثار اور سیاست کی انواع سے گزرتے تھے، پھر آپ نکلتے اور صبح کی نماز پڑھتے، پھر آپ لوٹتے اور وہ کرتے جو ہر دن کے بارہ میں ہم نے بیان کیا ہے۔[1]

---

[1] مُروج الذهب للمسعودي (۱/ ۳۵۸) نوٹ: میرے خیال میں ابو الحسن ندوی صاحب رحمہ اللہ کو ایک شیعہ رافضی کی کتاب سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بناوٹی قصہ اپنی کتاب میں درج نہیں کرنا چاہیے تھا، کیونکہ ادب بھی ہم نے اسلام کے اندر رہتے ہوئے سیکھنا ہے، اسلام سے نکل کر نہیں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ اسے بیان کرنے والے مسعودی (متوفی ۳۴۶ھ) نے امیر معاویہ کا زمانہ نہیں پایا، لہٰذا اس نے بلا سند امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بہتان طرازی کی ہے، اور ان کی زندگی کو عجیب انداز میں پیش کیا ہے، آیئے ایک مثال ملاحظہ کریں: یہ مسعودی شیعہ لکھتا ہے کہ امیر معاویہ عشاء کی نماز کے بعد ثلث رات تک باتوں میں اور قصوں کے سننے میں مشغول رہتے، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد باتوں کو ناپسند فرماتے تھے، کیا نعوذ باللہ امیر معاویہ ساری زندگی اس کے خلاف ہی عمل کرتے رہے، اللہ ہمیں صحابہ سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اس کے علاوہ بھی اس مسعودی نے صحابہ پر زبان درازیاں کی ہیں۔ دیکھیں: (لسان الميزان: ۵/ ۲۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 16

الفاظ	معانی
كَرَمٌ	فیاضی/ دریا دلی۔
يَتَفَقَّدُ	تلاش کرتا تھا۔
مَكْرُوْبٌ	تکلیف زدہ۔
المِحْنَةُ	آزمائش۔
فَضْلٌ	کافی/ اچھی خاصی (إضافة الصفة إلى الموصوف ہے)
فِتْيَانٌ	نوجوان، فتیٰ کی جمع ہے۔
صَنَاعَةٌ	پیشہ۔
سِيَاطٌ	کوڑے۔
يُبَطُّ	چیرا جائے۔
مِخَدَّةٌ	تکیہ/ سرہانہ۔
فُوْطَةٌ	رومال۔
المِبْضَعُ	نشتر (زخم چیرنے کا آلہ)
العِصَابَةُ	پٹی۔
حلّ	بری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر:١٦

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی ثابت قدمی اوران کی فیاضی

(ابن حبان[1] بستی کی ہے)

ابن حبان بستی نے اسحاق بن احمد قطان بغدادی سے بیان کیا جو تستر[2] میں رہنے والے تھے، وہ کہتے ہیں: ہمارے لیے بغداد میں ایک پڑوسی تھا، ہم ان کا نام قراء کا طبیب رکھتے تھے، وہ نیک لوگوں کو تلاش کرتا تھا اور ان کی دیکھ بھال کرتا تھا، چنانچہ اس نے مجھے کہا: میں ایک دن احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر داخل ہوا تو اچانک وہ غم زدہ اور تکلیف زدہ تھے، میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کو کیا ہے؟ انھوں نے کہا: خیر ہے، میں نے کہا: اور خیر کے ساتھ کیا ہے، انھوں نے کہا: میں اس آزمائش کے ساتھ آزمایا گیا تھا، حتی کہ میں مارا گیا، پھر انھوں نے میرا علاج کیا اور میں شفایاب ہوگیا، مگر یقیناً میری پشت میں ایک ایسی جگہ باقی ہے، جو مجھے تکلیف دیتی ہے، وہ مجھ پر اس مار سے زیادہ سخت ہے، وہ کہتا ہے: میں نے کہا: میرے لیے اپنی پشت سے (کپڑا) کھولیے، چنانچہ آپ نے میرے لیے (کپڑا) کھول دیا، تو میں نے اس میں صرف ضرب کے نشان کے علاوہ کچھ نہ دیکھا۔

پھر میں نے کہا: میرے لیے کوئی معرفت والی چیز نہیں ہے اور لیکن میں عنقریب اس کے بارہ میں خبر دریافت کروں گا، وہ کہتا ہے: پس میں ان کے پاس سے نکلا، حتی کہ میں جیل والے کے پاس آیا اور میرے اور اس کے درمیان کافی پہچان تھی، تو میں نے اس کو کہا: میں ایک ضرورت سے قید خانہ میں داخل ہوسکتا ہوں؟ اس نے کہا: داخل ہو جا، چنانچہ میں داخل ہوا اور میں نے ان کے نوجوانوں کو جمع کیا اور میرے پاس کچھ دراہم تھے، میں نے انھیں ان پر تقسیم کیا اور میں ان سے باتیں کرنے لگا، حتی کہ وہ میرے ساتھ مانوس ہوگئے۔

---

1. یہ ابو حاتم محمد بن حِبّان بن احمد بُستی (متوفی ۳۵۴ھ) ثقہ امام ہیں، روضۃ العقلاء و نزھۃ الفضلاء ادب میں ان کی تصنیف ہے، اس کے علاوہ حدیث میں ان کی کتاب صحیح ابن حبان ہے۔
2. تُسْتَر (پہلی تاء کے ضمہ اور دوسری تاء کے فتحہ کے ساتھ ہے اور درمیان میں سین ساکن ہے) ایک مشہور شہر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر میں نے کہا: تم میں سے کون سب سے زیادہ مارا گیا ہے؟ وہ کہتا ہے: وہ ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے، حتیٰ کہ انھوں نے اپنے میں سے ایک پر اتفاق کر لیا کہ بے شک وہ مار کے لحاظ سے ان کا سب سے زیادہ ہے اور صبر کے لحاظ سے ان کا سب سے زیادہ سخت ہے، وہ کہتا ہے: پھر میں نے اسے کہا: میں ایک چیز کے بارہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس نے کہا: تو لا (یعنی سوال کر) تو میں نے کہا: ایک کمزور بوڑھا اس کا پیشہ تمہارے پیشوں کی طرح نہیں تھا، اور قتل کے لیے بھوک پر (خالی پیٹ) تھوڑے کوڑے مارا گیا، مگر بے شک وہ فوت نہیں ہوا اور انھوں نے اس کا علاج کیا اور وہ شفایاب ہوگیا، مگر یقیناً اس کی پشت میں ایک ایسی جگہ ہے جو اسے تکلیف دیتی ہے، ایسی تکلیف دینا جس پر اس کے لیے کوئی صبر نہیں ہے۔

وہ کہتا ہے: چنانچہ وہ ہنس پڑا تو میں نے کہا: تجھے کیا ہے؟ اس نے کہا: جس نے اس کا علاج کیا وہ جولاہا تھا، اور میں نے کہا: خبر کیا ہے؟ اس نے کہا: اس نے اس کی پشت میں ایسا مردہ گوشت کا ٹکڑا چھوڑ دیا تھا، جسے اکھیڑا نہیں تھا، میں نے کہا: تو حیلہ کیا ہے؟ اس نے کہا: اس کی پشت کو چیرا جائے اور اس ٹکڑے کو لیا جائے اور اسے پھینک دیا جائے اور اگر وہ چھوڑ دیا گیا تو اس کے دل تک پہنچ جائے گا، اور اسے قتل کر دے گا، وہ کہتا ہے: پھر میں قید خانے سے نکلا اور میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر داخل ہوا تو میں نے انھیں ان کی حالت پر پایا۔

چنانچہ میں نے آپ کو قصہ بیان کیا، آپ نے کہا: کون اس کو چیرے گا؟ میں نے کہا: میں، آپ نے کہا: کیا تو (یہ کام) کرے گا؟ میں نے کہا: جی ہاں، وہ کہتا ہے: پھر وہ کھڑے ہوگئے اور گھر میں داخل ہوئے، پھر نکلے اور آپ کے ہاتھ میں دو تکیے تھے اور آپ کے کندھے پر ایک رومال تھا، چنانچہ آپ نے ان میں سے ایک میرے لیے اور دوسرا اپنے لیے رکھا، پھر اس پر بیٹھ گئے، اور کہا: اللہ سے خیر طلب کر، پس میں نے تولیے کو آپ کی پشت سے کھولا، اور میں نے کہا: مجھے درد کی جگہ دکھایئے، آپ نے کہا: اس پر اپنی انگلی رکھ، تو بے شک میں تجھے اس کی خبر دوں گا، چنانچہ میں نے اپنی انگلی رکھی اور میں نے کہا: یہاں درد کی جگہ ہے؟ آپ نے کہا: یہاں، میں صحت پر اللہ کی تعریف کرتا ہوں، میں نے کہا: یہاں، آپ نے کہا: یہاں، میں عافیت پر اللہ کی تعریف کرتا ہوں، پھر میں نے کہا: یہاں، آپ نے فرمایا: میں اللہ سے عافیت کا سوال کرتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، وہ کہتا ہے: چنانچہ میں نے کو جان لیا کہ بے شک یہ درد کی جگہ ہے۔

وہ کہتا ہے: پھر میں نے اس پر نشتر رکھا، جب آپ نے نشتر کی حرارت کو محسوس کیا تو اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور کہنے لگے: اے اللہ! معتصم کو بخش دے، حتی کہ میں نے اسے چیرا اور میں نے مردہ ٹکڑے کو لیا اور اسے پھینک دیا، اور میں نے اس پر پٹی باندھ دی، اور وہ اپنی بات پر اضافہ نہیں کر رہے تھے، اے اللہ! معتصم کو بخش دے، پھر سکون ہوگیا اور ٹھہر گئے، پھر کہا: گویا کہ میں لٹکا ہوا تھا تو میں نیچے اتار دیا گیا ہوں، میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! یقیناً جب لوگ کسی آزمائش میں آزمائے جاتے ہیں تو اس پر بد دعا کرتے ہیں جو ان پر ظلم کرے، اور میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ معتصم کے لیے دعا کر رہے ہیں، آپ نے کہا: بے شک میں نے اس بارہ میں سوچا تھا جو تو کہہ رہا ہے، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا کا بیٹا ہے تو میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں قیامت کے دن آؤں اور میرے اور آپ کے قرابت داروں میں سے کسی کے درمیان جھگڑا ہو، اور وہ میری طرف سے بری ہے۔[1]

---

[1] رَوضَةُ العُقَلاء ونُزهَةُ الفُضَلاء (۱/ ۱٦٤) نوٹ: اس واقعہ کو بیان کرنے والا طبیب القراء مجہول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 17

الفاظ	معانی
أَنْكَدُ	سب سے زیادہ منحوس۔
الشُرَطُ	پولیس۔ (اسے شُرْطِيٌّ کی جمع کہنا غلط ہے، بلکہ یہ شُرْطَةٌ کی جمع ہے، أنظر للتفصيل: المصباح المنير للفيومي والقاموس المحيط للفيروز آبادى)
جُهْدًا	مشقت۔
مُكْرَهًا	ناپسند کرتے ہوئے۔
سُفْرَةٌ	توشہ دان۔
رَغِيفٌ	روٹی۔
قِطَعٌ	ٹکڑے (قِطْعَةٌ کی جمع ہے)
القِدْرُ	ہنڈیا۔
نَصَبَ	چڑھا دی۔
دُقَّةٌ	کوٹا ہوا نمک۔
تَوَابِلُ	مسالے۔
مَرَقٌ	شوربا۔
جِرَابٌ	تھیلی۔
حُفْنَةٌ / حَفْنَةٌ	لپ/ چلو۔
كَفٌّ	ہاتھ/ ہتھیلی/ مٹھی۔
لَوْزٌ	بادام۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِشْرٌ	چھلکا۔
ضِرْسٌ	داڑھ۔
ظَفَرٌ	کودا۔
حُلُوقٌ	وادیاں۔
زَقٌّ	چوگا۔
مَحْمَلٌ	کجاوہ۔
أَدْنَأُ	سب سے زیادہ کمینہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۱۷

اشعب اور بخیل

(ابو الفرج [1] اصبہانی کی ہے)

اشعب نے بیان کیا وہ کہتا ہے کہ عامر بن لؤی کی اولاد سے ایک آدمی مدینہ کا والی بنا اور وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل اور ان کا سب سے زیادہ منحوس تھا، اور اللہ نے اس کو میرے ساتھ رغبت دلا دی، وہ مجھے اپنے دن اور رات میں طلب کرتا، چنانچہ اگر میں اس سے بھاگتا تو پولیس کے ساتھ میرے گھر پر چڑھائی کر دیتا اور اگر میں کسی جگہ ہوتا تو اس آدمی کی طرف پیغام بھیجتا، میں جس کے ساتھ یا جس کے پاس ہوتا، وہ مجھے اس سے طلب کرتا، اور مجھ سے مطالبہ کرتا کہ میں اسے بیان کروں اور اسے ہنساؤں، پھر نہ میں خاموش ہوں اور نہ سوؤں، اور نہ وہ مجھے کھلاتا اور نہ کوئی چیز مجھے دیتا، چنانچہ میں اس سے بڑی مشقت اور سخت مصیبت کو ملا۔

موسم حج آ گیا تو اس نے مجھے کہا: اے اشعب! میرے ساتھ چل، چنانچہ میں نے کہا: میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان ہوں، میں بیمار ہوں اور میری نیت حج کی نہیں ہے تو اس نے کہا: اس پر اور اس پر (یعنی میرے اسی حکم پر عمل ہوگا) اور اس نے کہا: یقیناً کعبہ آگ کا گھر ہے، بلاشبہ اگر تو میرے ساتھ نہ نکلا تو میں ضرور تجھے قید خانے میں رکھوں گا حتی کہ میں آ جاؤں، پھر میں ناپسند کرتے ہوئے اس کے ساتھ نکلا، چنانچہ جب ہم ایک جگہ اترے، اس نے ظاہر کیا کہ بے شک وہ روزے دار ہے اور سو گیا، حتی میں غافل ہو گیا۔

پھر اس نے کھا لیا جو اس کے توشہ دان میں تھا، اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ مجھے نمک کے ساتھ دو روٹیاں کھلائے، پھر میں آیا اور میرے نزدیک یقیناً وہ روزے دار تھا، اور میں ہمیشہ مغرب کا انتظار کرتا رہا، میں اس کے افطار کی توقع رکھتا تھا، جب مغرب کی نماز پڑھی گئی، میں

---

[1] یہ علی بن الحسین بن محمد قرشی اموی اصبہانی (متوفی ۳۵۶ھ) ہیں، ان کی ایک مشہور کتاب الأغاني ہے، عجیب بات یہ ہے کہ یہ اموی ہونے کے باوجود شیعہ تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کے غلام کو کہا: کھانے کے ساتھ کس چیز کا انتظار کیا جا رہا ہے؟ اس نے کہا: بلا شبہ وہ ایک وقت سے کھا چکا ہے، میں نے کہا: کیا وہ روزے دار نہیں تھا؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے کہا: کیا پھر میں بھوکا رہوں گا؟ اس نے کہا: بلا شبہ تیرے لیے وہ تیار کیا گیا ہے جسے تو کھائے گا، چنانچہ تو کھا، اور اس میری طرف دو روٹیاں اور نمک نکالا، تو میں نے انھیں کھا لیا اور میں نے بھوکے، مردہ رات گزاری۔

اور میں نے صبح کی تو ہم چلے، حتی کہ ہم ایک جگہ ہم اترے تو اس نے اپنے غلام کو کہا: ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت خرید، اس نے اس کو خریدا تو اس نے کہا: میرے لیے کچھ ٹکڑے کباب بنا، تو اس نے (یہ) کیا: پھر اس نے اسے کھایا اور ہنڈیا چڑھا دی گئی، چنانچہ جب اس نے جوش مارا، تو اس نے کہا: میرے لیے اس سے چند ٹکڑے نکال تو اس نے (یہ) کیا، چنانچہ اس نے انھیں کھا لیا، پھر کہا: تو اس میں کوٹا ہوا نمک پھینک اور مجھے اس سے کھلا، تو اس نے کیا، پھر اس نے کہا: اس کے مسالے ڈال اور مجھے اس سے کھلا، تو اس نے کیا، اور میں بیٹھا اس کی طرف دیکھ رہا تھا، وہ مجھ کو دعوت نہیں دے رہا تھا۔

جب سارا گوشت پورا کر لیا تو اس نے کہا: اے غلام! اشعب کو کھلا اور اس نے میری طرف دو روٹیاں پھینکیں تو میں ہنڈیا کی طرف آیا اور اچانک اس میں شوربے اور ہڈیوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا، پھر میں نے دو روٹیاں کھا لیں اور اس نے اپنی ایک تھیلی نکالی جس میں خشک پھل تھا، چنانچہ اس نے ایک چلو اس سے پکڑا اور اسے کھا لیا، اور اس کے ہاتھ میں اپنے چھلکوں سمیت باداموں کی مٹھی باقی تھی اور اس میں اس کے لیے کوئی حیلہ نہیں تھا، اس نے اسے میری طرف پھینکا، اور کہا: اے اشعب! یہ کھا، چنانچہ میں گیا، ان میں سے ایک کو توڑنے لگا تو اچانک میری داڑھ یقیناً اس سے ایک ٹکڑا ٹوٹ چکا تھا اور وہ میرے سامنے گر گیا۔

اور میں دور چلا گیا، میں ایسا پتھر طلب کرنے لگا کہ اس کے ساتھ توڑوں تو میں نے اسے پا لیا، چنانچہ میں نے اس کے ساتھ ایک بادام کو مارا تو اللہ جانتا ہے وہ پتھر پھینکنے کی مقدار کودا، اور میں اسے طلب کرنے کے لیے دوڑا، چنانچہ میں اسی دوران اس میں تھا کہ اچانک جب بنو مصعب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی ابن ثابتؓ اور اس کے بھائی آئے) وہ ان بلند و بالا وادیوں میں تلبیہ کہہ رہے تھے، چنانچہ میں ان کے ساتھ چیخا: مدد کرو، مدد کرو، اللہ کی پناہ اور اے آل زبیر تمہاری پناہ، مجھے آملو، مجھے پالو۔

پھر وہ میری طرف دوڑے، چنانچہ جب انھوں نے مجھے دیکھا، انھوں نے کہا: اشعب تجھ پر افسوس ہو تجھے کیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے اپنے ساتھ لے لو، مجھے موت سے نجات دو، چنانچہ انھوں نے مجھے اپنے ساتھ اٹھا لیا، پھر میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ پھڑ پھڑانے لگا جیسے پرندے کا بچہ کرتا ہے، جب وہ اپنے والدین سے چوگا طلب کرتا ہے، چنانچہ انھوں نے کہا: تجھ پر افسوس ہو، تجھے کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ باتوں کا وقت نہیں ہے، مجھے اس سے کھلاؤ جو تمہارے ساتھ ہے، بلاشبہ میں تین دن سے تکلیف اور بھوک سے مرنے کے قریب ہوں، (اس نے کہا) چنانچہ تم مجھے کھلاؤ حتی کہ میرا سانس لوٹ آئے، اور انھوں نے مجھے اپنے ساتھ ایک کجاوے میں اٹھا لیا۔

پھر انھوں نے کہا: ہمیں اپنے قصہ کی خبر دے، چنانچہ میں نے انھیں بیان کیا اور انھیں اپنی ٹوٹی ہوئی داڑھ دیکھائی تو ہنسنے لگے اور تالیاں بجانے لگے، انھوں نے کہا: تجھ پر افسوس ہو تو اس پر کہاں سے واقع ہو گیا؟ یہ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بخیل اور نفس کے لحاظ سے ان کا سب سے زیادہ کمینہ ہے، پھر میں نے طلاق کی قسم کھائی کہ جب تک اس کی اس (شہر) میں حکومت ہے کہ بے شک میں شہر میں داخل نہیں ہوں گا، چنانچہ میں اس میں داخل نہیں ہوا حتی کہ وہ معزول کر دیا گیا۔[1]

---

[1] الأغاني (١٩/ ١٨٤ تا ١٨٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 18

الفاظ	معانی
عِتَابٌ	ملامت۔
الجَلَاءُ	میان/نکل۔
بُرُوْزٌ	ظاہر ہونا۔
المِحْنَةُ	آزمائش۔
التَّسْلِيَةُ	تسلی دینا۔
التَّهْنِئَةُ	مبارک باد دینا۔
البَرْحَاءُ	سختی/مصیبت۔
الرَّخَاءُ	خوش حالی۔
حَارَبْتُ	میں نے لڑائی کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۱۸

ملامت کا خط

(ابوبکر الخوارزمی کا ہے)

میرا خط اور یقیناً میں تلوار کے میان سے نکلنے کی طرح اور چودھویں کے چاند کے اندھیرے سے ظاہر ہونے کی طرح نکل چکا ہوں، اور بلاشبہ آزمائش مجھ سے جدا ہو چکی ہے، اور وہ ایسی جدا ہونے والی ہے جس کی طرف شوق نہیں کیا جا سکتا، اور اس نے مجھے الوداع کہا ہے اور وہ ایسی الوداع کہنے والی ہے جس پر رویا نہیں جاتا، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ایسی آزمائش پر جسے وہ دور کرتا ہے اور ایسی نعمت پر جس کو وہ دلاتا ہے، اور جسے وہ سپرد کرتا ہے۔

میں کل تسلی دینے کے ساتھ اور آج مبارک باد دینے کے ساتھ اپنے سردار کے خط کی امید رکھتا تھا، اس نے مجھے تکلیف کے دنوں میں خط نہیں لکھا، کیونکہ ان (دنوں) نے اسے غمگین کر دیا تھا، اور نہ خوشحالی کے دنوں میں کیونکہ ان (دنوں) نے اسے خوش کر دیا تھا اور بلاشبہ میں نے اس کے بارہ میں اپنی طرف سے عذر بیان کیا اور میں نے اس کے بارہ میں اپنے دل سے جھگڑا کیا، میں نے کہا:

رہا، اس کا پہلی دفعہ بے وفائی کرنا تو کیونکہ اس کو ان کے ساتھ اہتمام کرنے نے اس بارہ میں کلام سے مشغول کر دیا تھا اور رہا اس کا دوسری دفعہ غفلت کرنا کیونکہ وہ پسند کرتا تھا کہ ابتدا کی طرف سابق کے مرتبہ کو مجھ پر زیادہ کرے، اور وہ اپنے نفس کے ساتھ اقتدا کی جگہ پر انحصار کرے، تاکہ اللہ کی نعمتیں ہر جانب سے مجھ پر موقوف ہوں اور ہر رتبہ سے میرے ساتھ گھیری ہوئی ہوں۔

چنانچہ اگر میں نے اپنے سردار کی جانب سے اچھا عذر بیان کیا ہے تو میرے لیے احسان کا حق پہچان لے اور مجھے استحسان (پسندیدگی) کے ساتھ لکھے، اور اگر میں نے برا کیا ہے تو مجھے اپنے عذر کی خبر دے تو بے شک وہ مجھ سے اپنے راز کو زیادہ جاننے والا ہے، اور وہ مجھ سے راضی ہو جائے، کیونکہ میں نے اس کے بارہ میں اپنے دل سے جھگڑا کیا ہے اور میں نے اس کے گناہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارہ میں عذر بیان کیا ہے، گویا کہ وہ میرا گناہ ہے، اور میں نے کہا: اے نفس! اپنے بھائی کا عذر قبول کر اور اس سے پکڑ جو تجھے عطا کرے، چنانچہ آج کے ساتھ کل ہے اور لوٹ آنا زیادہ تعریف والا ہے۔[1]

[1] رسائل أبي بكر الخوارزمي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 19

الفاظ	معانی
اشْتَعَلَتْ	بھڑک اٹھا۔
تَبَلْبَلَتْ	خراب ہوگئی۔
مَعْقِلُه	اس کی پناہ کی جگہ۔
عِدَّةٌ	تعداد۔
عُدَّةٌ	تیاری۔
عَمِيمَةٌ	مکمل۔
فَاخِرَةٌ	عمدہ/فخر کرنے والی۔
بَاهِرَةٌ	غالب آنے والی۔
السِعْرُ	بھاؤ/ قیمت۔
أُخِيفَتْ	گھبراہٹ میں ڈالے گئے/ پرخطر ہوگئے۔
الإِرْجَافُ	جھوٹی پُرفتن خبریں۔
زَاوِيَةٌ	کونا/گوشہ۔
أَجَمَةٌ	جھنڈ۔
تَلْعَةٌ	ٹیلہ/ بلند جگہ۔
نَهْذِىْ	فضول باتیں کرنا۔
تَخَطُّفِ	اچک لینا/ اغواہ کرنا۔
سَرَائِرُ	راز، سَرِيْرَةٌ کی جمع ہے۔
دَفَعْنَا	ہم پہنچے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِعَمٌ	نعمتیں، نِعْمَۃٌ کی جمع ہے۔
ضِیَاعٍ	جائیدادیں۔
النَّھْبُ	لوٹ مار۔
العَسِیْرَۃُ	دشوار/ تنگ۔
کِسْرَۃٌ	ٹوٹا ہوا ٹکڑا۔
خِرْقَۃٌ	پھٹے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا۔
بَالِیَۃٌ	بوسیدہ۔
یَعْتَرِیْنَا	ہمیں لاحق ہے۔
لَاھِیْنَ	غافل ہونے والے۔ (اصل میں لَاھِوُوْنَ تھا)
رَحَّبَ	مرحبا کہا/ خوش آمدید کہا۔
عَلِقْنَا	ہم پھنسے ہیں۔
دَاھِیَۃٌ	مصیبت/ آفت۔
أَرَأَیْتُمْ	کیا تم نے دیکھا۔ (مراد تنبیہ ہے)
نُقِیْمُ	ہم رہیں/ ہم اقامت کریں۔
نَبَا	ناموافق ہونا (وبعدہ باء للتعدیۃ)۔
ھَشَّ	انتہائی خوش ہونا۔ یعنی خوشی کی وجہ سے سینے کا کھل جانا۔
قَرْعَۃٌ	کھٹکا
فِصٌّ/ فُصٌّ	حقیقت۔
نَصٌّ	وضاحت/ صراحت۔
غَثٌّ	دُبلی/ چھوٹی۔
النَّوَی	گٹھلیاں (نَوَاۃٌ کی جمع ہے)
القِشْرُ	چھلکا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللُّبُّ	گری/مغز۔
أَظْرَفُ	زیادہ عقلمند۔
تَبَلَّدْنَا	کند ذہن ہونا/ بے وقوف ہونا۔
زَمَانَةٌ	مصیبت/ دائمی مرض۔
مَأْمُوْلٌ	امید۔
الشَّائِعُ	مشہور/ پھیلی ہوئی (یہ اسم مفعول ہے، انظر فصول اکبری للأوزان الاسم المفعول)
هَوَاجِسُ	دل۔
بُرُدٌ	قاصد (بَرِیْد کی جمع ہے)
اِزْدَرَيْنَا	ہم نے حقیر سمجھا۔ (اصل میں ازطرینا تھا، مادہ زری ہے)
كَالِّيْنَ	تھکے ہوئے۔ (اسم مفعول، باب ۔ض۔ ہے)
عَصَبْنَا	ہم نے احاطہ کرلیا/ ہم جمع ہوگئے۔
الطَّارِئَةُ	پیش آنے والی/ آفت۔
مِنْ أَجْلِهِ	اسی کے سبب۔
سَاسَةٌ	منتظمین (یہ السائس کی جمع ہے)
دُرُوْرٌ	زیادہ ہونا۔
الجَلَبُ	سامان تجارت۔
نَفَاقٌ	بڑھنا/ زیادہ ہونا، باب (ن) سے مصدر ہے۔
مُوْلَعَةٌ	بہت محبت کرنے والا۔
مَحَابٌّ	پسندیدہ۔
خَوَافٍ	پوشیدہ باتیں۔ (یہ خَافِيَةٌ کی جمع ہے)
نِقْمَةٌ	سزا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضَّرَعُ	عاجزی کرنا۔
لِیَاذٌ	پناہ پکڑنا۔(اصل میں لِوَاذٌ تھا)
حُرَانٌ	ہمیشگی۔
البِطَالَةُ	بیکاری۔
غَائِلَةٌ	مصیبت/فساد(صفت مشبہ ہے)۔
طَرٌّ	کاٹنا،مراد چرانا ہے۔
قَبَسٌ	شعلہ۔
الغُرْمُ	چٹی/تاوان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر:۱۹

لوگوں کی باتیں

(ابوحیان[1] توحیدی کی ہے)

صوفیوں کے ایک شیخ نے مجھے ان دونوں میں بیان کیا، اس نے کہا: میں ۳۷۰ھ کو نیسا پور میں تھا اور بلا شبہ خراسان فتنے کے ساتھ بھڑک اٹھا اور آل سامان کی حکومت ظلم اور لمبی مدت کے ساتھ خراب ہوگئی، محمد بن ابراہیم لشکر والے نے قاہین کی طرف پناہ لی اور یہ اس کا قلعہ اور اس کی پناہ کی جگہ تھی، اور ابو العباس آل سامان کے لشکر والا بڑی تعداد اور مکمل تیاری اور عمدہ زینت اور غالب آنے والی حالت کے ساتھ نیسا پور میں وارد ہوا، اور بھاؤ بڑھ گئے اور راستے گھبراہٹ میں ڈالے گئے اور جھوٹی پرفتن خبریں زیادہ ہوگئیں اور عام لوگ چیخ پڑے اور رائے ملتبس ہوگئی اور امیدیں ختم ہوگئیں اور ہر کتا ہر کونے سے بھونکا اور ہر شیر ہر جھنڈ سے داڑھا اور ہر لومڑ نے ہر ٹیلے سے آواز نکالی۔

اس نے کہا: اور ہم اجنبی لوگ تھے، ہم صوفیوں کے محلے کی طرف پناہ لیتے تھے، ہم ہمیشہ اس میں رہتے تھے، تو کبھی ہم قراءت کرتے اور کبھی ہم نماز پڑھتے اور کبھی ہم سو جاتے اور کبھی ہم فضول باتیں کرتے اور بھوک اپنا کام کرتی تھی اور ہم آل سامان اور ان کی جانب سے اس جگہ کی طرف وارد ہونے والے کی باتوں میں مشغول ہوتے، اور ہمارے لیے راستوں کے بند ہونے اور لوگوں کو لوگوں کے اچک لینے اور خوف کے شامل ہونے اور رعب کے غلبہ کی وجہ سے سیر کرنے پر قدرت نہیں تھی، اور شہر سوال اور جاننے اور سچ اور جھوٹ کی پرفتن خبروں کے ساتھ آگ جلا رہا تھا

[1] اس کا پورا نام ابو حیّان علی بن محمد بن العباس تھا، توحیدی اس کی نسبت تھی، اس کی نسبت کے بارہ میں علماء کے دو اقوال ہیں: (۱) علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ ان کے والد بغداد میں عراقی کھجوروں کی ایک قسم توحید بیچا کرتے تھے، اسی وجہ سے یہ توحیدی کہے جاتے ہیں۔ (۲) علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے آپ کو توحید کی طرف منسوب کیا ہے، جیسے ابن تُومرت اپنے پیروکاروں کو موحدین کہتے تھے۔ (سیر أعلام النبلاء: ۱۷/ ۱۲۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو خواہش اور عصبیت کے ساتھ کہا جاتا ہے، تو ہمارے سینے تنگ ہو گئے اور ہمارے راز برے ہو گئے اور ہم پر وسوسے غالب ہو گئے۔

اور ہم نے ایک رات کہا: اے ہمارے ساتھیو! تم ان ناپسندیدہ حالات سے جس کی طرف ہم پہنچے ہیں کیا دیکھتے ہو؟ گویا کہ اللہ کی قسم! ہم نعمتوں والے اور جائیدادوں والے ہیں، ہم ان پر غارت اور لوٹ مار سے ڈرتے ہیں، اور ہم پر زید کے حکمران ہونے اور عمرو کے معزول کر دینے اور بکر کے ہلاک ہونے اور بشر کے نجات پانے سے کیا ہے؟ ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہم اس دشوار دنیا اور اس چھوٹی زندگی میں دنیا کو طلب کرنے والوں کی مصیبتوں سے عافیت کے ساتھ ایک خشک ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اور ایک بوسیدہ پھٹے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے اور مسجد کے ایک کونے کے ساتھ راضی ہو چکے ہیں، تو یہ کیا چیز ہے جو ان باتوں سے ہمیں لاحق ہے، جن میں ہمارے لیے نہ کوئی اونٹنی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کوئی حصہ اور نہ کوئی امید ہے۔

تم کل ہمارے ساتھ کھڑے ہو جاؤ حتی کہ ہم زاہد ابو زکریا کی زیارت کریں، اور ہم اپنا دن اس کے پاس اس حال میں ہمیشہ رہیں کہ اس سے غافل ہونے والے ہوں جس میں ہم ہیں، اس کے ساتھ رہنے والے ہوں، اس کی اقتدار کرنے والے ہوں، تو اس پر ہمارے رائے متفق ہوگئی، چنانچہ ہم نے صبح کی اور ہم زاہد ابو زکریا کی طرف پہنچے پس جب ہم داخل ہوئے تو اس نے ہم کو مرحبا کہا اور ہماری زیارت کے ساتھ خوش ہوا اور اس نے کہا: کس قدر میں تمہارا شوقین تھا اور کس قدر میں تم پر حریص تھا۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اور تمہیں ایک جگہ میں جمع کیا، مجھے وہ بیان کرو جو تم نے سنا ہے اور تمہیں لوگوں کی باتوں اور ان بادشاہوں کے معاملہ سے کیا پہنچا ہے؟ تم میرے بارہ میں کشادگی کرو اور میرے لیے وہ کہہ دو جو تمہارے پاس ہے، سو تم مجھ سے کوئی چیز نہ چھپاؤ، اللہ کی قسم! میرے لیے ان ایام میں کوئی چراگاہ نہیں ہے مگر جو ان کی بات کے ساتھ پہنچے اور جو ان کی خبر کے ساتھ ملے۔

چنانچہ جب ہم پر اس عابد زاہد سے وارد ہوا جو وارد ہوا تو ہم حیران ہو گئے اور ہم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ہم پھنسے ہیں اور کونسی مصیبت کے ساتھ ہم آفت پہنچائے گئے ہیں، اس نے کہا: پھر ہم نے بات کو مختصر کیا اور ہم کھسک گئے، چنانچہ جب ہم نکلے تو ہم نے کہا: کیا تم نے وہ دیکھا ہے جس کے ساتھ ہم آزمائے گئے اور جس پر ہم واقع ہوئے ہیں؟

﴿إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَٰٓؤُا الْمُبِينُ﴾ [الصّٰفّٰت: ١٠٦]

''بلاشبہ یہی تو یقیناً واضح آزمائش ہے۔''

تم ہمارے ساتھ زاہد ابو عمرو کی طرف رغبت کرو، چنانچہ اس کے لیے فضیلت اور عبادت اور علم اور اپنے گرجہ میں اکیلا پن ہے حتی کہ ہم دن کے آخر تک اس کے پاس رہیں، بلا شبہ ہمیں پہلی جگہ نا موافق آئی اور ہمارا قصد اس عمل میں باطل ہوگیا جس پر ہم نے عزم کیا تھا، پھر ہم زاہد ابو عمرو کی طرف چلے اور ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دی گئی، اور ہم اس کی طرف پہنچے تو وہ ہمارے حاضر ہونے کے ساتھ خوش کیا گیا اور ہمیں دیکھنے کی وجہ سے انتہائی خوش ہوا اور ہمارے قصد کے ساتھ لہلہا اٹھا اور ہماری زیارت کو بڑا سمجھا۔

پھر اس نے کہا: اے ہمارے ساتھیو! لوگوں کی باتوں سے تمہارے پاس کیا ہے؟ پس بلاشبہ اللہ کی قسم! میری پیاس کسی ایسی چیز کی طرف لمبی ہوگئی ہے کہ میں اسے سنوں، اور کوئی مجھ پر آج داخل نہیں ہوا کہ میں اس سے خبر معلوم کروں، اور بلاشبہ میرے کان دروازے کے پاس تھے تاکہ میں کوئی کھٹکا سنوں یا میں کوئی حادثہ پہچانوں، چنانچہ تم وہ لاؤ جو تمہارے پاس یا تمہارے ساتھ ہے اور مجھ پر قصہ اس کی حقیقت اور اس کی وضاحت کے ساتھ بیان کرو اور تم توریہ اور کنایہ چھوڑ دو اور چھوٹی اور موٹی (بات) کو ذکر کر دو، پس یقیناً بات اسی طرح اچھی ہوتی ہے، اور اگر ہڈی نہ ہوتی تو گوشت لذیذ نہ ہوتا اور اگر گٹھلیاں نہ ہوتیں تو کھجوریں میٹھی نہ ہوتیں اور اگر چھلکا نہ ہوتا تو گری نہ پائی جاتی۔

چنانچہ ہم نے دوسرے زاہد سے پہلے زاہد کے ساتھ اپنے تعجب سے زیادہ تعجب کیا اور ہم نے اس سے باتوں کو اچک لیا، اور ہم نے اسے الوداع کہا اور ہم نکلے، اور ہمارا بعض بعض پر متوجہ ہوا، وہ کہہ رہا تھا: کیا تم نے دیکھا ہے جو ہمارے معاملہ سے زیادہ عقل مند اور ہماری حالت سے زیادہ عجیب و غریب ہو؟ تم دیکھو کونسی چیز سے ہمارا ٹھہرنا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴾ [هود: ۷۲]

''یقیناً یہ تو ایک عجیب چیز ہے۔''

اور ہم حیران ہوئے اور ہم بے وقوف ہوئے اور ہم نے کہا: اے ہمارے ساتھیوں! تم ابو الحسن ضریر کی طرف چلو، اور اگر چہ اس کا گھر دور ہے، لیکن بلاشبہ ہم اس کے ساتھ ہی اپنا سکون پاتے ہیں، اور ہم صرف اس کے پاس اس کے زہد اور اس کی عبادت اور اس کی تنہائی اور اپنی بینائی میں اپنی مصیبت کے باوجود اپنے آپ سے اس کی مشغولیت اور اس کی پرہیز گاری اور دنیا اور ان دنیا والوں میں اس کی قلتِ فکر کی وجہ سے اپنی گم شدہ چیز پاتے ہیں، اور ہم نے اس کی طرف زمین کو طے کیا اور ہم اس پر داخل ہوئے، اور ہم اس کی مسجد میں اس کے اردگرد بیٹھ گئے۔

اور جب اس نے ہمارا سنا تو ہم میں سے ہر ایک پر متوجہ ہوا، وہ اس کو اپنے ہاتھ کے ساتھ چھوتا اور اس کو مرحبا کہتا اور اسے دعا دیتا اور قریب کرتا، چنانچہ جب اس نے انتہاء کی تو ہم پر متوجہ ہوا اور کہا: کیا تم مجھ پر آسمان سے اترے ہو؟ اللہ کی قسم! تو گویا کہ میں نے تمہارے ساتھ اپنی امید کو پا لیا ہے اور میں نے اپنے سوال کی انتہاء کو محفوظ کر لیا ہے، تم مجھ سے شرم وحیا کے بغیر کہہ دو، لوگوں کی باتوں سے تمہارے پاس کیا ہے؟ اور اس وارد ہونے والے نے اس (شہر) پر کیا ارادہ کیا ہے؟ اور قابیین کی طرف اس بھاگنے والے کے معاملہ میں کیا کہا جا رہا ہے اور کیا خبریں مشہور ہیں؟ اور وہ کیا ہے جس کے ساتھ کچھ لوگ لوگوں کے علاوہ سرگوشی کرتے ہیں؟ اور تمہارے دلوں میں کیا واقع ہوا ہے اور تمہارے نفسوں کی طرف سبقت لے گیا ہے؟ چنانچہ یقیناً تم کناروں کے قاصد اور زمین میں گھومنے والے اور کلام کو اٹھانے والے ہو، اور تمہاری طرف گوشوں سے وہ کچھ پہنچتا ہے جو بڑے بڑے بادشاہوں اور بڑے بڑے لوگوں پر مشکل ہے۔

چنانچہ ہم پر اس انسان سے وہ چیز وارد ہوئی جس نے پہلے اور دوسرے کو بھلا دیا، اور جس سے ہمارے تعجب میں اضافہ ہو گیا، ہم اسے تمام لوگوں کے طبقات سے اوپر ایک طبقہ میں شمار کرتے تھے، ہم نے اس کے ساتھ بات کو مختصر کیا اور ہم نے اسے الوداع کہا اور ہم اس کے پاس سے پیچھے ہٹ گئے، اور ہم ان لوگوں کے لیے اپنی ملاقات پر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے، کیونکہ ہم نے ان سے دیکھ لیا تھا اور ہمارے لیے ان کے حال سے ظاہر ہو چکا تھا، اور ہم نے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حقیر سمجھا اور ہم لوٹے اس حال میں کہ اپنے اس محلّہ کی طرف متوجہ ہونے والے تھے جس سے ہم صبح چلے تھے، اس حال میں کہ راستہ پکڑنے والے اور تھکے ہوئے تھے۔

چنانچہ ہم راستے میں حکماء کے ایک شیخ کو ملے، جسے ابوالحسن عامری کہا جاتا تھا اور اس کی تصوف[1] میں ایک کتاب تھی، بلاشبہ اس نے اسے اپنے علم اور اپنے اشارات کے ساتھ بھر دیا تھا، اور وہ ان گھومنے والوں میں سے تھا جنھوں نے شہروں میں سیر کی اور بندوں میں اللہ کے رازوں پر مطلع ہوئے، چنانچہ اس نے ہمیں کہا: تم کہاں سے چلے ہو اور تمہارا کیا قصد ہے؟ پس ہم نے اس کو ایک مسجد میں بیٹھا لیا اور ہم اس کے گرد جمع ہوگئے اور ہم نے اس پر اپنا قصہ اس کی ابتدا سے اس کی انتہا تک بیان کیا اور ہم نے اس سے کوئی حرف حذف نہ کیا تو اس نے ہمیں کہا: اس پیش آنے والی حالت کے لپیٹنے میں ایک غیب ہے جس پر تم واقف نہیں ہو، اور ایک راز ہے جس کی طرف تم ہدایت نہیں پاتے، اور بلاشبہ زاہدوں کے ساتھ تمہارے گمان نے تمہیں دھوکہ دیا ہے، اور تم نے کہا: مناسب نہیں ہے کہ ان کے بارہ میں عام لوگوں کی خبر کے مانند خبر ہو، کیونکہ بے شک وہ خاص لوگ ہیں اور خاص لوگوں سے بھی خاص الخاص ہیں، کیونکہ بے شک وہ اللہ کے ساتھ پناہ لیتے ہیں اور اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اسی کے سبب وہ کوشش کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ وہ اپنے نفس کو قابو میں رکھتے ہیں۔

ہم نے کہا: پس اگر تو دیکھے، اے خیر سکھانے والے! کہ تو ہم سے اس پوشیدگی کو کھول دے اور اس پردے کو اٹھا دے اور تو ہمیں اس (واقعہ) سے اس غیب کی پہچان کرادے جو اللہ نے تجھے عطا کیا ہے، تاکہ ہم شکر کرنے والے ہو جائیں اور تو شکر ادا کیے ہوؤں میں سے ہو جائے، تو اس نے کہا: جی ہاں، رہے عام لوگ تو بلاشبہ وہ اپنے بڑوں اور اپنے منتظمین کی باتوں کے فریفتہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ زندگی کے خوشحال ہونے اور زندگی کے اچھا ہونے اور مال کی وسعت اور منافعوں کے زیادہ ہونے اور سامانِ تجارت کے ملنے، اور بازار کے بڑھنے اور نفع کے دوگنا ہونے کی امید رکھتے ہیں، چنانچہ رہا یہ گروہ جو اللہ کو پہچاننے والا اور اللہ کے لیے عمل کرنے والا ہے تو بے

---

[1] بشری بساط کے مطابق اہل کمال کا مدارجِ سعادت طے کرنے اور پیش آمدہ امور میں ترقی کرنے کی کیفیت و حال کو تصوف کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک یہ بھی امراء اور بڑے سرکشوں کی باتوں کے ساتھ بہت محبت کرنے والا ہے، تاکہ وہ ان میں اللہ کی قدرت کے پھرنے اور ان پر اس کے احکام کے جاری ہونے اور ان پر نعمت کی حالت میں ان کی پسندیدگی اور ان کی ناپسندیدگی میں اس کی مشیت کے پورا ہونے اور ان سے انتقام لینے پر واقف ہوں، کیا تم اسے نہیں دیکھتے؟ اس (اللہ) نے کہا، جس کی ثنا بلند ہے:

﴿حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴾ [الأنعام: ٤٤]

''یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں کے ساتھ خوش ہوگئے جو انھیں دی گئی تھیں، ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا تو اچانک وہ ناامید تھے۔''

اور اس اعتبار سے وہ اس کی حکمت کی پوشیدہ باتیں نکالتے ہیں اور اس کی نعمت کے لگاتار ہونے اور اس کی سزا کے عجائب پر مطلع ہوتے ہیں، اور یہاں وہ جانتے ہیں کہ بے شک ہر بادشاہت اللہ کی بادشاہت کے علاوہ ختم ہونے والی ہے اور ہر نعمت جنت کی نعمت کے علاوہ تبدیل ہونے والی ہے اور یہ تمام ان کے لیے اللہ کی طرف عاجزی کرنے اور اللہ کے ساتھ پناہ پکڑنے اور اللہ کے لیے خشوع کرنے اور اللہ پر توکل کرنے میں قوی سبب ہوجاتا ہے، اور وہ اس کے ساتھ انکار کی ہمیشگی سے اجابت کی پیروی کی طرف اٹھتے ہیں اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور بیکاری اور بھول کی اونگھ سے بیداری کے ساتھ سرمہ لگاتے ہیں، اور سامان کے حاصل کرنے اور زادِ راہ کے کمانے میں آخرت تک کوشش کرتے ہیں۔

اور وہ اس تنگ جگہ سے نجات پانے میں ایسی ناپسندیدہ چیزوں کے ساتھ عمل کرتے ہیں جو مصائب کے ساتھ گھیری ہوئی ہیں، جس میں کوئی ایک کامیاب نہیں ہوا مگر اس کے بعد کہ بے شک اس نے اسے گرا دیا اور اسے رخنہ ڈال دیا اور اس سے بھاگ گیا اور اس سے ایسی جگہ کی طرف کوچ کیا جس میں نہ بیماری ہو اور نہ مصیبت ہو، اس کا ساکن ہمیشہ رہنے والا ہو اور اس کا مقیم مطمئن ہو اور اس کے ساتھ کامیاب ہونے والا انعام کیا ہوا ہو اور اس کی طرف پہنچنے والا عزت کیا ہوا ہو، خاص اور عام لوگوں کے درمیان اس حال میں اور اس کے علاوہ میں ایک ایسا فرق ہے جو اس شخص کے لیے واضح ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے جس کی نظر کو اس کی طرف بلند کر دیا ہو اور اس بارہ میں اس پر راز کا دروازہ کھول دیا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی دو آدمی ایک کام میں مشابہ ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک مذموم اور دوسرا تعریف کیا ہوا ہوتا ہے اور بلاشبہ ہم نے قبلہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے والے کو دیکھا ہے اور اس کا دل اس چیز کے چرانے میں ہوتا ہے جو دوسرے کی آستین میں ہے، چنانچہ تم ہر چیز سے اس کے ظاہر کی طرف نہ دیکھو، مگر اس کے بعد کہ تم اپنی نظر کے ساتھ اس کے باطن تک پہنچ جاؤ، پس بے شک جب باطن ظاہر کی موافقت کرے تو تو حُدْ ہے، اور جب حق کے لیے اس (ظاہر) کی مخالفت کرے تو وُحدہ ہے، اور جب باطل کے لیے اس (ظاہر) کی مخالفت کرے تو گمراہی ہے، اور یہ مقامات ان مقامات والوں کے لیے مرتب ہیں اور ان مقامات والوں پر موقوف ہیں، ان کے غیر اہل کے لیے ان میں کوئی سانس نہیں ہے اور ان کے غیر مستحق کے لیے ان سے کوئی شعلہ نہیں ہے۔

بزرگ صوفی نے کہا: پھر اللہ کی قسم! ہمیشہ یہ حکیم ہمارے کانوں کو اس کے ساتھ اور اس کے مشابہ باتوں کے ساتھ بھرتا رہا اور ہمارے سینوں کو اس چیز کے ساتھ بھرتا رہا جو اس کے پاس تھی، حتی کہ ہم خوش کیے گئے اور اپنے شام کے کھانے کی طرف پھرے، اور بلاشبہ ہم نے اپنی ناامیدی پر بہت بڑا فائدہ حاصل کیا، اگر ہم بوجھل چٹی اور لمبی کوشش کے ساتھ تمنا کرتے تو نفع ہمارے ساتھ ہوتا اور اضافہ ہمارے ہاتھوں میں ہوتا۔[1]

---

[1] الإمتاع والمؤانسة (۱/ ٤٣١ تا ٤٣٤) یہ ادب کی کتاب ہے، اسے لکھنے والا ابو حیان توحیدی ضال، ملحد اور کذاب تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 20

الفاظ	معانی
مَطْمَعٌ	خواہش/طمع (مصدر میمی ہے)
عَلَاقَةٌ	تعلق
كُنْهٌ	انتہاء
الجَاهُ	رتبہ/ منصب۔
بَاعِثٌ	سبب۔
الصِّيْتُ	اچھی شہرت۔
هَارٍ	گرنے والی۔ (مادہ ہور ہے)
شَفَا	کنارہ۔ (اصل میں شَفَوٌ تھا)
يَفْتِرُ	سست کر دینا۔
تَخْيِيْلٌ	وہم/ خیال۔
الدَّاعِيَةُ	جذبہ۔
الهَرْبُ	بھاگنا۔
المُسَلَّمُ	ثابت شدہ۔
خُصُوْمٌ	جھگڑنے والے۔
تَجَاذُبٌ	کشمکش۔
العُقْلَةُ	بندش
سَرىٰ	سرایت کر گیا/ چلا گیا۔
المُلِمُّ	اترنے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الكُلِّيَّةُ	کلی طور پر/مکمل طور پر۔
المُقَامُ	ٹھہرنا۔
تَلَطَّفْتُ	میں نے نرمی برتی / میں نے باریک بینی کی۔
إِذْ ظَنُّوا	کیونکہ انھوں نے گمان کیا۔ (اِذ تعلیل کے لیے ہے، جیسے قرآنی آیت ﴿وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ﴾ میں ہے۔
اِرْتَبَكَ	وہ پھنس گیا۔
زُمْرَةٌ	جماعت۔
الكَفَافُ	گزارہ/کفایت۔
أَقَمْتُ	میں نے اقامت کی/ میں نے وطن بنالیا۔
العُزْلَةُ	گوشہ نشینی/علیحدگی۔
طُولُ النَّهَارِ	دن کی لمبائی مراد پورا دن۔
هِمَمٌ	خواہشات۔
المَعَاشُ	زندگی۔
صَفْوَةٌ	خلوص۔
اِسْتِقْصَاءٌ	احاطہ کرنا/ انتہاء کو پہنچنا۔
مُقْتَبَسَةٌ	سیکھا ہوا۔
مِشْكَاةٌ	طاقچہ/ چراغ داں (آلہ کے وزن پر ہے ظرف کے معنی میں ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۰

سعادت اور یقین کے راستے میں

(امام غزالی رحمہ اللہ [1] کی ہے)

اور بلاشبہ میرے نزدیک ظاہر ہوگیا کہ بے شک آخرت کی سعادت میں میرے لیے تقوی اور خواہش سے نفس کو روکنے کے علاوہ کوئی طمع نہیں ہے اور بے شک اس تمام کی بنیاد دھوکے کے گھر سے دور رہنے اور ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنے اور اللہ تعالیٰ پر ہمت کی انتہاء کے ساتھ متوجہ ہونے کے ساتھ دنیا سے دل کا تعلق ختم کرنا ہے، اور بے شک یہ رتبے اور مال سے اعراض کرنے اور مشغولیات اور تعلقات سے بھاگنے کے علاوہ مکمل نہیں ہوتا۔

پھر میں نے اپنے حالات کا ملاحظہ کیا تو اچانک میں تعلقات میں گھسا ہوا تھا اور بلاشبہ انھوں نے مجھے اطراف سے گھیر لیا تھا، اور میں نے اپنے اعمال کا ملاحظہ کیا اور ان کے سب سے زیادہ اچھے تدریس اور تعلیم تھے، تو میں اچانک ان میں ایسے علوم پر متوجہ ہونے والا تھا جو غیر اہم تھے، اور آخرت کے راستہ میں فائدہ دینے والے نہیں تھے، پھر میں نے پڑھانے میں اپنی نیت کے بارہ میں سوچا تو اچانک وہ اللہ تعالیٰ کے چہرے کے لیے خالص نہیں تھی، بلکہ اس کا سبب اور اس کا مُحرِّک مرتبے کو طلب کرنا اور اچھی شہرت کا پھیلنا تھا۔

چنانچہ میں نے یقین کر لیا کہ بے شک میں گرنے والی کھوکھلی من کے کنارے پر ہوں اور بلاشبہ یقیناً میں آگ پر جھانک رہا ہوں (مراد قریب ہوں)، اگر میں حالات کے تدارک کے ساتھ مشغول نہ ہوا، پھر میں ایک مدت ہمیشہ اس میں سوچتا رہا اور میں اسکے بعد (بھی) اختیار کے مقام پر تھا، میں بغداد سے نکلنے اور ان حالات کے جدا ہونے پر ایک دن عزم کو پختہ کرتا اور ایک دن عزم کو ختم کر دیتا، اور میں ایک پاؤں اس میں آگے بڑھاتا اور دوسرا اس سے پیچھے کر لیتا۔

---

[1] امام غزالی کا پورا نام زین الدین ابو حامد محمد بن محمد بن احمد تھا، غزالی ان کی نسبت تھی، یہ غزّال کی طرف نسبت ہے اور غزّال کوئی چیز کاتنے والے کو کہتے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام غزالی کے والد یا خود امام غزالی کاتنے وغیرہ کا کوئی کام کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لیے آخرت کی طلب میں صبح کو رغبت خالص نہیں ہوتی تھی مگر شہوت کا لشکر اس پر حملہ کر دیتا، خوب حملہ کرتا، چنانچہ وہ شام کو اسے سست کر دیتا، پس دنیا کی خواہشات مجھے اپنی زنجیروں کے ساتھ ٹھہرنے کی طرف کھینچتیں اور ایمان کا منادی پکارتا تھا کہ کوچ کرو کوچ کرو، چنانچہ عمر سے صرف تھوڑا عرصہ ہی باقی ہے اور تیرے سامنے لمبا سفر ہے، اور عمل اور علم سے وہ تمام جس میں تو ہے ریا کاری اور وہم ہے، چنانچہ اگر تو نے آخرت کے لیے اب تیاری نہیں کی تو کب تو تیاری کرے گا، اور اگر تو نے اب ان تعلقات کو ختم نہ کیا تو کب تو ختم کرے گا؟

پھر اس کے بعد جذبہ اٹھتا اور بھاگنے اور فرار ہونے پر عزم کو پختہ کرتا، پھر شیطان لوٹ آتا اور کہتا: یہ عارضی حالت ہے، اور تو بچ کہ تو اس کی پیروی کرے، پس بے شک وہ بہت جلد ختم ہونے والی ہے، اور اگر تو اس کی فرمانبرداری کرے گا اور اس وسیع مرتبے اور ایسی مرتب شان کو چھوڑ دے گا جو گدلے اور ٹیالے پن سے خالی ہے، اور ایسے ثابت شدہ معاملے کو جو جھگڑنے والوں کے جھگڑے سے صاف ہے، کسی وقت تیرا دل اس کی طرف جھانکے گا اور تیرے لیے لوٹنا آسان نہیں ہوگا، پھر میں تقریباً چھ ماہ ہمیشہ دنیا کی خواہشات کی کشمکش اور آخرت کے جذبات کے درمیان متردد رہا، جس کی ابتدا رجب ۴۸۸ھ سے ہوئی۔

اور اس مہینے میں معاملہ اضطرار کی طرف اختیار کی حد کو پار کر گیا، جب اللہ نے میری زبان پر تالہ لگا دیا حتی کہ وہ تدریس سے روک دی گئی، چنانچہ میں اپنے آپ میں نفس پر پوری کوشش کرتا کہ میں مختلف دلوں کو مطمئن کرنے کے لیے صرف ایک دن پڑھاؤں، اور میری زبان ایک کلمہ (بھی) نہیں بولتی تھی اور نہ میں اس کی بالکل طاقت رکھتا تھا، پھر زبان میں اس بندش نے دل میں غم کو وارث بنایا، جس کے ساتھ ہضم کرنے کی قوت اور کھانے اور پینے کی لذت ختم ہو گی۔

چنانچہ نہ میرے لیے پانی کا ایک گھونٹ خوشگوار ہوتا اور نہ میرے لیے ایک لقمہ ہضم ہوتا اور قوت کی کمزوری کی طرف تجاوز کر گئی حتی کہ اطباء نے علاج سے اپنی آرزو کو ختم کر لیا، اور انھوں نے کہا: یہ معاملہ دل کے ساتھ اترا ہے، اور اس سے مزاج کی طرف سرایت کر گیا ہے، چنانچہ اس کی طرف علاج کے ساتھ کوئی راستہ نہیں ہے مگر یہ کہ دل میں اترنے والے غم سے راحت پائے۔

پھر جب میں نے اپنی عاجزی کو محسوس کر لیا اور میرا اختیار کلی طور پر ساقط ہو گیا، میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف لاچار آدمی کے التجا کرنے کی طرح التجا کی جس کے لیے کوئی حیلہ نہ ہو تو اس نے مجھے جواب دیا جو لاچار کو جواب دیتا ہے، جب وہ اسے بلائے، اور میرے دل پر مرتبے اور مال اور اولاد اور ساتھیوں سے اعراض کرنا آسان ہوگیا، اور میں نے مکہ کی طرف نکلنے کے عزم کو ظاہر کیا اور میں اپنے دل میں شام کے سفر کا توریہ کر رہا تھا، اس سے ڈرتے ہوئے کہ بے شک خلیفہ اور جملہ اصحاب شام میں ٹھہرنے کے بارہ میں میرے عزم پر مطلع ہو جائیں۔

پھر میں نے بغداد سے نکلنے کے بارہ میں باریک حیلوں کے ساتھ اس عزم پر نرمی کا برتاؤ کیا کہ میں کبھی اس کی طرف واپس نہیں لوٹوں گا اور میں تمام عراق والوں کے ائمہ کے لیے نشانہ بن گیا، جب کہ ان میں کوئی نہیں تھا جو جائز سمجھتا ہو کہ اس سے اعراض کرنا کوئی دینی سبب ہو جس میں میں تھا، کیونکہ انھوں نے گمان کیا کہ بلا شبہ یہی دین میں سب سے اعلیٰ منصب ہے اور یہ علم سے ان کی انتہا تھی۔

پھر لوگ استنباطات میں پھنس گئے اور اس نے گمان کیا جو عراق سے دور تھا کہ بے شک یہ حاکموں کی طرف سے ڈر محسوس کرنے کی وجہ سے ہے، اور رہا جو حکمرانوں کے قریب تھا، تو وہ میرے ساتھ تعلق میں اور مجھ پر بہت متوجہ ہونے میں ان کے اصرار کرنے اور ان سے میرے اعراض کرنے اور ان کی باتوں کی طرف التفات نہ کرنے کا مشاہدہ کرتا تھا، چنانچہ وہ کہتے یہ کوئی آسمانی معاملہ ہے اور اس کا سبب صرف نظر بد ہے، جو اہل اسلام اور جماعتِ علم کو لگی ہے۔

پھر میں بغداد سے جدا ہوا اور میں نے اس مال کو تقسیم کر دیا جو میرے پاس تھا، اور میں نے صرف کفایت اور بچوں کی خوراک کی مقدار رخصت پر عمل کرنے کے لیے ذخیرہ کیا کہ بے شک عراق کا مال مصالح کے لیے مہیا کیا ہوا ہے، کیونکہ وہ مسلمانوں پر وقف ہے، چنانچہ میں نے جہاں میں کوئی ایسا مال نہیں دیکھا، جو اس سے زیادہ درست ہو، جس کو عالم اپنے گھر والوں کے لیے لیتا ہے۔

پھر میں شام میں داخل ہوا اور میں نے تقریباً دو سال اسے وطن بنا لیا، میرے لیے تزکیۂ نفس اور اخلاق کی تہذیب اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے دل کو صاف کرنے کے ساتھ مشغول ہونے کی وجہ سے گوشہ نشینی اور خلوت اور ریاضت اور مجاہدہ کے علاوہ کوئی مصروفیت نہیں تھی، جیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اسے صوفیہ کے علم سے حاصل کیا تھا۔

پھر میں ایک مدت دِمَشق مسجد میں اعتکاف کرتا رہا، میں پورا دن مسجد کے منارہ پر چڑ جاتا اور اپنے اوپر اس کے دروازے کو اچھی طرح بند کر لیتا، پھر میں نے اس سے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا، میں ہر دن صخرہ (مسجد اقصیٰ کے صحن میں ایک چٹان تھی، جس پر قبہ بنا ہوا تھا، اسے صخرہ کہتے تھے) پر داخل ہوتا اور اپنے اوپر اس کے دروازے کو اچھی طرح بند کر لیتا، پھر مجھ میں فریضہ حج اور مکہ اور مدینہ کی برکات سے مدد طلب کرنے اور خلیل علیہ السلام (ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں) کی زیارت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (ان پر سلام ہو) کی زیارت کا جذبہ پیدا ہوا، تو میں حجاز کی طرف چلا۔

پھر مجھے خواہشات اور بچوں کے پکاروں نے وطن کی طرف کھینچا، تو میں اس کی طرف واپس لوٹ آیا، بعد اس کے کہ میں اس کی طرف لوٹنے کے بارہ میں مخلوق میں سے سب سے زیادہ دور تھا۔

اور میں نے اس کے ساتھ بھی خلوت اور ذکر کے لیے دل کو صاف کرنے پر حرص کرتے ہوئے تنہائی کو ترجیح دی، اور زمانہ کے مصائب اور بال بچوں کے اہم معاملات اور زندگی کی ضروریات مراد کے رخ میں تبدیلی کر دیتے ہیں، اور خلوت کے خلوص کو خراب کر دیتے ہیں اور متفرق اوقات کے علاوہ میرے لیے حالت خالص نہیں ہوتی تھی لیکن میں اس کے باوجود اس سے اپنی طمع ختم نہیں کرتا تھا، چنانچہ رکاوٹیں مجھے اس سے دور ہٹاتیں اور میں اس کی طرف لوٹ آتا۔

اور میں دس سال کی مقدار ہمیشہ اس (حالت) پر رہا اور میرے لیے ان خلوتوں کے درمیان میں کئی ایسے امور منکشف ہوئے، جن کا شمار کرنا اور جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے، اور وہ انتہاء جسے میں ذکر کروں گا تاکہ اس کے ساتھ نفع حاصل کیا جائے کہ بے شک میں نے یقینی طور پر جان لیا کہ بلاشبہ صوفیہ ہی خاص اللہ تعالیٰ کے راستہ پر چلنے والے ہیں، اور بے شک ان کی سیرت سب سے اچھی سیرت ہے، اور ان کا راستہ سب سے درست راستہ ہے اور ان کا اخلاق سب سے پاکیزہ اخلاق ہے، بلکہ اگر عقلاء کی عقل اور حکماء کی حکمت اور علماء سے شریعت کے رازوں پر واقفیت رکھنے والوں کا علم جمع کر لیا جائے، تاکہ وہ ان کی سیرت اور ان کے اخلاق سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ تبدیل کر دیں، اور اسے اس چیز کے ساتھ بدل دیں جو اس سے زیادہ بہتر ہے، تو وہ اس کی طرف کوئی راستہ نہیں پائیں گے، پس بے شک ان کی تمام حرکات وسکنات ان کے ظاہر اور ان کے باطن میں نبوت کے طاقچے کے نور سے سیکھی ہوئی ہیں، اور نبوت کے نور کے پیچھے روئے زمین پر کوئی ایسا نور نہیں ہے، جس کے ساتھ روشنی حاصل کی جا سکتی ہو۔[1]

---

[1] المُنقِذُ مِنَ الضَّلَالِ وَالمُفصِحُ عَنِ الأَحوَالِ للغزالي (۱/ ۱۳) طرق الصوفية۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 21

الفاظ	معانی
كَسَلًا	سستی۔
حُمّٰی	بخار۔
قَلَقَةٌ	بے چینی۔
الْاِيْوَانُ	محل۔
تَفَاؤُلٌ	نیک شگون لینا/ نیک فال لینا۔
التَّرَدُّدُ	آنا جانا۔
فَصْدٌ	فصد لگانا۔ (ایک طریقہ علاج ہے جس میں مریض کی رگ کاٹ کر فاسد خون نکالا جاتا ہے)
مِخَدَّةٌ	تکیہ۔
فَاتِرٌ	ہلکا گرم/ نیم گرم۔
بَعْضُ النَّاسِ	بعض الناس/کوئی دوسرا۔
غَشْيَةٌ	غشی/ بے ہوشی۔
الْأَقْمِشَةُ	سامان (قُمَاش کی جمع ہے)
الْكَآبَةُ	غم۔
صَفَحَاتٌ	تأثرات/ رخ۔
الْحُقَنُ	حُقنے (یہ بھی ایک طریقہ علاج ہے، اس میں مقعد کی طرف سے دوا دی جاتی ہے)
هَزِيْعٌ	اول چوتھائی حصہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْرِيْفٌ	تعارف/ پہچان۔
الْمُسْتَجِدُّ	نیا۔
أَنْفَذَ	پیغام بھیجا۔
الْحُصُرُ	چٹائیاں۔
رَأْيًا	تجویز۔
كَلَاسَةٌ	دمشق کا ایک محلّہ ہے۔
أُحْتُضِرَ	موت آئے۔
عِنَايَةٌ	مہربانی/توجہ۔
كَرَمٌ	سخاوت۔
جَزِيْلٌ	بڑا۔
لَمْ يُصِبْ	مصیبت نہیں آئی۔
التَجَوُّزُ	مجاز بولنا۔
الْعَزَاءُ	تعزیت۔
الْأَسَفُ	افسوس۔
حَبَّةٌ	رتی / دانہ۔
التِّبْنُ	توڑی/ بھوسا۔
مُسَجًّى	ڈھانکا ہوا۔
وَجْهٌ	صورت۔
الضَّجِيْجُ	چیخ و پکار۔
الصُّفَّةُ	چھپر۔
نُزُوْلٌ	قیام۔
ضَرِيْحٌ	قبر۔
النَّهْبُ	لوٹ مار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۱

سلطان صلاح الدین ایوّبی کی وفات

(قاضی بہاء الدین المعروف ابن شدّاد کی ہے)

اور جب ہفتہ کی رات تھی تو انھوں نے بہت زیادہ سستی پائی، چنانچہ آدھی رات نہیں ہوئی تھی، یہاں تک کہ انھیں زرد بخار نے ڈھانپ لیا، جو ان کے باطن میں ان کے ظاہر سے زیادہ تھا، اور آپ نے ۱۶ صفر ۹۸۰ھ کو اس حال میں صبح کی کہ آپ پر بخار کا اثر سستی کرنے والا تھا، اور یہ لوگوں کے لیے ظاہر نہیں ہوا لیکن میں اور قاضی فاضل حاضر ہوے اور ان کا بیٹا ملک افضل داخل ہوا اور ہمارا بیٹھنا ان کے پاس لمبا ہوگیا اور وہ رات میں بے چینی کی شکایت کرنے لگے، اور ان کے لیے ظہر کے قریب تک گفتگو اچھی ہوگئی۔

پھر ہم واپس لوٹے اور دل ان کے پاس تھے، چنانچہ ہمیں ملک افضل کی خدمت میں کھانے پر حاضری کا حکم دیا، اور قاضی اس کی یہ عادت نہیں تھی، چنانچہ وہ واپس ہوگیا اور میں محل کی طرف داخل ہوا اور بلاشبہ کھانا پھیلایا جا چکا تھا، اور بے شک ملک افضل ان کی جگہ میں بیٹھا تھا، چنانچہ میں واپس ہوا اور میرے لیے وحشت محسوس کرنے کی وجہ سے بیٹھنے پر قوت نہیں تھی اور جماعت ان کی جگہ میں ان کے بیٹے کے بیٹھنے کے ساتھ نیک شگونی لیتے ہوتے رو پڑی (کیونکہ انھیں علم نہیں تھا)۔

پھر اس وقت سے مرض بڑھنے میں شروع ہوگیا، اور ہم دن کے دنوں کناروں میں ہمیشہ آتے جاتے رہے اور میں اور قاضی فاضل دن میں کئی مرتبہ آپ کی طرف داخل ہوتے اور وہ ان بعض دنوں میں راستہ دیتے جن میں وہ خفت پاتے، اور آپ کی بیماری آپ کے سر میں تھی، اور عمر کی انتہاء کی علامات میں سے تھا کہ جب بلاشبہ ان کا مزاج سفر اور حضر میں مانوس ہوگیا، (یعنی دونوں چیزیں برابر ہوگئیں) اور اطباء نے اسے فصد لگانے کی رائے دی، چنانچہ انھوں نے چوتھے دن میں انھیں فصد لگایا، پھر ان کی بیماری سخت ہوگئی اور ان کے بدن کی رطوبات کم ہوگئیں، اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر خشکی غالب آ رہی تھی، بہت زیادہ غالب آنا، اور مرض ہمیشہ بڑھتا رہا، حتیٰ کہ کمزوری کی انتہاء تک پہنچ گیا۔

اور بلاشبہ یقیناً ہم ان کی بیماری کے چھٹے دن بیٹھے تھے اور ہم نے ان کی پشت کو ایک تکیے کی طرف سہارا دیا اور ہلکا گرم پانی لایا گیا تاکہ آپ اسے طبیعت نرم کرنے کے لیے دوائی پینے کے بعد پئیں، چنانچہ آپ نے اسے پیا تو اسے شدید گرم پایا، اور اس کے سخت گرم ہونے کی شکایت کی، اور آپ پر دوسرا پانی پیش کیا گیا تو انھوں نے اس کے ٹھنڈا ہونے کی شکایت کی، اور نہ آپ غصے ہوئے اور نہ آپ نے شور کیا اور ان کلمات کے علاوہ کچھ نہیں کہا، سبحان اللہ! کیا کسی کے لیے معتدل پانی ممکن نہیں ہے؟ پھر میں اور قاضی فاضل ان کے پاس سے نکلے اور بلاشبہ ہمارے ساتھ رونا زیادہ ہوگیا اور قاضی فاضل مجھے کہنے لگا: اس اخلاق کو دیکھ کہ بے شک مسلمان جس کی جدائی پر جھانک رہے ہیں، اللہ کی قسم! اگر بے شک یہ بعض الناس ہوتا تو پیالہ اس کے سر پر مار دیتا جو اسے لایا تھا، اور چھٹے اور ساتویں اور آٹھویں دن میں ان کی مرض زیادہ ہوگی اور وہ ہمیشہ بڑھ رہی تھی اور ان کا ذہن غائب ہو چکا تھا۔

اور جب نواں دن تھا تو ان پر غشی طاری ہوگئی اور وہ مشروب لینے سے رک گئے تو شہر میں خوف زیادہ ہوگیا اور لوگ ڈر گئے اور انھوں نے بازاروں سے سامان منتقل کر لیا اور لوگوں کو ایسے غم اور حزن نے ڈھانپ لیا جسے بیان کرنا ممکن نہیں ہے، اور بلاشبہ یقیناً میں اور قاضی فاضل ہر رات بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ رات سے اس کا تیسرا حصہ یا اس کے قریب گزر جاتا، پھر ہم گھر کے دروازے میں حاضر ہوتے، چنانچہ اگر ہم راستہ پاتے تو داخل ہوتے اور انھیں دیکھ لیتے اور واپس آ جاتے، وگرنہ وہ ہمیں ان کے احوال کی پہچان کراتے اور ہم لوگوں کو پاتے کہ وہ ہمارے نکلنے کا انتظار کرتے، یہاں تک کہ وہ ہم سے ملاقات کر لیتے حتیٰ کہ وہ ہمارے چہرے کے تأثرات سے ان کے احوال پہچان لیتے تھے۔

اور جب ان کی بیماری سے دسواں دن تھا تو دو دفعہ حقنہ لگائے گئے اور حقنوں سے کچھ راحت حاصل ہوئی اور کچھ خفت حاصل ہوئی اور جو کے پانی سے اچھی خاصی مقدار تناول کی، اور لوگ بہت زیادہ خوش ہوگئے، چنانچہ ہم عادت کے مطابق ٹھہرے رہے یہاں تک کہ رات کا اول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھائی حصہ گزر گیا، پھر ہم گھر کی طرف آئے تو ہم نے جمال الدولہ کو آنے والا پایا۔

چنانچہ ہم نے اس سے نئے حال کا تعارف تلاش کیا تو وہ داخل ہو گیا اور ہماری طرف ملک مُعَظَّم تُوران شاہ کے ساتھ پیغام بھیجا (اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی کرے) کہ بے شک پسینہ ان کی پنڈلیوں میں شروع ہو چکا ہے، پس ہم نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور ہم نے اس سے جستجو کی کہ وہ اس کے قدم کے باقی حصہ کو چھوئے تو ہمیں پسینے میں ان کے حال کی خبر دے، چنانچہ اس نے ان کا جائزہ لیا، پھر ہماری طرف نکلا اور ذکر کیا کہ بے شک پسینہ پورا ہونے والا ہے، اور ہم واپس لوٹے اس حال میں کہ ہمارے دل خوش تھے، پھر ہم نے اس کی بیماری کے گیارہویں دن صبح کی اور وہ صفر کی چھبیس تاریخ تھی، چنانچہ ہم دروازے پر حاضر ہوئے اور ہم نے حالات کے بارہ میں سوال کیا تو ہمیں خبر دی گئی کہ بے شک پسینہ حد سے بڑھ گیا ہے، حتی کہ وہ بستر میں پہنچ گیا، پھر چٹائیوں میں اور اس کے ساتھ زمین متاثر ہوگئی اور بے شک خشکی یقیناً بہت زیادہ بڑھ رہی تھی، اور اطباء قوت کے بارہ میں حیران ہو گئے۔

اور جب ستائیس صفر سے بدھ کی رات تھی اور یہ ان کی بیماری سے بارھواں دن تھا، ان کی مرض زیادہ ہوگئی، اور ان کی قوت کمزور ہوگئی اور معاملہ اپنی پہلی حالت میں واقع ہو گیا اور ہمارے اور ان کے درمیان عورتیں حائل ہوگئیں اور میں اور قاضی فاضل اس رات منگوائے گئے اور ابن زکی بھی، اگرچہ اس وقت میں حاضر ہونا ان کی عادت نہیں تھی اور ہمارے درمیان ملک افضل موجود تھے، اور حکم دیا کہ ہم آپ کے پاس رات گزاریں تو قاضی فاضل نے یہ تجویز مناسب نہ سمجھی۔

پس بے شک لوگ قلعہ سے ہمارے اترنے کا انتظار کرتے ہیں، تو وہ ڈر گیا کہ اگر ہم نہ اترے تو شہر میں آواز واقع ہوجائے گی اور بسا اوقات بعض لوگ بعض کو لوٹتے ہیں، چنانچہ اس نے ہمارے اترنے اور کُلَّاسہ کے امام شیخ ابو جعفر کے منگوانے میں مصلحت دیکھی اور وہ نیک آدمی تھا، تاکہ وہ قلعہ میں رات گزاریں حتی کہ جب رات موت آئے (اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے) تو وہ اس کے پاس موجود ہو۔

اور وہ ان کے اور عورتوں کے درمیان حائل ہو اور انھیں کلمۂ شہادت کی تلقین کریں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائیں تو اس نے یہ کیا اور ہم اترے اور ہم میں سے ہر ایک اس کی جان کے بدلے اپنا قربان ہونا پسند کرتا تھا اور انھوں نے یہ رات اللہ کی طرف منتقل ہونے والوں کی حالت میں گزاری، اور شیخ ابو جعفر ان کے پاس قرآن پڑھ رہا تھا اور انھیں اللہ کی یاد دلا رہا تھا اور ان کا ذہن نویں رات سے غائب تھا، قریب نہیں تھا کہ افاقہ ہو مگر کبھی کبھار، اور شیخ ابو جعفر نے ذکر کیا کہ بے شک جب وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ﴾ [الحشر: ٢٢] تک پہنچا تو اس نے آپ کو سنا اور وہ کہہ رہے تھے، اس پر اللہ کی رحمت ہو صحیح ہے، اور یہ ضرورت کے وقت میں کچھ بیداری تھی اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ایک مہربانی تھی، چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ کے لیے تمام حمد ہے۔

اور آپ کی وفات بدھ کے دن ستائیس صفر ۵۸۹ھ کو صبح کی نماز کے بعد ہوئی اور قاضی فاضل نے ان کی وفات کے وقت صبح طلوع ہونے کے بعد جلدی کی، اور میں پہنچا تو بلا شبہ وہ فوت ہو چکے تھے اور اللہ کی رضا مندی اور اس کی سخاوت کی جگہ اور اس کے بڑے ثواب کی طرف منتقل ہو چکے تھے اور بلا شبہ مجھے تو بیان کیا گیا کہ بے شک جب شیخ ابو جعفر اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ﴾ [التوبة: ١٢٩] تک پہنچے تو آپ مسکرائے اور آپ کا چہرہ چمک اٹھا اور اسے اپنے رب کی طرف سپرد کر دیا اور وہ ایسا دن تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کو اس کی مثل مصیبت نہیں آئی، جب سے انھوں نے خلفاء راشدین کو گم پایا، اور قلعہ اور شہر اور دنیا ایسی وحشت سے ڈھانپ لیے گئے، جسے اللہ کی تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اور اللہ کی قسم! بلا شبہ یقیناً میں بعض لوگوں سے سنتا تھا کہ بے شک وہ اپنی جانوں کو اس پر قربان کرنے کی تمنا کرتے تھے اور میں نے یہ بات مجاز بولنے اور رخصت پر عمل کرنے سے ایک قسم کے علاوہ نہیں سنی تھی مگر اس دن، چنانچہ بے شک میں نے اپنے دل سے اور اپنے غیر سے جان لیا کہ بلا شبہ اگر وہ فدیہ قبول کرتے تو ضرور جان کے ساتھ فدیہ دیے جاتے۔

پھر ان کا بیٹا ملک افضل شاہی محل میں تعزیت کے لیے بیٹھ گیا اور اس نے امراء اور عمامہ باندھنے والوں سے خاص لوگوں کے علاوہ قلعہ کے دروازے کی حفاظت کی، اور وہ بہت بڑا دن تھا اور بلا شبہ اس نے ہر انسان کو اس غم اور افسوس اور رونے اور مدد طلب کرنے میں اس بات سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشغول کر دیا کہ وہ اپنے غیر کی طرف دیکھے جو اس کے پاس تھا۔ اور اس نے مجلس کی اس سے حفاظت کی کہ اس میں کوئی شاعر شعر پڑھے یا اس میں کوئی فاضل اور کوئی واعظ گفتگو کرے، اور آپ کے لڑکے نکلے اس حال میں کہ لوگوں کی طرف فریاد کرنے والے تھے تو قریب تھا کہ دل ان کے منظر کی حولنا کی کی وجہ سے پھٹ جائیں، اور ظہر کی نماز کے بعد تک ہمیشہ اس حال پر رہے، پھر انھیں غسل دینے اور انھیں کفن دینے کے ساتھ مشغول ہوا گیا، چنانچہ ہمیں ممکن نہیں ہوا کہ ہم ان کی تجہیز میں قرض کے علاوہ ایسی چیز داخل کریں، جس کی قیمت ایک رتی ہو، حتی کہ توڑی کی قیمت میں جس کے ساتھ مٹی بگوئی جاتی ہے۔

اور آپ کو دَولعی فقیہ نے غسل دیا، اور میں آپ کے غسل پر کھڑا ہونے کی طرف اٹھا تو میرے لیے ایسی قوت نہ تھی جو اس منظر کو برداشت کرے، اور وہ ظہر کی نماز کے بعد ایک ایسے تابوب میں نکالے گئے، جو پرانے کپڑوں کے ساتھ ڈھانکا ہوا تھا، اور یہ اور وہ تمام کپڑے اپنی تکفین میں جن کی طرف وہ محتاج ہوا، بلا شبہ قاضی فاضل اسے ایسی حلال صورت سے لایا تھا جسے اس نے پہچانا تھا، اور آوازیں انھیں دیکھنے کے وقت بلند ہوگئیں اور چیخ و پکار اور واویلے سے وہ چیز بڑی ہوگئی، جس نے انھیں نماز سے مشغول کر دیا، پھر لوگوں نے اس پر گروہ گروہ نماز جنازہ پڑھا۔

اور سب سے پہلے شخص جس نے لوگوں کو امامت کروائی وہ قاضی محی الدین بن زکی تھا، پھر وہ اس گھر کی طرف لوٹائے گئے جو باغ میں تھا، اور وہ اس میں بیمار ہوئے تھے اور اس کے غربی چھپر میں دفن کیے گئے، اور ان کی قبر میں ان کا قیام (اللہ تعالیٰ ان کی روح کو پاک کرے اور ان کی قبر کو منور کرے) نمازِ عصر کے قریب تھا، پھر ان کا بیٹا ملک ظافر دن کے درمیان میں اترا اور اس میں لوگوں کو تسلی دی اور لوگوں کے دلوں کو پرسکون بنا دیا، اور بلا شبہ رونے نے انھیں لوٹ مار اور فساد کے ساتھ مصروفیت سے مشغول کر دیا، چنانچہ کوئی دل نہیں پایا گیا مگر وہ غمگین تھا، اور نہ کوئی آنکھ مگر وہ رونے والی تھی مگر جو اللہ نے چاہا، پھر لوگ اپنے گھروں کی طرف سب سے برا لوٹنا لوٹ گئے اور اس رات ان سے ہمارے علاوہ کوئی نہیں لوٹا، ہم حاضر ہوئے اور ہم نے پڑھا اور غم کا حال تازہ کیا۔

اور ملک افضل اس دن میں اپنے چچا اور اپنے بھائیوں کی طرف خطوں کے لکھنے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشغول ہوا، وہ انھیں اس حادثے کی خبر دے رہا تھا، اور دوسرے دن وہ تعزیت کے لیے عمومی بیٹھنا بیٹھ گیا اور قلعہ کا دروازہ فقہاء اور علماء کے لیے کھول دیا گیا، اور کلام کرنے والوں نے کلام کیا اور کسی شاعر نے کوئی شعر نہیں پڑھا، پھر اس دن ظہر کے وقت مجلس برخاست ہوگئی، اور صبح و شام لوگوں کے حاضر ہونے اور قرآن پڑھنے اور اس کے لیے (اس پر اللہ کی رحمت ہو) دعا کرنے کی حالت جاری رہی اور ملک افضل اپنے معاملہ کی تدبیر اور اپنے بھائیوں اور اپنے چچا کے خطوں کے ساتھ مشغول ہوا،

ثم انقضت تلك السنون وأهلها
فكأنها وكأنهم أحلام

"پھر وہ سال اور وہ سالوں والے گزر گئے چنانچہ گویا کہ وہ سال اور گویا کہ وہ سالوں والے خواب ہیں۔"[1]

[1] النوادر السلطانية والمحاسن اليوسفية في مناقب السلطان صلاح الدين يوسف بن أيوب لابن شداد (١/ ١١٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 22

الفاظ	معانی
المَعَالِیْ	بلندیاں۔ (یہ المَعْلَاۃُ کی جمع ہے)
النُحُوْلُ	کمزوری۔
بَلِیَّۃٌ	آزمائش۔
الھَمَجُ	بے وقوف۔
الرُّعَاعُ	نچے طبقہ کے لوگ۔
الخُمُوْلُ	گم نامی۔
فَتَکَ	ہلاک کیا۔ (فتک اور قتل میں فرق یہ ہے کہ قتل عام ہے اور فتک خاص ہے، کیونکہ فتک کا معنی غلبہ کی کوشش کرتے ہوئے ہلاک کرنا ہوتا ہے، ان دونوں میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے)
مَیْسُوْرٌ	آسانی۔
مَرْکُوْبٌ	سواری۔
شُفُوْفٌ	باریک کپڑے۔
تَرُبُّ	محفوظ رکھنا/ حفاظت کرنا۔
دُرُوْعٌ	زرہیں۔
نَھْمَۃٌ	حاجت۔
فَحَسْبُ	صرف۔ (اس لفظ میں فاء زائدہ تزیینِ لفظ کے لیے ہے، اور حَسْبُ جب مقطوع عن الاضافہ ہو تو مبنی بر ضم ہوتا ہے اور فَقَطْ اور لَا غَیْرَ کے معنی میں ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلرَّضِیُّ	رضا مندی۔
زَهَادَةٌ	بے رغبتی۔
اَلْإِفْضَالُ	احسان۔
اَلْمِنَنُ	احسانات۔
اَلْخِلْفَانُ	جانشیں۔
اَلتَّلَفُ	موت۔
اَلْمُسْتَحْسَنَاتُ	اچھی چیزیں۔
اَلتَّرَفُّهُ	ناز ونعمت۔
اَلْخِيَرَةُ	افضل چیز/منتخب چیز۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۲

ہمت کی بلندی

(عبدالرحمٰن بن جوزی[1] کی ہے)

انسان اپنی ہمت کی بلندی سے زیادہ بڑی چیز کے ساتھ کبھی نہیں آزمایا گیا، پس بے شک جس کی ہمت بلند ہو وہ بلندیوں کا انتخاب کرتا ہے اور کبھی زمانہ امداد نہیں کرتا اور کبھی آلہ کمزور ہوتا ہے، تو وہ عذاب میں باقی رہتا ہے، اور بے شک میں ہمت کی بلندی سے ایک حصہ دیا گیا تو میں اس کے ساتھ عذاب میں ہوں، اور میں نہیں کہتا کہ کاش وہ نہ ہوتی، سو بلاشبہ یقیناً عقل کے نہ ہونے کے بقدر زندگی میٹھی ہوتی ہے اور عاقل عقل کے نقصان کے ساتھ لذت کی زیادتی کو اختیار نہیں کرتا اور بلاشبہ یقیناً میں نے کئی ایسی قوموں کو دیکھا جو اپنی ہمتوں کی بلندی کو بیان کرتے ہیں، چنانچہ میں نے ان میں غور وفکر کیا تو وہ اچانک ان کے ساتھ ایک فن میں تھے اور وہ اس چیز میں کمی کی پرواہ نہیں کرتے جو اہم ہو، رضی نے کہا ہے ؎

ولكل جسم في النحول بلية
وبلاء جسمي من تفاوت همتي

"اور ہر جسم کے لیے کمزوری میں ایک آزمائش ہے، اور میرے جسم کی آزمائش میری ہمت کے مختلف ہونے سے ہے۔"

چنانچہ میں نے دیکھا تو اچانک اس کی امید کی انتہاء حکومت تھی اور ابو مسلم خراسانی[2] اپنی جوانی کی حالت میں قریب نہیں تھا کہ وہ سوئے، چنانچہ اسے اس بارہ میں کہا گیا: تو اس نے کہا: ذہن صاف ہے اور ارادہ دور ہے، اور نفس بے وقوف، نچلے طبقہ کے لوگوں کی زندگی کی مانند زندگی کے باوجود امور کی بلندیوں کی طرف شوق کرتا ہے، کہا گیا: تو کونسی چیز تیری سخت پیاس کو ٹھنڈا

---

[1] ان کا نام ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی ہے، یہ بغداد کے ایک محلے جوز کے رہنے والے تھے، اسی لیے ابن جوزی کہے جاتے ہیں۔

[2] اس کا نام ابو مسلم عبدالرحمٰن بن مسلم خراسانی تھا، ۱۳۷ھ میں قتل کیا گیا، اور اس کی عمر ۳۷ سال تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گی؟ اس نے کہا: بادشاہت کے (حصول) ساتھ کامیابی، کہا گیا: تو اسے طلب کر، اس نے کہا: وہ صرف خطرات کے ساتھ طلب کی جاتی ہے، کہا گیا: چنانچہ تو خطرات پر سوار ہو جا، اس نے کہا: عقل مانع ہے، کہا گیا: تو تُو کیا کرے گا؟ اس نے کہا: میں ضرور اپنی عقل سے نادانی کروں گا اور میں اس کے ساتھ ایسے خطرے کا ارادہ کروں گے، جو صرف نادانی کے ساتھ حاصل کیا جاتا ہے اور میں عقل کے ساتھ وہ تدبیر کروں گا جو صرف اس (عقل) کے ساتھ محفوظ کی جاتی ہے۔

چنانچہ بے شک گم نامی نہ ہونے کا بھائی ہے، پھر میں نے اس مسکین کی حالت کی طرف دیکھا، تو اچانک اس کے ساتھ یقیناً اس نے سب سے اہم چیز کو ضائع کر دیا تھا اور وہ آخرت کی جانب تھی، اور وہ حکومتوں کے طلب کرنے میں کھڑا ہوا تو کتنے ہی لوگوں کو اس نے ہلاک کیا اور قتل کیا، حتی کہ اس نے دنیا کی لذتوں سے اپنی کچھ مراد کو پا لیا، پھر وہ اس میں آٹھ سال سے زیادہ خوشحال نہیں ہوا، پھر دھوکہ سے ہلاک کیا گیا اور عقل کی تدبیر بھول گیا، چنانچہ وہ قتل کیا گیا اور سب سے برے حال پر آخرت کی طرف چلا گیا، اور متنبی کہتا ہے

وفي الناس من يرضى بميسور عيشه
ومركوبه رجلاه والثوب جلده
ولكن قلباً بين جنبي ماله
مدى ينتهي بي في مراد أحده
ترى جسمه يكسي شفوفاً
فيختار أن يكسي دروعاً تهده

اور لوگوں میں جو اپنی زندگی کی آسانی کے ساتھ راضی ہوتا ہے اور اس کی سواری اس کے دونوں پاؤں ہیں اور کپڑا اس کی جلد ہے، اور لیکن میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ایک دل ہے، جس کے لیے کوئی ایسی انتہا نہیں ہے، جو میرے ساتھ کسی ایسی مراد میں پہنچے جسے میں مقرر کروں، تو اس کے جسم کو دیکھتا ہے، وہ ایسے باریک کپڑے پہنتا ہے جو اسے محفوظ رکھتے ہیں، تو وہ پسند کرتا ہے کہ وہ زرہیں پہنے جو اس کو توڑ دیں۔

پھر میں نے اس دوسرے میں غور وفکر کیا تو اچانک اس میں اس کی حاجت صرف دنیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ تعلق رکھتی تھی، پھر بس، اور میں نے اپنی ہمت کی بلندی کی طرف دیکھا تو میں نے اسے عجیب دیکھا اور وہ کہ بے شک میں علم سے ایسی چیز کا ارادہ رکھتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ بلاشبہ میں اس کی طرف نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ بے شک میں تمام علوم کو ان کے فنون کے اختلاف کے باوجود حاصل کرنے کو پسند کرتا ہوں اور میں ہر ایک (قسم) کی انتہا کا ارادہ رکھتا ہوں، یہ ایسا معاملہ ہے کہ عمر اس کے بعض سے عاجز آ جاتی ہے۔

پس اگر میرے لیے ایک فن میں کوئی (اصل کتاب میں ذوھمۃ ہے) ہمت والا پیش کیا گیا، بلاشبہ وہ اس کی انتہاء کو پہنچا ہے، تو میں نے اسے اسکے علاوہ میں ناقص دیکھا، چنانچہ میں اس کی ہمت کو مکمل شمار نہیں کرتا، جیسے محدث جس سے فقہ رہ گئی ہو اور فقیہ جس سے علم حدیث رہ گیا، چنانچہ میں علوم کے نقصان کے ساتھ رضا مندی کو ہمت کی کمی سے واقع ہونے والا ہی دیکھتا ہے، پھر بے شک میں علم کے ساتھ عمل کی انتہاء کا ارادہ کرتا ہوں، تو میں بشر کے ورع اور معروف کی بے رغبتی کی طرف شوق کرتا ہوں اور یہ تصانیف کے مطالعہ اور مخلوق کو فائدہ پہنچانے اور ان کے باہم مل جل کر رہنے کے ساتھ بعید ہے۔

پھر بے شک میں مخلوق سے بے نیازی کا ارادہ کرتا ہوں اور میں ان پر احسان کو جھانکتا ہوں اور علم کے ساتھ اشتغال کمائی سے مانع ہے، اور احسانات کو قبول کرنا ان چیزوں میں سے ہے کہ بلند ہمت جس کا انکار کرتی ہے، پھر بے شک میں اولاد کے طلب کرنے کی طرف شوق کرتا ہوں، جیسے میں ایسے جانشینوں کے بقاء کے لیے تصانیف کی تحقیق کی طرف شوق کرتا ہوں، جو میری موت کے بعد نائب ہوں، اور اس کے طلب کرنے میں تنہائی کے لیے محبت کرنے والے دل کی مشغولیت سے وہ چیز ہے جس میں وہ ہے۔

پھر بے شک میں اچھی چیزوں کے ساتھ فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرتا ہوں اور اس میں مال کی کمی کی جہت سے رکاوٹ ہے، پھر اگر وہ حاصل ہو جائے تو ہمت کی جماعت جدا جدا کر دیتی ہے، اور اسی طرح میں اپنے بدن کے لیے کھانوں اور پینوں سے وہ چیز طلب کرتا ہوں جو اسے درست کر دیں، پس بے شک وہ ناز ونعمت اور لطف کے لیے عادی ہے، اور مال کی قلت میں مانع ہے، اور یہ تمام ضدوں کے درمیان جمع ہے، چنانچہ کہاں میں اور کہاں اس شخص کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال سے جسے میں نے بیان کیا کہ اس کی ہمت کی انتہا دنیا ہے، اور میں پسند نہیں کرتا کہ دنیا سے کسی چیز کا حصول کسی سبب کے ساتھ میرے دین کے چہرے کو عیب لگائے اور نہ (میں پسند کرتا ہوں) کہ وہ میرے علم اور میرے عمل میں اثر کرے، ہائے میری بے چینی رات کے قیام کے طلب کرنے سے اور علم کے اعادہ کے ساتھ تقویٰ کی تحقیق سے اور تصانیف کے ساتھ دل کی مشغولیت سے اور کھانوں سے وہ چیز حاصل کرنے سے جو بدن درست کرتی ہیں۔

اور ہائے میرا افسوس خلوت میں اس سرگوشی پر جو مجھ سے لوگوں کی ملاقات اور ان کی تعلیم کی وجہ سے رہ گئی، اور اے تقویٰ کا گدلہ ہونا اہل و عیال کے لیے اس چیز کے طلب کرنے کی وجہ سے جس سے کوئی چارہ کار نہیں ہے، علاوہ اس کے کہ بے شک یقیناً میں اپنے عذاب کے لیے مطیع ہوگیا اور شاید میری اصلاح میرے عذاب میں ہے، کیونکہ بے شک ہمت کی بلندی ایسی بلندیوں کو طلب کرتی ہے، جو حق عزّ وجل (مراد اللہ تعالیٰ ہے) کی طرف قریب کرنے والی ہیں، اور بسا اوقات افضل چیز طلب کرنے میں مقصود کی طرف دلیل ہوتی ہے اور خبردار میں اپنے سانسوں کی اس سے حفاظت کروں گا کہ ان سے کوئی سانس فائدہ کے بغیر ضائع ہو، اور اگر میرا ارادہ اپنی مراد کو پہنچ گیا ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ پھر مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ پہنچنے والی ہے۔[1]

---

[1] صَيْدُ الخَاطِرِ لابن الجوزي، فصل تفاوت الهِمم والآمال (١ / ٧٩)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 23

الفاظ	معانی
الطِّرَازُ	بہترین لوگ۔
إِئْتِ	تو حاضر ہو۔
سَرَّهُ	خوش کر دیتا۔
قَفَا	گدی۔
أَهَانَت	حقیر سمجھا/ رسوا کیا۔
نَيِّفٌ	زائد (ایک سے تین تک زائد ہو تو اسے نیف کہتے ہیں اور چار سے نو تک زائد ہو تو اسے بِضْعٌ کہتے ہیں)
الفَرَحُ	خوشی۔
أَسْتَدِيْنُ	میں قرض لوں۔
يُقْرَعُ	کھٹکھٹایا جاتا ہے۔
عَزَبًا	کنوارا۔
السَّطْحُ	چھت۔
رَابَكَ	تجھے شک میں ڈالے۔
أَطْبَقُوْا	متفق ہوگئے۔
خِصَالًا	خصلتیں۔
فَرَقًا	ڈرنا۔
السُّدَّةُ	برآمدہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُدَّتْ	بچھائی گئی۔
جُرِّدَ	ننگا کیا گیا۔
تَقْدَحُ	بہاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۳

تابعین کے سردار سعید بن مسیّب رحمہ اللہ

(ابن خلکان[1] کی ہے)

سعید پہلے بہترین لوگوں سے تابعین کے سردار تھے، آپ نے حدیث اور فقہ اور زہد اور عبادت اور ورع کو جمع کیا، آپ نے سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے سنا تھا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک ایسے آدمی کو کہا، جس نے ان سے کسی مسئلہ کی بابت سوال کیا، تو اس کے پاس جا اور اس سے سوال کر! یعنی سعید سے پھر میرے پاس واپس آ اور مجھے خبر دے، چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بتایا نہ تھا کہ وہ علماء میں سے ایک ہیں اور آپ نے اپنے ساتھیوں سے ان کے بارے میں (یہ) بھی فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ لیتے تو ضرور آپ کو خوش کر دیتا، اور بلاشبہ وہ صحابہ کی ایک جماعت کو ملے اور ان سے سنا تھا، اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر داخل ہوئے اور ان سے علم حاصل کیا، اور اس کی اکثر روایات ابو ہریرہ کی سند سے ہیں اور وہ ان کی بیٹی کا خاوند تھے۔

زہری اور مکحول سے سوال کیا گیا کہ جن لوگوں کو تم نے پایا، ان میں سے سب سے زیادہ فقیہ کون تھا؟ تو انھوں نے کہا: سعید بن میتب، اور مروی ہے کہ بلاشبہ آپ نے کہا: میں نے چالیس حج کیے ہیں، نیز انھیں سے مروی ہے کہ بے شک آپ نے فرمایا: پچاس سال سے میری تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی ہے اور میں نے پچاس سال سے پہلی صف پر اپنی محافظت کی وجہ سے نماز میں کسی آدمی کی گدی کی طرف نہیں دیکھا، اور کہا گیا کہ بلاشبہ آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔

اور آپ فرماتے تھے: بندوں نے اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت کی مانند کسی چیز کے ساتھ عزت نہیں دی اور نہ اپنے نفس کو اللہ کی معصیت کی مانند کسی چیز کے ساتھ رسوا کیا ہے، اور آپ کو

---

[1] ان کا نام شمس الدین احمد بن محمد بن ابراہیم بن خلکان تھا، ۶۰۸ھ کو اربل میں پیدا ہوئے اور ۶۸۱ھ کو فوت ہوئے، ان کی سب سے مشہور کتاب وفيات الأعيان و أنباء أبناء الزمان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیس ہزار سے زیادہ مال کی طرف بلایا گیا کہ آپ اسے لے لیں تو آپ نے فرمایا: نہ میرے لیے اس میں کوئی ضرورت ہے، اور نہ مروان کی اولاد میں حتی کہ میں اللہ سے ملاقات کروں، پھر وہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔

ابو وداعہ[1] کہتے ہیں: میں سعید بن میّب کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو آپ نے مجھے چند دن گم پایا، پھر جب میں ان کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: تو کہاں تھا؟ میں نے عرض کیا، میری گھر والی فوت ہوگئی تو میں اس کے ساتھ مشغول رہا، چنانچہ آپ نے فرمایا: تو نے ہمیں کیوں نہ خبر دی سو ہم اس کو حاضر ہوتے، وہ کہتا ہے: پھر میں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: تو نے اس کے علاوہ کسی عورت سے شادی کیوں نہیں کی؟ تو میں نے کہا، اللہ آپ پر رحم کرے! کون میری شادی کرے گا، حالانکہ میں صرف دو یا تین درہموں کا مالک ہوں؟ چنانچہ آپ نے کہا، اگر میں کر دوں تو تو کر لے گا؟ میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ نے اللہ کی حمد بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا اور دو درہم (حق مہر) پر میری شادی کر دی یا اس نے کہا کہ تین درہم (حق مہر) پر۔

وہ کہتا ہے: پھر میں کھڑا ہوا اور میں خوشی کی وجہ سے جانتا نہیں تھا کہ میں کیا کروں؟ پس میں اپنے گھر کی طرف لوٹا، اور میں ان لوگوں کے بارے میں سوچنے لگا کہ میں ان کے پاس جاؤں اور قرض لوں، اور میں نے نماز مغرب ادا کی اور میں روزہ دار تھا، چنانچہ میں اپنے شام کے کھانے کو آیا تا کہ میں روزہ افطار کروں اور وہ (افطاری) روٹی اور زیتون تھا، اچانک دروازہ کھٹکایا گیا تو میں نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: سعید، چنانچہ میں نے سعید بن میّب کے علاوہ ہر ایسے انسان کے متعلق سوچا جس کا نام سعید تھا، چنانچہ بے شک وہ چالیس سال سے اپنے گھر اور مسجد کے درمیان (جگہ) کے علاوہ نہیں دیکھے گئے تھے، پھر میں کھڑا ہوا اور نکلا تو اچانک سعید بن میّب تھے۔

چنانچہ میں نے گمان کیا کہ بلا شبہ ان کے لیے (معاملہ) ظاہر ہوگیا ہے، تو میں نے کہا: اے ابو محمد! تو مجھے پیغام کیوں نہیں بھیجا کہ میں تیرے پاس آجاتا؟ آپ نے کہا: نہیں، تو زیادہ حق دار ہے کہ تیرے پاس آیا جائے، میں نے کہا: تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے کہا: میں نے تجھے کنوارا آدمی دیکھا تو میں نے تیری شادی کر دی، پھر میں نے ناپسند کیا کہ تو اکیلا

---

[1] یہ صاحبِ قصہ کثیر بن المطلب بن ابی وداعہ ہیں، انھیں ابو وداعہ لکھنا غلط ہے، تفصیل کے لیے دیکھیں: سیر أعلام النبلاء (٤/ ٢٣٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات گزارے اور یہ تیری بیوی ہے، چنانچہ اچانک وہ ان کے پیچھے ان کی لمبائی میں کھڑی تھی، پھر انھوں نے اسے دروازے میں چھوڑا اور دروازہ بند کر دیا۔

پس وہ عورت حیا سے گر پڑھی پھر وہ دروازے سے چمٹ گئی، پھر میں چھت کی طرف چڑھا اور میں نے پڑوسیوں کو آواز دی تو وہ میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا: تیری کیا حالت ہے؟ تو میں نے کہا: سعید بن میسّب نے آج اپنی بیٹی کی مجھ سے شادی کر دی اور بلا شبہ اسے غفلت کے وقت لے آئے، اور خبردار وہ گھر میں ہے، چنانچہ وہ اس کی طرف اترے اور میری والدہ کی خبر پہنچی تو وہ بھی آ گئی اور اس نے کہا: میرا چہرہ تیرے چہرہ سے حرام ہے، اگر تو نے اسے پہلے اس کے چوہا کہ میں اس کو تین دن تک درست کر لوں، چنانچہ میں تین دن ٹھہرا رہا، پھر میں اس کے پاس آیا تو اچانک وہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ان کی سب سے زیادہ حفظ کرنے والی اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ان کی سب سے زیادہ جاننے والی اور خاوند کے حق کو ان کی سب سے ریادہ پہچاننے والی تھی۔

وہ کہتا ہے، چنانچہ وہ ایک مہینہ ٹھہرے رہے، نہ وہ میرے پاس آتے اور نہ میں ان کے پاس آتا، پھر میں ایک مہینے کے بعد ان کے پاس آیا اور اپنے حلقہ میں تھے، پس میں نے ان کو سلام کہا تو انھوں نے مجھے جواب دیا اور مجھ سے کلام نہیں کیا، حتی وہ لوگ چلے گئے، جو مسجد میں تھے، چنانچہ جب میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہا تو انھوں نے کہا: اس انسان کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: وہ اس حال پر ہے جس کو دوست پسند کرتا ہے اور دشمن ناپسند کرتا ہے، انھوں نے کہا: اگر کوئی چیز تجھے شک میں ڈالے تو لاٹھی استعمال کر۔

پھر میں اپنے گھر کی طرف واپس آیا، اور سعید کی مذکورہ بیٹی کو عبدالملک بن مروان نے اپنے بیٹے ولید کے لیے اسے منگنی کا پیغام بھیجا تھا، جب اسے ولی عہد بنایا تو سعید نے انکار کر دیا کہ وہ اس سے شادی کریں، چنانچہ ہمیشہ عبدالملک سعید پر حیلے کرتا رہا، حتی کہ ان کو ایک ٹھنڈے دن میں مارا اور ان پر پانی ڈالا۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ والئ مدینہ ہشام بن اسماعیل نے عبدالملک بن مروان کی طرف لکھا کہ بے شک مدینہ والے ولید اور سلیمان کے لیے بیعت پر سعید بن میسّب کے علاوہ متفق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے ہیں، تو اس نے لکھا کہ اس کو تلوار پر پیش کر (یعنی دھمکی دے) چنانچہ اگر وہ جاری رہے تو اسے پچاس کوڑے لگا اور مدینہ کے بازاروں کے چکر لگوا، چنانچہ جب والی کو خط آیا تو سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر اور سالم بن عبداللہ سعید بن مسیب کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: ہم آپ کے پاس ایک معاملے میں آئے ہیں، بلاشبہ عبدالملک کا خط آیا ہے کہ اگر آپ بیعت نہیں کرتے تو آپ کی گردن اڑا دی جائے اور ہم آپ پر تین خصلتیں پیش کرتے ہیں، چنانچہ آپ ہمیں ان تینوں میں سے ایک قبول کرلیں، پس بے شک گورنر نے آپ سے قبول کرلیا ہے کہ آپ پر خط پڑھا جائے، تو آپ نہ نہیں کہیں اور نہ ہاں کہیں، انھوں نے کہا، لوگ کہیں گے کہ سعید بن مسیب نے بیعت کرلی، میں یہ نہیں کروں گا، اور جب آپ نہیں کہہ دیتے تو وہ طاقت نہیں رکھتے کہ وہ جی ہاں کہہ دیں۔

انھوں نے کہا: چنانچہ آپ اپنے گھر میں بیٹھ جائیں اور کچھ دن نماز کی طرف نہ نکلیں تو بے شک وہ قبول کرلے گا، جب آپ کو آپ کی مجلس سے طلب کرے گا تو آپ کو نہیں پائے گا، انھوں نے کہا: میں اپنے کانوں کے اوپر حي علی الصلاۃ، حي علی الصلاۃ کی اذان سنوں (اور نماز کے لیے مسجد میں نہ آؤں) میں نہیں کروں گا، انھوں نے کہا، پس آپ اپنی مجلس سے اس کے غیر کی طرف منتقل ہوجائیں، تو لازماً وہ آپ کی مجلس کی طرف پیغام بھیجے گا، تو اگر وہ آپ کو نہیں پائے گا تو آپ سے رک جائے گا، انھوں نے فرمایا: کیا مخلوق سے ڈرتے ہوئے؟ میں نہ ایک بالشت آگے ہوں گا اور نہ پیچھے۔

چنانچہ آپ باہر نکلے اور ظہر کی نماز کی طرف نکلے، پھر آپ اپنی اس مجلس میں بیٹھ گئے جس میں آپ بیٹھا کرتے تھے، چنانچہ جب والی نے نماز پڑھی تو آپ کی طرف پیغام بھیجا تو انھیں لایا گیا، چنانچہ اس نے کہا: بے شک امیر المؤمنین نے لکھا ہے، وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ اگر آپ بیعت نہیں کرتے تو ہم آپ کی گردن اڑا دیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو بیعتوں سے منع فرمایا ہے۔[1]

---

[1] سعید بن مسیّب کو عبدالملک بن مروان کی بیعت کے بعد ولید بن عبدالملک اور سلیمان بن عبدالملک کی بیعت کرنے کے لیے کہا گیا تو انھوں نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بیعتوں سے منع فرمایا ہے، میرے خیال سے سعید بن مسیّب کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے، جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج فرمایا ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ''عنقریب خلفاء ہونگے، اور بہت زیادہ ہونگے'' ←

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جب اس نے آپ کو دیکھا کہ آپ قبول نہیں کر رہے تو آپ کو برآمدہ کی طرف نکالا گیا اور آپ کی گردن بچھائی گئی اور تلواریں سونتیں گئیں، پھر جب اس نے آپ کو دیکھا کہ بلاشبہ آپ جاری ہیں تو ان کے لیے حکم دیا پھر آپ ننگے کیے گئے تو اچانک آپ پر بالوں کے کپڑے تھے، پھر انھوں نے کہا: اگر میں اسے جانتا تو اس حالت کے ساتھ مشہور نہ ہوتا، چنانچہ اس نے آپ کو پچاس کوڑے لگائے، پھر آپ کو مدینہ کے بازاروں کے چکر لگوائے، چنانچہ جب انھوں نے آپ کو واپس لوٹایا اور لوگ عصر کی نماز سے واپس لوٹ رہے تھے، آپ نے فرمایا: بلا شبہ یقیناً یہ ایسے چہرے ہیں کہ میں نے چالیس سال سے ان کی طرف نہیں دیکھا اور انھوں نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ آپ کے پاس بیٹھیں، چنانچہ اس کے ورع سے تھا کہ جب کوئی اس کی طرف آتا تو اسے کہتے: میرے پاس سے اٹھ جا، اس ڈر سے کہ وہ اس کے سبب مارا جائے گا۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھے پہنچا ہے کہ بے شک سعید بن مسیب مسجد سے ایک جگہ کو لازم پکڑ لیتے، مسجد سے اس کے علاوہ (جگہ) میں نماز نہیں پڑھتے تھے، اور بے شک وہ راتیں کہ عبدالملک نے آپ کے ساتھ کیا جو بھی کیا، آپ کو کہا گیا: اگر آپ اس جگہ میں نماز چھوڑ دیں تو آپ نے انکار کر دیا، مگر یہ کہ آپ اس جگہ میں نماز پڑھیں گے۔

اور آپ فرماتے تھے: ظلم کی امداد سے اپنی آنکھوں کو نہ بھرو، مگر اپنے دلوں کے انکار کے ساتھ، تا کہ تمہارے اعمال باطل نہ ہو جائیں، اور آپ کو کہا گیا: اور بلاشبہ آپ کی آنکھوں میں پانی اتر آیا، آپ اپنی آنکھوں کو کیوں نہیں بہاتے؟ آپ نے فرمایا: نہیں حتی کہ اس پر جس نے انھیں کھولا ہے۔

اور آپ کی ولادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال گزرنے پر ہوئی اور آپ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک نوجوان آدمی تھے۔

اور آپ مدینہ میں ۹۱ھ اور کہا گیا ہے کہ ۹۲ھ اور کہا گیا ہے کہ ۹۳ھ اور کہا گیا ہے کہ ۹۴ اور کہا گیا ہے کہ ۹۵ھ میں فوت ہوئے اور کہا گیا ہے کہ آپ ۱۰۵ھ میں فوت ہوئے اور اللہ زیادہ جانتا ہے۔[1]

← صحابۂ کرام نے عرض کی: پھر ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے خلیفہ کی بیعت پر قائم رہو، پھر اس کے بعد جو (بیعت کے لحاظ سے) پہلا ہو۔ (صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الأول فالأول، رقم الحديث (١٨٤٢)

[1] وفيات الأعيان و أنباء أبناء الزمان (٢/ ٣٧٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 24

الفاظ	معانی
فَصْلٌ	فرع/ شاخ۔
صَمِيْمٌ	خالص۔
سُلَالَةٌ	نسل۔
النُّبُوْءَاتُ	نبوتیں (مراد نبی ہیں)
صَفْوَةٌ	منتخب/ چنے ہوئے۔
مَكَارِمُ	بلندیاں/ قدریں۔
كَذْبَةٌ	ایک جھوٹ۔
الرِّئَاسَةُ	سربراہی۔
جِهَاتٌ	گوشے/سمتیں۔
جِيْرَانٌ	پڑوسی۔
سِلْمٌ	صلح۔
قَطِيْعَةٌ	قطع تعلقی۔
عَقَارٌ	جاگیر۔
فُنُوْنٌ	کرتب۔
يَشْرَعُ	مقرر کرتے تھے/متعین کرتے تھے۔
مَحَاسِنُ	خوبیاں۔
إِيْجَابٌ	واجب کرنا۔
نَدْبٌ	دعوت دینا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللَّبِیْبُ	عقل مند۔
رُجْحَانٌ	راجح ہونا۔
قِیْسَ	قیاس کیا جائے۔
سَمَاحَةٌ	فیاضی۔
جِهَةٌ	وجہ۔
اِصْرًا	بوجھ۔
مَوْلَانَا	ہمارا مولیٰ۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۴

محمدی نبوت اور اس کی نشانیاں

(حافظ ابن تیمیہ کی ہے)

اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت آپ کی (نبوت کی) نشانیوں میں سے ہے اور آپ کا اخلاق اور آپ کے اقوال اور آپ کے افعال اور آپ کی شریعت آپ کی (نبوت کی) نشانیوں میں سے ہے، اور آپ کی امت آپ کی نشانیوں میں سے ہے، اور آپ کی امت کا علم اور ان کا دین آپ کی نشانیوں میں سے ہے، اور آپ کی امت کے نیک آدمی کی کرامات آپ کی نشانیوں میں سے ہے، اور یہ آپ کی سیرت کے تدبر سے ظاہر ہوتا ہے، یعنی آپ کی پیدائش کے وقت سے بعثت تک اور بعثت کے وقت سے وفات تک، اور (یہ) آپ کے انساب اور آپ کے شہر اور آپ کے اصل اور آپ کے فرع کے تدبر کے سے ظاہر ہوتا ہے۔

پس بے شک آپ نسب کے لحاظ سے زمین والوں کے سب سے بلند رتبہ تھے، اس ابراہیم کی خالص نسل سے، اللہ نے جس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی، چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آیا، مگر وہ آپ کی اولاد سے تھا، اور اسے دو بیٹے اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام عطا کیے اور توراۃ میں ان کا ذکر کیا گیا اور توراۃ میں اس کی خوشخبری دی گئی جو اسماعیل کی اولاد سے ہوگا (یعنی محمد ﷺ) اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں کوئی نہیں ہوا، جو آپ کے علاوہ اس میں ظاہر ہو جس کی نبیوں نے بشارت دی تھی۔

اور ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے لیے دعا کی کہ ان میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرما، پھر قریش سے جو بنی ابراہیم کے چنے ہوئے ہیں، پھر بنی ہاشم سے جو قریش کے چنے ہوئے ہیں اور مکہ سے جو ام القریٰ ہے اور اس گھر کا شہر ہے جسے ابراہیم علیہ السلام نے بنایا اور لوگوں کو اس کے حج کی طرف بلایا اور وہ ابراہیم ﷺ کے عہد سے ہمیشہ حج کیا جا رہا ہے، انبیاء کی کتابوں میں احسن وصف کے ساتھ مذکور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ﷺ تربیت اور نشو ونما کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے زیادہ کامل تھے، اور آپ ہمیشہ سچائی اور نیکی اور انصاف اور اخلاق کی بلندیاں اور بے حیائی اور ظلم اور ہر مذموم نوع کو چھوڑنے کے ساتھ مشہور رہے، آپ ان چیزوں کے ساتھ تمام ان لوگوں کے ہاں گواہی دیے ہوئے تھے، جو آپ کو نبوت سے پہلے پہچانتے تھے اور جو آپ کے ساتھ (نبوت کے بعد) ایمان لائے اور جنہوں نے نبوت کے بعد کفر کیا، آپ کے بارہ میں کوئی ایسی چیز نہیں پہچانی گئی جس کے ساتھ عیب لگایا جائے، نہ آپ کے اقوال میں اور نہ آپ کے افعال میں اور نہ آپ کے اخلاق میں اور آپ سے نہ کبھی کوئی جھوٹ اور نہ ظلم اور نہ برائی واقع ہوئی۔

اور آپ ﷺ کا خلق اور آپ کی صورت صورتوں میں سب سے زیادہ کامل اور ان کی سب سے زیادہ مکمل اور ان کی سب سے زیادہ ایسی خوبیوں کو جمع کرنے والی تھی، جو آپ کے کمال پر دلالت کرنے والی ہیں، اور آپ امی لوگوں میں سے ایک اُمّی تھے، نہ ہی آپ ﷺ اور نہ ہی وہ (امی لوگ) اسے پہچانتے تھے، جسے اہل کتاب یعنی توراۃ اور انجیل والے پہچانتے تھے، اور آپ ﷺ نے لوگوں کے علوم سے نہ کچھ پڑھا اور نہ ان علوم والوں کے پاس بیٹھے اور آپ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کے چالیس مکمل کر دیے، چنانچہ آپ ﷺ ایک ایسا حکم لائے، جو احکام میں سب سے زیادہ عجیب اور ان کا سب سے زیادہ عظیم تھا اور ایسا کلام لائے کہ اس کی نظیر پہلوں اور بعد والوں نے نہیں سنی تھی۔

اور آپ نے ہمیں ایک ایسے کام کی خبر دی کہ آپ ﷺ کے شہر اور آپ ﷺ کی قوم میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا، جو اس کی مثل پہچانتا ہو، اور نہ آپ ﷺ سے پہلے اور نہ آپ ﷺ کے بعد، نہ شہروں میں سے کسی شہر میں اور نہ زمانوں میں سے کسی زمانہ میں، کوئی ایسا شخص پہچانا گیا، جو اس چیز کی مثل لایا ہو، جو آپ ﷺ لائے اور نہ کوئی ایسا شخص جو آپ کے غالب آنے کی طرح غالب آیا ہو، اور نہ کوئی ایسا شخص جو عجائب اور نشانیوں سے اس چیز کی مانند لایا ہو، جو آپ ﷺ لائے اور نہ کوئی ایسا شخص جو ایسی شریعت کی طرف بلاتا ہو، جو آپ کی شریعت سے زیادہ کامل ہو اور نہ کوئی ایسا شخص جس کا دین تمام ادیان پر علم اور حجت کے ساتھ اور ہاتھ اور قوت کے ساتھ آپ کے غالب آنے کی طرح غالب آیا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یقیناً انبیاء کے پیروکاروں کی طرح آپ کی پیروی کی گئی اور وہ کمزور لوگ تھے، اور سربراہی والوں نے آپ ﷺ کی تکذیب کی اور آپ ﷺ سے دشمنی کی اور آپ ﷺ کی ہلاکت اور ان لوگوں کی ہلاکت میں جنھوں نے آپ کی پیروی کی تھی ہر طریق سے کوشش کی، جیسا کہ کافر انبیاء اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ کرتے ہیں، اور جن لوگوں نے آپ ﷺ کی پیروی کی انھوں نے آپ ﷺ پیروی کسی رغبت اور ڈر کی وجہ سے نہیں کی، چنانچہ بلاشبہ آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسا مال نہیں تھا جو آپ انھیں دیتے، اور نہ کوئی ایسے گوشے تھے کہ آپ ان کو ان کا والی بناتے اور نہ آپ کے پاس کوئی تلوار تھی، بلکہ تلوار اور مال اور مرتبہ آپ ﷺ کے دشمنوں کے پاس تھا، اور بلاشبہ انھوں نے آپ کے پیروکاروں کو کئی قسم کی تکلیفیں دیں اور وہ صبر کرنے والے اور ثواب کی امید کرنے والے تھے، اپنے دین سے مرتد نہیں ہوتے تھے، کیونکہ ان کے دل ایمان اور معرفت کو حلاوت سے مل گئے تھے۔

اور مکہ، عرب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے اس کا حج کرتے تھے، پس موسمِ حج میں قبائل عرب جمع ہوتے تو آپ ﷺ ان کی طرف نکلتے، انھیں پیغام پہنچاتے اور ان کو اللہ کی طرف دعوت دیتے، اس حال میں کہ آپ ﷺ تکذیب کرنے والے کی تکذیب اور بدسلوکی کرنے والے کی بدسلوکی اور اعراض کرنے والے کے اعراض پر صبر کرنے والے ہوتے جسے آپ ملتے، یہاں تک کہ آپ نے یثرب والوں کو جمع کر لیا اور وہ یہودیوں کے پڑوسی تھے، بلاشبہ انھوں نے ان سے آپ ﷺ کی خبریں سن رکھی تھیں اور انھوں نے آپ ﷺ کو پہچان لیا۔

چنانچہ جب آپ ﷺ نے انھیں دعوت دی، تو انھوں نے جان لیا کہ بے شک آپ ﷺ وہ منتظر نبی ہیں جن کی یہود انھیں خبر دیتے تھے اور بے شک انھوں نے آپ ﷺ کی وہ خبریں سن رکھی تھیں، جس کے ساتھ انھوں نے آپ کے مرتبہ کو پہچان لیا، چنانچہ بے شک آپ ﷺ کا معاملہ دس سے چند اوپر سالوں میں یقیناً پھیل چکا تھا اور ظاہر ہو چکا تھا، چنانچہ وہ آپ کے ساتھ ایمان لائے، اور انھوں نے آپ ﷺ کی ہجرت اور آپ ﷺ کے صحابہ کی ہجرت پر اور آپ کے ساتھ جہاد پر آپ کی اتباع کی۔

پھر آپ ﷺ نے اور آپ کے پیروکاروں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجرین اور انصار تھے، جن میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو کسی دنیاوی رغبت اور ڈر کی وجہ سے ایمان لایا ہو، صرف انصار کے چند لوگ تھے جو بظاہر مسلمان ہوئے، پھر ان کے بعض کا اسلام اچھا ہوگیا، (یعنی پکے سچے مسلمان ہوگئے) پھر آپ کو جہاد کی اجازت دی گئی، پھر آپ کو حکم دیا گیا اور آپ ﷺ ہمیشہ سب سے مکمل اور سب سے کامل طریقہ پر اللہ کے حکم کے ساتھ سچائی اور عدل اور وفا سے قائم رہے۔

آپ ﷺ کا نہ کوئی ایک جھوٹ اور نہ کسی کے لیے کوئی ظلم محفوظ کیا گیا، اور نہ آپ ﷺ نے کسی کے ساتھ عہد شکنی کی، بلکہ آپ پر حالات کے مختلف ہونے کے باوجود آپ لوگوں میں سب سے سچے اور ان کے سب سے زیادہ عادل اور ان کے سب سے زیادہ وعدہ کو پورا کرنے والے تھے۔

آپ جنگ میں ہوں یا صلح میں، امن میں ہوں یا خوف میں، غنا میں ہوں یا فقر میں، قلت میں ہوں یا کثرت میں، اور کبھی دشمن پر آپ کے غالب آنے اور کبھی آپ پر دشمن کے غالب آنے میں ہوں، اور آپ ﷺ ان تمام حالات میں سب سے مکمل اور سب سے کامل طریقہ کے لیے وابستہ رہنے والے تھے، حتی کہ عرب کی اس ساری زمین میں دعوت ظاہر ہوگئی، جو بتوں کی عبادت اور کاہنوں کی خبروں اور خالق کے ساتھ کفر میں مخلوق کی اطاعت اور حرام خونوں کے بہائے جانے اور رشتہ داروں کی قطع تعلقی سے بھری ہوئی تھی، نہ وہ آخرت کو پہچانتے تھے اور نہ معاد کو، چنانچہ وہ زمین والوں میں سب سے بڑے عالم اور ان کے سب سے بڑے دین دار اور ان کے سب سے زیادہ عادل اور ان کے سب سے زیادہ فضل والے ہوگئے، یہاں تک کہ بے شک نصاری نے جب انھیں دیکھا، جس وقت وہ شام آئے، تو کہنے لگے: جو مسیح علیہ السلام کے ساتھی بنے ان لوگوں سے افضل نہیں تھے۔

یہ زمین میں ان کے علم اور ان کے عمل کے آثار اور ان کے علاوہ کے آثار تھے، عقلاء اس فرق کو پہچانتے ہیں جو دو معاملوں کے درمیان ہے، اور آپ ﷺ اپنے معاملہ کے غالب آنے اور مخلوق کے آپ کے تابع دار ہونے اور جانوں اور مالوں پر آپ کو ان کے مقدم کرنے کے باوجود آپ ﷺ فوت ہوئے اور آپ نے نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ کوئی دینار اور نہ کوئی بکری اور نہ کوئی اونٹ مگر آپ کی خچر اور آپ کا اسلحہ اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس جو کے ایسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیس وسقوں پر گروی رکھی ہوئی تھی، جن کو آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے خریدا تھا۔

اور آپ کے ہاتھ میں ایک جاگیر تھی، آپ ﷺ اس سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے اور باقی کو مسلمانوں کی مصلحتوں میں خرچ کر دیتے، چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بے شک آپ وارث نہ بنائے جائیں، اور نہ آپ کے ورثاء اس سے کچھ لیں، اور ہر وقت آپ کے ہاتھوں پر عجیب نشانیاں اور کرامات کے وہ کرتب ظاہر ہوتے، جن کا بیان کرنا طویل ہے۔

اور آپ ﷺ انھیں ان چیزوں کی خبر دیتے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونگی، اور آپ ﷺ انھیں اچھائی کا حکم دیتے اور انھیں برائی سے منع کرتے تھے اور آپ ﷺ ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتے اور ان پر گندی چیزوں کو حرام قرار دیتے تھے، اور آپ ﷺ نے تھوڑا تھوڑا کر کے شریعت کو مقرر فرماتے تھے، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو مکمل کر دیا، جس کے ساتھ آپ کو بھیجا تھا، اور آپ کی شریعت سب سے زیادہ کامل شریعت بن کر آئی، کوئی ایسی نیکی باقی نہ رہی کہ عقلیں پہنچاتی ہوں کہ بلاشبہ یہ نیکی ہے مگر آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا، اور نہ ہی کوئی ایسی برائی کہ عقلیں پہچانتی ہوں کہ بے شک یہ برائی ہے مگر آپ نے اس سے منع فرما دیا، آپ ﷺ نے کسی ایسی چیز کا حکم نہیں دیا کہ کہا گیا ہو، کاش! آپ ﷺ اس کا حکم نہ دیتے اور نہ آپ نے کسی ایسی چیز سے منع کیا کہ کہا گیا ہو، کاش! آپ اس سے منع نہ فرماتے، اور آپ ﷺ نے پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیا، آپ نے ان سے کسی چیز کو حرام نہیں قرار دیا، جیسے آپ کے علاوہ کی شریعت میں حرام قرار دی گئیں، اور آپ نے گندی چیزوں کو حرام قرار دیا، آپ ﷺ نے ان سے کسی چیز کو حرام نہیں قرار دیا، جیسے اس کو آپ کے علاوہ نے حلال قرار دیا۔

آپ ﷺ نے وہ خوبیاں جمع فرمائیں جس پر (سابقہ) امتیں تھیں، چنانچہ توراۃ اور انجیل اور زبور میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور آخرت کے دن کے بارہ میں خبر کی ایک قسم کا ذکر نہیں کیا جاتا، مگر بلاشبہ آپ اسے سب سے کامل طریقہ پر لائے، اور آپ ﷺ نے ایسی چیزوں کی خبر دی، جو ان کتب میں نہیں تھی، پس ان کتابوں میں عدل کو واجب کرنا اور فضل کو پورا کرنا اور فضائل کی طرف دعوت دینا اور نیکیوں میں ترغیب دینا نہیں ہے، مگر بے شک آپ ﷺ اسے لائے اور ان کو بھی لائے جو اس سے اچھے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب عقل مند آدمی ان عبادات میں غور کرے جنھیں آپ نے مقرر فرمایا ہے اور آپ کے علاوہ کی ان عبادات میں جو (سابقہ) امتوں میں تھیں، تو ان کی (یعنی شریعت محمدی ﷺ کی عبادات) فضیلت اور ان کا راجح ہونا ظاہر ہو جائے گا اور اسی طرح حدود اور احکام اور تمام شرائع میں ہے، اور آپ کی امت ہر فضیلت میں سب امتوں سے زیادہ کامل ہے، پس اگر ان کے علم کو تمام امتوں کے علم کے ساتھ قیاس کیا جائے، تو ان کے علم کی فضیلت ظاہر ہو جائے گی۔

اور اگر ان کے دین اور ان کی عبادت اور اللہ کے لیے ان کی اطاعت کا ان کے علاوہ کے ساتھ قیاس کیا جائے تو ظاہر ہو جائے گا کہ بلاشبہ یہ اپنے غیر سے زیادہ دین والے ہیں، اور اگر ان کی بہادری اور اللہ کے راستے میں ان کے جہاد اور اللہ کی ذات کے بارہ میں مصائب پر ان کے صبر کو قیاس کیا جائے تو ظاہر ہو جائے گا کہ بلاشبہ وہ جہاد کے لحاظ سے سب سے عظیم اور دلوں کے لحاظ سے سب سے بہادر ہیں، اور اگر ان کی سخاوت اور ان کے خرچ کرنے اور ان کے نفسوں کی فیاضی کو ان کے غیر کے ساتھ قیاس کیا جائے، تو واضح ہو جائے گا کہ بے شک وہ اپنے غیر سے زیادہ سخی اور زیادہ کرم والے ہیں۔

اور یہ وہ فضائل ہیں جس کو انھوں نے آپ کے ساتھ پایا اور جس کو انھوں نے آپ سے سیکھا، اور آپ ﷺ نے ہی نے ان کو ان فضائل کے ساتھ حکم دیا، وہ آپ سے پہلے کسی ایسی کتاب کی اتباع کرنے والے نہیں تھے کہ آپ اس کی تکمیل کے لیے آئے، جیسے مسیح علیہ السلام تورات کی شریعت کی تکمیل کے لیے تشریف لائے، اور مسیح علیہ السلام کے پیروکاروں اور ان کے علوم کے فضائل بعض توراۃ سے اور بعض زبور سے اور بعض پیش گوئیوں سے اور بعض مسیح علیہ السلام سے اور بعض ان لوگوں سے ہیں، جو آپ (مراد عیسی علیہ السلام) کے بعد تھے، جیسے حواری اور حواریوں کے بعد، اور بلاشبہ انھوں نے فلاسفہ اور ان کے علاوہ کے کلام ساتھ مدد طلب کی، حتی کہ انھوں نے دینِ مسیح میں کافروں کے امور سے ایسے امور کو داخل کر دیا، جو دین مسیح کے مخالف تھے، جب انھوں نے دین مسیح کو تبدیل کر دیا۔

اور رہی محمد ﷺ کی امت وہ آپ سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے، بلکہ ان کے اکثر صرف آپ کی وجہ سے موسیٰ اور عیسیٰ اور داود علیہم السلام اور توراۃ اور انجیل اور زبور کے ساتھ ایمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے، چنانچہ آپ ہی نے ان کو حکم دیا کہ وہ تمام انبیاء کے ساتھ ایمان لائیں اور ایسی تمام کتابوں کا اقرار کریں جو اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں، اور انھیں منع کیا کہ وہ رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق کریں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں فرمایا جسے آپ لے کر آئے:

﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [البقرة: ۱۳۶، ۱۳۷]

''کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد کی طرف اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔ پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں، جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے، اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ [البقرة: ٢٨٥، ٢٨٦]

’’رسول اس پر ایمان لایا، جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف نازل کیا گیا اور سب مومن بھی، ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے، اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش مانگتے ہیں، اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق، اسی کے لیے ہے، جو اس نے (نیکی) کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے (گناہ) کمایا، اے ہمارے رب! ہم سے مواخذہ نہ کر، اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں، اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا، جس کے (اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔‘‘ [1]

[1] الجوابُ الصحيح لمن بدّل دينَ المَسيحِ (٥/ ٤٤٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 25

الفاظ	معانی
العُمْرَانُ	آبادی۔
خَرَابٌ	ویران۔
مَصِيْرٌ	انجام۔
وُفُوْرٌ	زیادہ ہونا/کثرت۔
نَفَاقٌ	بڑھنا۔
اِبْذَعَرَّ	متفرق ہونا/منتشر ہونا۔ (باب افْعِلَّال ہے، اور مادہ بَذْعَرَ ہے)
الإِيَالَةُ	صوبہ۔
نِطَاقٌ	بندھن۔
القُطْرُ	صوبہ/ ملک۔
الفُرْسُ	ملک فارس کے باشندے۔
عَائِدَةٌ	مہربانی/ صلہ۔
مَرَامٌ	مقصد۔
عِزٌّ	عزت۔
قِوَامٌ	دارومدار/ بقاء۔
العِمَارَةُ	آبادی۔
الضِّيَاعُ	زمینیں/ جائیدادیں۔
الخَرَاجُ	ٹیکس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البِطَالَةُ	بے کار۔
الحَیْفُ	ظلم۔
اِنْجَلَوْا	وہ بھاگ گئے۔
دَعَائِمُ	ستون۔
جُبَاةٌ	جمع کرنے والے/ اکٹھا کرنے والے۔
مَوَادٌّ	اسباب۔
الثُغُوْرُ	سرحدیں۔
الِانْتِقَاضُ	بغاوت۔
مُتَّسِعَةٌ	وسیع۔
ظَلَمَةٌ	ظالم۔(ظَالِمٌ کی جمع ہے)
علی العُمُوْمِ	عام طور پر (یعنی اکثر ایسے ہوتا ہے کبھی کبھار اس کے برعکس بھی ہوتا ہے)
لِاِذْهَاب	مصدر بمعنی اسم فاعل ہے۔
المُرَاعَاةُ	خیال رکھی ہوئی۔
الحَظْرُ	منع۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۵

ظلم آبادی کی ویرانی کی خبر دینے والا ہے

(ابن خلدون[1] کی ہے)

تو جان لے کہ بے شک لوگوں پر ان کے مالوں میں ظلم کرنا ان کے حاصل کرنے اور ان کے کمانے میں ان کی امیدوں کو لیجانے والا ہے، کیونکہ وہ اس وقت اسے دیکھتے ہیں کہ بے شک ان کی انتہاء اور ان کا انجام ان کے ہاتھوں سے ان کا لوٹا جانا ہے اور جب ان کے کمانے اور ان کے حاصل کرنے میں ان کی امیدیں ختم ہوگئیں، تو ان کے ہاتھ ان میں کوشش سے رک گئے، اور ظلم کی مقدار اور اس کی نسبت پر رعایا کا کمانے میں کوشش سے رک جانا ہوتا ہے۔

پھر جب ظلم زیادہ ہو، معاش (روزی) کے تمام دروازوں میں عام ہو تو کمائی سے بیٹھ جانا ان (معاش) کے تمام دروازوں سے اس کے (ظلم) داخل ہونے کے ساتھ مکمل طور پر امیدوں کو اس کے لے جانے کی وجہ سے اسی طرح ہوتا ہے، اور اگر ظلم تھوڑا ہو تو کمائی سے رک جانا اس کی نسبت پر ہوتا ہے، اور آبادی اور اس کا زیادہ ہونا اور اس کے بازاروں کا بڑھنا یقیناً یہ اعمال اور مصلحتوں اور مکاسب (کمائیاں) میں لوگوں کی کوشش کے ساتھ ہے، جو جانے اور آنے والے ہوتے ہیں، چنانچہ جب لوگ معاش سے بیٹھ جائیں اور ان کے ہاتھ مکاسب سے رک جائیں تو آبادی کے بازار ماند پڑ جاتے ہیں اور حالات خراب ہو جاتے ہیں اور لوگ رزق کی تلاش میں اس صوبے کے علاوہ کناروں میں متفرق ہوجاتے ہیں، جس میں وہ اس کے بندن سے نکل جاتے ہیں۔

پھر صوبے کے رہنے والے کم ہوجاتے ہیں، اور اس کے گھر خالی ہو جاتے ہیں اور اس کے شہر اجاڑ ہوجاتے ہیں اور اس کی خرابی کے ساتھ حکومت اور بادشاہ کی حالت خراب ہوجاتی ہے، کیونکہ بلا شبہ وہ (حکومت) آبادی کے لیے ایک صورت ہے، اپنے مادہ کے خراب ہونے کے ساتھ ضروری طور پر خراب ہوگی۔

[1] ان کا نام عبدالرحمٰن بن محمد ہے، عام طور پر ابن خلدون کے نام سے مشہور ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورتو اس بارہ میں وہ دیکھ جسے مسعودی نے فارسیوں کی خبروں میں موبذان کے بارہ میں بیان کیا ہے، جو ان کے نزدیک بہرام بن بہرام[1] کے زمانہ میں دین والا تھا اور جس کے ساتھ اس نے حکومت پر اپنی مہربانی کی وجہ سے الو کی زبان پر اس بارہ میں مثال بیان کرنے کے ساتھ بادشاہ کے لیے اس ظلم اور غفلت سے انکار میں اشارہ کیا جس پر وہ تھا، جب اس نے اس کی آوازیں سنیں اور اس سے اس کے کلام کے سمجھنے کے بارے میں سوال کیا تو اس نے اسے کہا: بے شک (یہ) نر الو مادہ الو کے نکاح کا ارادہ رکھتا ہے اور بلا شبہ اس (مادہ) نے اس پر بہرام کے زمانہ میں بیس بستیوں کی ویرانی کی شرط لگائی ہے، چنانچہ اس نے اس کی شرط قبول کر لی ہے اور اس نے اسے کہا ہے: اگر اس بادشاہ کا زمانہ دائم رہا تو میں تجھے ہزار بستی ویران کردوں گا اور یہ سب سے آسان مقصد ہے۔

چنانچہ بادشاہ اپنی غفلت سے بیدار ہوگیا اور موبذان کے ساتھ علیحدہ ہوا اور اس سے اس کی مراد کے بارہ میں سوال کیا تو اس نے اسے کہا: اے بادشاہ! بے شک حکومت، اس کی عزت صرف شریعت اور اس کی اطاعت کے ساتھ اللہ کے لیے قیام اور اس کے اوامر ونواہی کے تحت تصرف کے ساتھ مکمل ہوتی ہے، اور صرف بادشاہ کے ساتھ شریعت کے لیے کوئی بقاء ہے اور صرف آدمیوں کے ساتھ بادشاہ کے لیے عزت ہے اور صرف مال کے ساتھ آدمیوں کے لیے بقا ہے اور صرف آبادی کے ساتھ مال کی طرف کوئی راستہ ہے اور صرف انصاف کے ساتھ آبادی کی طرف کوئی راستہ ہے اور انصاف مخلوق کے درمیان وہ گاڑا ہوا ترازو ہے، جسے خدا نے گاڑا ہے اور اس کے لیے ایک منتظم مقرر کیا ہے اور وہ بادشاہ ہے۔

اورتو اے بادشاہ! تو نے زمینوں کی طرف قصد کیا تو تُو نے انھیں ان زمینوں والوں اور اسے آباد کرنے والوں سے چھین لیا اور وہ ٹیکسوں والے تھے اور ان ہی سے اموال لیے جاتے تھے، اور تو نے وہ (زمینیں) خاص لوگوں اور خادموں اور بے کار لوگوں کو دے دیں، تو انھوں نے آباد کرنا

---

[1] (المُوبَذَان) میم کے ضمہ اور باء کے فتحہ کے ساتھ ہے، مجوسی لوگ عام قاضی کو موبذ اور قاضی القضاۃ کو موبذان کہتے تھے۔ (بَهْرَام بن بهرام) باء اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے، یہ فارسیوں کا ایک بادشاہ گزرا ہے، جس نے اپنے والد بھرام بن ھرمز کے بعد سترہ سال حکومت کی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انجاموں میں غور و فکر کرنا اور جو چیزیں زمینوں کو درست کرتی ہیں (انھیں) چھوڑ دیا، اور وہ بادشاہ سے اپنے قریب ہونے کی وجہ سے ٹیکس میں چشم پوشی کیے گئے، اور ظلم ان لوگوں پر واقع ہوگیا جو ٹیکسوں والوں اور زمینوں کو آباد کرنے والوں میں سے باقی بچے تھے، چنانچہ وہ اپنی زمینوں سے بھاگ گئے اور اپنے گھروں کو خالی چھوڑ دیا، اور ان زمینوں کی طرف جگہ پکڑی جو دشوار تھیں۔

پھر وہ ان میں رہے تو آبادی کم ہوگئی اور زمینیں اجڑ گئیں اور مال کم ہوگئے اور لشکر اور رعایا ہلاک ہوگئے اور ملک فارس میں ان کے پڑوسی بادشاہوں نے اس مواد (سامان و اسباب) کے ختم ہونے کے بارہ میں اپنے علم کی وجہ سے طمع کی جس کے ساتھ ہی ملک کے ستون درست رہتے ہیں، پس جب بادشاہ نے یہ سنا تو اپنے ملک میں غور و فکر پر متوجہ ہوا اور زمینیں خاص لوگوں کے ہاتھوں سے چھین لی گئیں اور ان زمینوں والوں کی طرف لوٹا دیں گئیں اور وہ اپنی سابقہ رسوم پر محمول کیے گئے اور وہ آبادکاری میں شروع ہوگئے اور جو ان میں سے کمزور تھا قوی ہوگیا، چنانچہ زمین آباد ہوگئی اور شہر سرسبز ہوگئے اور ٹیکس اکٹھا کرنے والوں کے پاس مال زیادہ ہوگئے اور لشکر قوی ہوگئے اور دشمنوں کے اسباب ختم ہوگئے اور سرحدیں بھر گئیں، اور بادشاہ اپنے امور کو انجام دینے پر خود متوجہ ہوا تو اس کے دن اچھے ہوگئے اور اس کا ملک درست ہوگیا۔

چنانچہ تو اس حکایت سے سمجھتا ہے کہ بلاشبہ ظلم آبادی کو ویران کرنے والا ہے اور بے شک آبادی میں بربادی کا صلہ حکومت پر فساد اور بغاوت کے ساتھ ہے، اور تو اس میں اس بات کی طرف نہ دیکھ کہ بے شک کبھی کبھی ظلم حکومتوں کے ان بڑے بڑے شہروں میں پایا جاتا ہے جو انھیں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان میں بربادی واقع نہیں ہوتی اور تو جان لے کہ بے شک یہ (ویرانی) یقیناً ظلم اور شہر والوں کے احوال کے درمیان مناسبت کی جانب سے آتی ہے، چنانچہ جب شہر بہت بڑا ہو اور اس کی آبادی بہت زیادہ ہو اور اس کے احوال ایسی چیز کے ساتھ وسیع ہوں جو منحصر نہ ہو تو اس میں ظلم اور زیادتی کے ساتھ کمی کا واقع ہونا البتہ تھوڑا ہوگا، کیونکہ بلاشبہ کمی یقیناً آہستہ آہستہ واقع ہوتی ہے۔

چنانچہ جب وہ شہر میں احوال کی کثرت اور اعمال کے وسیع ہونے کے ساتھ پوشیدہ رہے تو تھوڑے وقت کے بعد اس کا اثر ضرور ظاہر ہوگا اور کبھی کبھی یہ ظلم کرنے والی حکومت شہر کی ویرانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اپنی جڑ سے ختم ہو جاتی ہے، اور دوسری حکومت آتی ہے تو وہ اسے اپنے نئے ہونے کی وجہ سے پیوند لگاتی ہے اور اس کمی کو پورا کرتی ہے جو اس میں پوشیدہ ہوتی ہے، چنانچہ قریب نہیں ہے کہ اسے سمجھا جائے مگر بلاشبہ یہ بہت قلیل اور نادر ہے۔

اور اس سے مراد یہ ہے کہ بے شک ظلم اور زیادتی سے آبادی میں کمی کا حصول ایک یقینی واقع ہونے والا معاملہ ہے، جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے اور اس کا وبال حکومتوں پر لوٹنے والا ہوتا ہے اور تو ظلم کو ایسا ہرگز گمان نہ کر کہ بے شک مال اور حکومت کو اس کے مالک کے ہاتھ سے بلا بدلے اور سبب کے لیتا ہے، جیسا کہ مشہور ہے، بلکہ ظلم اس سے زیادہ عام ہے اور ہر وہ شخص جو کسی کی حکومت کو لے لے یا اس کو اپنے عمل میں غصب کر لے یا بغیر حق کے اس کا مطالبہ کرے یا اس پر کوئی حق مقرر کرے، جسے شرع نے مقرر نہ کیا ہو تو یقیناً اس نے اس پر ظلم کیا۔

چنانچہ مال کو اکٹھا کرنے والے اس کے حق کے بغیر ظالم ہیں، اور ان پر (رعایا پر) ظلم کرنے والے ظالم ہیں اور ان کو لوٹنے والے ظالم ہیں اور لوگوں کے حقوق روکنے والے ظالم ہیں اور عام طور پر ملکیتوں کو غصب کرنے والے ظالم ہیں اور اس تمام کا وبال اس آبادی کی ویرانی کے ساتھ حکومت پر لوٹنے والا ہے، جو اس کا مادہ ہے، کیونکہ وہ (ظلم) امیدوں کو ان امیدوں والوں سے لے جانے والا ہے، اور تو جان لے کہ بے شک شارع کے لیے یہی حکمت ظلم کے حرام کرنے میں مقصود تھی، اور وہ (ظلم) جس سے آبادی کا فساد اور اس کی ویرانی پیدا ہوتی ہے اور یہ نوعِ انسانی کے ختم ہونے کا اعلان کرنے والے ہے۔

اور یہ عام اور شرع کے لیے اس کے تمام ایسے ضروری مقاصد میں خیال رکھی ہوئی حکمت ہے، جو پانچ ہیں یعنی دین اور نفس اور عقل اور نسل اور مال کی حفاظت کرنا، چنانچہ جب ظلم جیسا کہ تو نے دیکھا کہ نوع (نوعِ انسانی) کے ختم ہونے کا اعلان کرنے والا ہے، کیونکہ آبادی کی ویرانی سے جس کی طرف وہ پہنچاتا ہے، تو اس میں منع کی حکمت موجود ہے، چنانچہ اس کی حرمت اہم ہے اور اس کی دلیلیں قرآن وسنت سے ایسی کثیر ہیں جو اس سے زیادہ ہیں کہ بے شک ضبط اور حصر (محدود کرنا) کا قانون انھیں محفوظ کرے۔[1]

[1] مُقَدِّمَةُ ابن خَلْدُونَ، الفصل الثالث والأربعون في أن الظلم مؤذن بخراب العمران (١/ ١٥٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 26

الفاظ	معانی
المَدَنِيَّةُ	تمدن۔
مَرَافِقُ	منافع/ضروریات۔
دَقَائِقُ	باریکیاں/گہرائیاں۔
يُعَيِّرُوْنَ	طعنہ دیتے/عار دلاتے۔
مِنْطَقَةٌ	پٹی۔
آبْزَنٌ	فوارہ۔
حَمَامٌ	کبوتر۔
فَارِهَةٌ	پھرتیلے اور چست۔
حِسَانٌ	خوب صورت۔
مَلَابِسُ	لباس۔
صَارَ	ہوگیا۔
تُمَزَّعُ	کاٹ دیے جائیں۔
عُضَالٌ	انتہائی سخت/لاعلاج۔
رُسْتَاقٌ	دیہات
أَرْجَاءُ	کنارے/انتہائیں۔
لَتَحْصُلُ	حاصل ہو (شروع میں لام تاکید ہے)
النَّضْحُ	آبپاشی
الدِّيَاسُ	گاہنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحَصَادُ	کٹائی کرنا۔
تُقْتَنٰی	حاصل کیا جانا۔جمع کیا جانا۔
العَنَاءُ	مشقت۔
التَّهْيِئَةُ	تیاری۔
مُحَاكَاةٌ	نقل کرنا/تقلید کرنا۔
حَظْوَةٌ	مرتبہ۔
عِيَالٌ	زیر کفالت/ اہل خانہ (عَيِّلٌ کی جمع ہے)
الغُزَاةُ	غازی۔
صِلَةٌ	دینا۔(باب وَصَلَ يَصِلُ کا مصدر ہے)
المُحَاوَرَةُ	گفتگو۔
هَيْئَاتٌ	حالتیں۔
خَسِيْسَةٌ	گھٹیا۔
التَّضَرُّعُ	فارغ ہونا۔
مَادَّةٌ	وہ چیز جس سے کسی دوسری چیز کا وجود ہو۔
أَنْطَقَ	بولنے کی صلاحیت دی۔
نَفَثَ	پھونکا۔
القَسِيُّ	مصر سے آنے والے کپڑے کو کہا جاتا تھا، جس میں ریشم ملا ہوتا تھا۔
الأُرْجُوَانُ	سرخ کپڑے۔
أَوَانِيُّ	برتن
المُقَطَّعُ	زیور بنا ہوا۔
حَلْيٌ	زیور (اس کی جمع حُلِيٌّ آتی ہے)
تَزْوِيْقٌ	آراستہ کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۶

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت عجمی تمدن

(شیخ[1] ولی اللہ دہلوی کی ہے)

تو جان لے! کہ بے شک جب عجمی اور رومی لوگ بہت زیادہ صدیاں خلافت کے وارث ہوئے اور دنیا کی لذت میں مشغول ہوگئے اور آخرت کے گھر کو بھول گئے، اور شیطان ان پر غالب آ گیا، انھوں نے معیشت کے منافعوں میں خوب غور وفکر کیا اور ان کے ساتھ باہم فخر کیا اور ان پر اطراف کے حکماء وارد ہوئے، جو ان کے لیے معاش کی باریکیاں اور اس کے منافع استنباط کرتے تھے، چنانچہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ عمل کرتے اور ان کے بعض بعض پر اضافہ کرتے اور ان کے ساتھ باہم فخر کرتے، حتی کہ کہا گیا: بے شک وہ اسے طعنہ دیتے جو ان کے سرداروں سے ایسی پیٹی (قمر بند) یا ایسا تاج پہنتا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم سے کم ہوتی تھی، یا جس کا بلند محل اور فوارہ اور کبوتر اور باغات نہ ہوتے، اور جس کے پھرتیلے اور چست چوپائے اور خوبصورت خادم نہ ہوتے اور جس کے کھانوں میں وسعت اور کپڑوں میں خوب صورتی نہ ہوتی تھی، اور اس کا ذکر لمبا ہے اور جسے تو اپنے شہروں کے بادشاہوں سے دیکھتا ہے، وہ تجھے ان کی حکایات سے کافی ہے۔

پھر یہ سب ان کے معاش کی جڑوں میں داخل ہوگیا اور ایسا ہوگیا کہ ان کے دلوں سے نہیں نکلتا تھا، مگر یہ کہ وہ کاٹ دیے جائیں، اور اس سے ایک انتہائی سخت بیماری پیدا ہوگئی، جو شہر کے تمام حصوں میں داخل ہوگئی تھی، اور ایک بہت بڑی آفت کہ ان کے بازاروں اور ان کے دیہاتوں اور ان کے مال داروں اور ان کے فقیروں سے کوئی ایک ان سے باقی نہ بچا مگر بلاشبہ وہ اس پر غالب آ گئی، اور اس نے اس کے گریبانوں سے پکڑ لیا اور اسے اس کے نفس میں عاجز کر دیا اور اس پر ایسے غموں اور فکروں کو لمبا کر دیا جن کی کوئی انتہا نہیں۔

---

[1] ان کا نام قطب الدین احمد بن عبدالرحیم (مولود ۱۱۱۴ھ و متوفی ۱۱۷۶ھ) تھا لیکن شاہ ولی اللہ کے نام سے مشہور ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی وجہ کہ بلاشبہ یہ چیزیں بہت زیادہ مالوں کے خرچ کرنے کے علاوہ حاصل نہیں ہوتیں تھیں، اور یہ مال کسانوں اور تاجروں اور ان کے مشابہ لوگوں پر ٹیکسوں کے دوگنا کرنے اور ان پر تنگی کرنے کے علاوہ حاصل نہیں ہوتے تھے، پھر اگر وہ رک جاتے تو ان سے لڑائی کرتے اور ان کو سزا دیتے اور اگر وہ اطاعت کرتے تو انھیں گدھوں اور بیلوں کے مرتبہ پر کر دیتے جو آبپاشی اور گاہنے اور کٹائی کرنے میں استعمال کیے جاتے ہیں، اور وہ جمع نہیں کی جاتیں مگر تاکہ ان کے ساتھ ضروریات میں مدد طلب کی جائے، پھر مشقت سے ایک گھڑی نہیں چھوڑے جاتے، حتی کہ وہ ایسے ہو جاتے ہیں کہ اُخروی سعادت کی طرف اپنے سروں کو بالکل نہیں اٹھاتے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

اور بسا اوقات ملک وسیع ہوتا ہے، ان میں کوئی ایک ایسا نہیں ہوتا، جسے اس کا دین فکر مند کرے اور وہ (مذکورہ چیزیں) بھی ایسی قوم کے علاوہ حاصل نہیں ہوتیں جو ان کھانوں اور لباسوں اور عمارتوں وغیرہ کی تیاری کے کے لیے کمائی کرتے ہیں اور وہ ان مکاسب کی بنیادوں کو چھوڑ دیتے ہیں، جن پر نظامِ عالم کی عمارت ہے، اور ان کے عام لوگ ایسے ہو گئے کہ ان پر چکر لگاتے تھے، وہ ان اشیاء میں سرداروں کی تقلید کرنے کا تکلف کرتے، وگرنہ وہ نہ ان کے پاس کوئی مرتبہ پاتے اور نہ ان کے پاس کسی حالت پر ہوتے تھے اور اکثر لوگ خلیفہ کے زیر کفالت ہو گئے۔

وہ کبھی اس سے اس بات پر ہتھیلیاں پھیلاتے کہ بے شک وہ غازیوں اور شہر کے لیے تدبیر کرنے والوں سے ہیں، وہ اپنی رسموں کے ساتھ چلتے تھے اور مقصد حاجت کو پورا کرنا نہیں۔ بلکہ اپنے سلف کی سیرت کے ساتھ قیام تھا، اور کبھی اس بات پر کہ بے شک وہ شاعر ہیں، بادشاہوں کی عادت انھیں دینے کے ساتھ جاری ہو چکی تھی، اور کبھی اس بات پر کہ بے شک وہ زاہد اور فقراء ہیں، خلیفہ سے ناپسند ہوتا تھا کہ ان کے حال کا جائزہ نہ لیا جائے، پھر ان کا بعض بعض پر تنگی کرتا اور ان کی کمائیاں بادشاہوں کی صحبت اور ان کے ساتھ نرمی اور ان کے ساتھ بات چیت کے اچھا ہونے اور ان کی چاپلوسی کرنے پر رک جاتیں، اور یہ وہ فن تھا جس میں ان کی فکریں غور وفکر کرتیں اور جس کے ساتھ ان کے اوقات ضائع ہوتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جب یہ مشغولیتیں زیادہ ہوگئیں تو کئی گھٹیا حالتیں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوگئیں اور انھوں نے عمدہ اخلاق سے اعراض کیا اور اگر تو چاہتا ہے کہ اس مرض کی حقیقت کو پہچانے تو تُو ایسی قوم کی طرف دیکھ جن میں خلافت نہیں ہے، اور نہ وہ کھانوں اور لباسوں کی لذتوں میں غور و فکر کرنے والے ہیں، تو ان میں سے ہر ایک کو پائے گا کہ اس کے ہاتھ میں اس کا معاملہ ہے، اور نہ اس پر ایسے بھاری ٹیکس ہیں کہ اس کی پشت بوجھل ہو، چنانچہ وہ دین اور ملت کے معاملہ کے لیے فارغ ہونے کی طاقت رکھتے ہیں، پھر ان کے حال کو تصور کر اگر ان میں خلافت اور اس کے سردار ہوتے تو وہ رعایا کو مسخر کرتے اور ان پر مسلط ہوتے۔

چنانچہ جب یہ مصیبت بڑی ہوگئی اور یہ مرض سخت ہوگئی تو ان پر اللہ اور مقرب فرشتے ناراض ہوگئے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس مرض کے علاج میں اس کے مادہ کے کاٹنے کے ساتھ تھی، پھر اس نے ایک امی نبی ﷺ بھیجا جو عجمی اور رومی لوگوں کو ملا نہیں تھا اور نہ ان کی رسوم کے ساتھ چلا تھا، اور اس کو ایک میزان بنایا، جس کے ساتھ ایسی میرت کو پہچانا جائے جو صحیح ہو اور اللہ کے ہاں ناپسندیدہ میں سے پسندیدہ ہو، اور اسے عجمی لوگوں کی عادتوں کی مذمت بیان کرنے اور دنیا کی زندگی میں مشغولیت اور اس کے ساتھ مطمئن ہونے کی خرابی کے بارہ میں بولنے کی صلاحیت دی۔

اور اس کے دل میں بھونکا کہ وہ ان پر وہ بڑی بڑی چیزیں حرام قرار دے کہ عجمی لوگ جس کے عادی تھے اور جس کے ساتھ انھوں نے فخر کیا، جس طرح کہ ریشمی اور قسی اور سرخ کپڑے پہننا اور سونے اور چاندی کے برتن اور سونے کا ایسا زیور استعمال کرنا جو زیور بنا ہوا نہ ہو (یعنی سونے کا ٹکڑا وغیرہ) اور ایسے کپڑے جن میں تصویریں بنائی گئی ہوں اور گھروں کو آراستہ کرنا وغیرہ، اور اس کی حکومت کے ساتھ ان کی حکومت اور اس کی ریاست کے ساتھ ان کی ریاست کے زوال کا فیصلہ کر دیا اور بے شک جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کسریٰ نہیں ہے اور جب قیصر ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہے۔[1]

[1] حجة الله البالغة، باب إقامة الارتفاقات وإصلاح الرسوم، ملوك العجم والروم خاضوا في لذة الدنيا ونسوا الآخرة (١/ ٣٠٥ تا ٣٠٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 27

الفاظ	معانی
الفُتُوْرُ	سستی۔
بَالِغٌ	حد کمال کو پہنچنا۔
لا سِیَّمَا	خاص طور پر۔
إِقْدَامٌ	پیش قدمی۔
الخَیْبَةُ	ناکامی۔
رِقَّةٌ	نرمی۔
الإِهْمَالُ	غفلت برتنا۔ لاپرواہی کرنا۔
البَشَرُ	مخلوق۔
سَقَطٌ	گھٹیا۔
التَحَزُّبُ	گروہ بندی۔
القُعُوْدُ	بیٹھنا / پیچھے ہٹنا۔
الحَمِیْدَةُ	قابل تعریف۔
التَحَلِّیْ	آراستہ ہونا۔
السَقْمُ / السَقَمُ	بیماری۔
نُعُوْمَةٌ	نرمی۔
ذَیْلٌ	دامن۔
ثَبَاتٌ	ثابت قدمی۔
المَخَازِیْ	رسوائیاں (مَخزَاۃٌ کی جمع ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لُكْنَةٌ	اٹک اٹک کر بولنا۔
رَزَانَةٌ	سنجیدگی۔
تَهَوُّرًا	ناعاقبت اندیشی۔
الشَّهَامَةُ	وقار/ حوصلہ مندی۔
وَقَاحَةٌ	بے حیائی۔
حُرِّيَّةٌ	آزادی۔
النَّاشِئَةُ	نئی نسل۔
شَبَابٌ	نوجوان/ ابتدا۔
حَلَقَةٌ	جماعت۔
سَاقِطَةٌ	گری ہوئی۔
الإِسَارُ	قید۔
لِئَامٌ	کمینے۔(لَئِيمٌ کی جمع ہے)
الهَنَاءُ	خوشی۔
بَارٌّ	فرمانبردار۔
البَهِيمِيَّةُ	حیوانیت۔
المُتَفَرْنِجَةُ	انگریز سے مشابہت رکھنے والی۔
مُطَّرِدٌ	عام۔
تَهَاوُنًا	لاپرواہی۔
كَسَلًا	سستی۔
يَنْدَفِعُوْنَ	مشغول ہوتے ہیں۔
التَّشْبِيبُ	شعروں میں عورتوں کے محاسن بیان کرنا۔
التَّشَبُّثُ	چمٹنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَلَوُّنْ	غیر مستقل مزاج۔
الوَاھِنَةُ	کمزور جماعت۔
عَمْیَاءُ	اندھی۔
المُلْتَھِبِیْنَ	بھڑک اٹھنے والے۔
مَزِیَّةٌ	خوبی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۷

امت سے بلند طبقہ والے لوگ

(سید عبدالرحمن[1] کواکبی کی ہے)

امت سے بلند طبقہ والوں کی اکثریت میں سستی حد کمال کو پہنچنے والی ہے، اور خاص طور پر شیوخ میں، یہ ایک مرتبہ ہے (یعنی طبیعت میں کمزوری) کیونکہ بے شک ہم انھیں پاتے ہیں، وہ اپنے آپ کو ہر چیز میں کم سمجھتے ہیں اور ہر عمل سے قاصر رہتے ہیں اور ہر پیش قدمی سے باز رہتے ہیں اور ہر امید میں ناکامی کی توقع رکھتے ہیں اور اس کمزوری کے سب سے برے آثار ان کا غیروں میں خوبی کو دیکھنا ہے، جیسے بچے اپنے آباء واجداد اور اپنے اساتذہ میں خوبی کو دیکھتے ہیں، چنانچہ وہ اس چیز میں غیروں اور ان کے اتباع کی تقلید کے لیے مصروف ہوتے ہیں، جس کو وہ نرمی اور ہوشیاری اور تمدن گمان کرتے ہیں۔

اور وہ اس چیز میں ان سے دھوکہ کھاتے ہیں، جس کے ساتھ وہ انھیں گھیرتے ہیں، جیسے دین میں سخت طرزِ عمل اور اس کے ساتھ فخر چھوڑنے کو اچھا سمجھنا ہے، چنانچہ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو تنہائیوں کے علاوہ میں نماز سے حیا محسوس کرتے ہیں، جیسے قومی عادات کے ساتھ تمسک سے غفلت برتنا ہے، پھر کچھ ان میں سے ایسے ہیں، جو اپنی پگڑی سے حیا محسوس کرتے ہیں، جیسے خاندان کے ساتھ فخر کرنے سے دور ہونا ہے، گویا کہ ان کی قوم گھٹیا مخلوق سے ہے اور جیسے رائے کے لیے گروہ بندی کو پھینکنا ہے، گویا کہ وہ عاجز پیدا کیے گئے ہیں۔

اور جیسے منافعوں میں اقرباء کو ترجیح دینے سے غفلت ہے اور جیسے باہم تعاون کرنے اور آپس میں مہربانی کرنے سے بیٹھنا ہے تاکہ اس سے دینی تعصب کی بو نہ سونگھی جائے، اگرچہ وہ اس قسم کی طرف حق پر ہوں، یعنی مسلمانوں سے کمزوری والوں میں بری عادات غیروں میں قابل

[1] ان کا نام عبدالرحمن بن احمد بن مسعود کواکبی تھا، ۱۲۶۵ھ کو حلب میں پیدا ہوئے اور ۶ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ کو مصر میں فوت ہوئے، ام القریٰ اور طبائع الاستبداد ان کی تصانیف ہیں، ہماری یہ کہانی ان کی کتاب ام القری سے منقول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف ہیں، کیونکہ غیر ان پر ملمع سازی کرتے ہیں کہ بے شک وہ ان کے علاوہ ان (صفات) کے ساتھ آراستہ ہونا اچھی طرح کرتے ہیں۔

اور یہ کمزور جماعت ان کے لیے لائق ہے کہ ان پر ایسے حالات کا چھوڑنا دشوار ہو جس کو انھوں نے اپنی عمر میں پسند کیا ہے، جیسے کبھی جسم بیماری پسند کرتا ہے تو اسے صحت لذت نہیں دیتی، چنانچہ بے شک وہ اپنے ناخنوں کی نرمی کے وقت سے (مراد بچپن سے) بڑے کے ساتھ ادب سیکھ لیتے ہیں، وہ اس کے ہاتھ یا اس کے دامن یا اس کے پاؤں کو بوسہ دیتے ہیں اور وہ احترام کو پسند کرتے ہیں، چنانچہ وہ بڑے کو نہیں روندتے، اگرچہ وہ ان کی گردنوں کو روند ڈالے، اور وہ ہتھوڑوں کے نیچے میخوں کی ثابت قدمی کی طرح ثابت قدمی کو پسند کرتے ہیں، اور وہ اطاعت کو پسند کرتے ہیں، اگرچہ ہلاکت کی جگہوں کی طرف ہو، اور وہ پسند کرتے ہیں کہ زندگی میں ان کا وظیفہ کاشتکاری کے علاوہ ہو، وہ دراز ہوتا ہے اور یہ قاصر رہتے ہیں، وہ آسمان کو طلب کرتا ہے اور یہ زمین کو طلب کرتے ہیں، گویا کہ موت کو چاہنے والے ہیں۔

اور اسی طرح ان عادات پر الفت کے لمبا ہونے نے ان کی فکر میں حقائق کو الٹ پلٹ کر دیا، اور ان کے ہاں رسوائیوں کو قابل فخر کام بنا دیا، چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ وہ ذلت کو ادب کا اور عاجزی کو نرمی کا اور خوشامد کو فصاحت کا اور لکنت کو سنجیدگی کا اور حقوق کے چھوڑنے کو سخاوت کا اور ذلت کے قبول کرنے کو تواضع کا اور ظلم کے ساتھ راضی ہونے کو اطاعت کا نام دیتے ہیں، جیسے وہ دعویٰ کی حق داری کو غرور کا اور اپنی ذاتی حالت سے نکلنے کو فضول کام کا اور کل کی طرف نظر بڑھانے کو امید کا اور پیش قدمی کو ناعاقبت اندیشی کا اور غیرت کو حماقت کا اور وقار کو بد اخلاقی کا اور بات کی آزادی کو بے حیائی کا اور وطن کی محبت کو جنوں کا نام دیتے ہیں۔

اور جان لیا جائے کہ بے شک وہ نئی نسل جن کی عقلوں کے ساتھ امت اپنی امیدوں کو باندھتی ہے، شاید ان سے کوئی سچی بات کہے اور وطن ان کی ہمتوں کی رسیوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، انھیں امید ہے کہ وہ کوئی کام کریں، یہی نوجوان اور جوان کے حکم میں ہیں، وہ محمدی مہذب لوگ ہیں، جن کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ بے شک قوم کی رائے کی ابتدا ان کے نوجوانوں کے پاس ہے، جو اپنے دین کے ساتھ فخر کرتے ہیں اور اس کی بنیادی عمارتوں کے ساتھ قیام پر حرص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، جیسے نماز اور روزہ ہے۔

اور اس (دین) کی بنیادی ممنوعات سے بچتے ہیں، جیسے جوا اور نشہ آور چیزیں ہیں، جو فخر کے محلات کی عمارت ایسی ہڈیوں پر نہیں محدود کرتے، جنھیں زمانے نے بوسیدہ کر دیا ہو اور وہ راضی نہیں ہوتے کہ وہ اسلاف[1] اور اخلاف کے درمیان گری ہوئی جماعت ہوں، جو جانتے ہیں کہ یقیناً وہ آزاد پیدا کیے گئے ہیں، چنانچہ وہ ذلت اور قید کا انکار کرتے ہیں، جو پسند کرتے ہیں کہ وہ باعزت وفات پائیں اور وہ کمینے ہو کر زندہ نہ رہیں، جو کوشش کرتے ہیں کہ وہ پسندیدہ زندگی پائیں، ایسی قوم کی زندگی جن سے ہر فرد اپنے حالات میں ایک مستقل دلیل ہو جسے دین کے علاوہ کوئی نہ روکے اور ایسے شریک کی زندگی جو اپنی قوم کا امین ہو وہ ان کی اور وہ لوگ اس کی غمی اور خوشی بانٹیں، اور ایسے لڑکے کی زندگی جو اپنے وطن کا فرمانبردار ہو کہ اس پر اپنے فکر اور اپنے وقت اور اپنے مال سے حقیر حصہ کے ساتھ (بھی) بخل نہ کرے، جو اپنے وطن سے ایسے شخص کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں جو جانتا ہے کہ بے شک وہ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔

جو انسانیت سے انتہائی محبت کرتے ہیں، جو سمجھتے ہیں کہ انسانیت ہی علم ہے اور حیوانیت بالکل جہالت ہے، جو اعتبار کرتے ہیں کہ بے شک لوگوں کا سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے ان کا زیادہ نفع بخش ہے، جو پہچانتے ہیں کہ بے شک مایوسی امیدوں کی وباء ہے اور تردد اعمال کی وباء ہے، جو سمجھتے ہیں کہ بے شک فیصلہ اور تقدیر دونوں کوشش اور عمل ہیں، جو یقین رکھتے ہیں کہ بلاشبہ ہر نشان جو زمین پر ہے وہ ان جیسے انسانوں کے کام سے ہے، چنانچہ وہ صرف طاقت کا خیال کرتے ہیں، اور تقدیروں سے صرف خیر کی توقع رکھتے ہیں۔

اور رہی انگریزوں سے مشابہت رکھنے والی نئی نسل تو ان میں اپنے نفسوں کے لیے خیر نہیں ہے، چہ جائیکہ وہ اپنی قوموں اور وطنوں کو کچھ نفع پہنچائیں اور یہ (یعنی ان میں خیر نہیں ہے) کیونکہ بے شک انھی کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے، خواہشات انھیں کھینچتی ہیں جیسے چاہتی ہیں، وہ کسی مسلک کی پیروی نہیں کرتے اور نہ کسی عام شریعت پر چلتے ہیں، کیونکہ بے شک وہ حکمت کا فیصلہ کرتے ہیں اور اپنے دین کے ساتھ فخر کرتے ہیں، لیکن وہ اس کے ساتھ لاپرواہی اور سستی نہیں کرتے۔

---

[1] اسلاف اور اخلاف میں تیسری صدی حد فاصل ہے یعنی تیسری صدی سے پہلے والے اسلاف اور بعد والے اخلاف کہلاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ امتوں سے اپنے علاوہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی قوموں کے ساتھ فخر کرتے ہیں اور اپنی عادات اور اپنے امتیازات کو اچھا سمجھتے ہیں، چنانچہ وہ ان کے نظاروں کے لیے مائل ہوتے ہیں، لیکن فرنگی کے چھوڑنے پر طاقت نہیں رکھتے، گویا کہ وہ تابع پیدا کیے گئے ہیں اور وہ لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ اپنے وطنوں سے عشق کرتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے لیے ان اعمال کے ساتھ چمٹنے کے علاوہ صرف تشبیب (شعروں میں عورتوں کے محاسن بیان کرنا) اور احساس کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں جن سے سچی محبت واجب ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بے شک انگریزوں کی مشابہت رکھنے والی نئی نسل کے حالات بھی ایسی حیرانگی اور غیر مستقل مزاجی اور نفاق سے نہیں نکلتے جس کو (بھلائی کے وافر نہ ہونے کا) وصف جمع کرتا ہے، اور کمزور جماعت ان سے بہتر ہے، وہ دین کے ساتھ چمٹنے والی ہے خواہ ریا کاری کے ساتھ ہو، اور اطاعت کے ساتھ چمٹنے والی ہے خواہ اندھی ہو، علاوہ ازیں بلاشبہ انگریز کی مشابہت رکھنے والوں میں غیرت مند افراد پائے جاتے ہیں، جیسے آزاد ترکوں سے پختہ اور ایسی غیرت پر بھڑک اٹھنے والے لوگ ہیں، جوان کی خوبی کے احترام کا تقاضا کرتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 28

الفاظ	معانی
الفُرْسُ	فارسی۔
تَجَالُدٌ	تلواروں سے لڑنا۔
مُسْتَمِرٌّ	مسلسل۔
مَنْهُوْكَةٌ	کمزور۔
قُوىً	قوتیں۔
إِحَنٌ	کینے (إِحْنَةٌ کی جمع ہے)
الزَّهْوُ	تکبر۔
التَّرفُ	خوش حال۔
الغَخْفَخَةُ	بے جا فخر۔
المَلَاذُ	پناہ گاہ۔
شَرَهٌ	شدید حرص۔
الإِتَاوَاتُ	جزیے۔
القُوىٰ	قوتیں۔
الذُّلُ	کمزوری۔
الاِسْتِقْلَالُ	خود مختاری۔
العَجْمَاوَاتُ	چوپائے۔
بَصِيْصٌ	چمک۔
الغُلُفُ	غلاف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُحُبٌ	بادل (سَحَابٌ کی جمع ہے)
کِسَفٌ / کِسْفٌ	ٹکڑے۔
الرَّيْنُ	زنگ۔
المَشَارِبُ	طریقے/ مذاہب۔
مَعَارِفُ	علوم۔
حَيَارىٰ / حُيَارىٰ	پریشان۔
شَوَارِدُ	نادر چیزیں۔
الحَاضِرُ	زمانۂ حال۔
الغَابِرُ	زمانۂ گزشتہ/ باقی ماندہ۔
الطَّبْعُ	فطرت۔
الدَّنَسُ	گندگی۔
الدَّعَارَةُ	فسق و فجور۔
لِأَوَّلِ وَهْلَةٍ / لِأَوَّلِ وَهَلَةٍ	پہلے پہل۔
مَصْدَرٌ	اصل/ جڑ۔
فَوْضَى	منتشر۔
الإِبَاحِيِّيْنَ	کمیونسٹ (ایک گمراہ فرقہ ہے جو کہتا ہے کہ نیکی یا برائی کرنے کی قدرت انسان کے پاس نہیں ہے، نیز کوئی چیز کسی کی ملکیت نہیں بلکہ تمام لوگ ہی اس میں شریک ہیں)
النِّزَاعَاتُ	جھگڑے (النِّزَاعُ کی جمع ہے)۔
سَخَافَةٌ	کمزوری۔
تَضَعْضُعٍ	ذلت۔
رُبُطٌ	رسیاں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغُمَمُ	رنج/غم (الغُمَّةُ کی جمع ہے)
نِعَاجٌ	دنبیاں۔
شَهْمٌ	باوقار۔
صِبْيَةٌ	بچے۔ (صَبِیٌّ کی جمع ہے)
يُتْمٌ	یتیمی۔
نَبْتٌ	پیداوار۔
عُشَرَاءُ	رشتہ دار۔
حَفَدَةٌ	خادم۔
رَيْعَانُ	ابتدا۔
لَمْ تَجْرِ العَادَةُ	عام طور پر۔
مُنْحَطُّوْنَ	پستی۔
سِلْمًا	امن پسند۔
مَطْبُوْعًا	عادی۔
عَصَبَةٌ	خاندان۔
المَجَالُ	میدان۔
الخَلِيْقَةُ	فطرت۔
القَوِيْمُ	سیدھا/معتدل۔
تُلِمُّ	لاحق ہوتی ہے۔
اِنْقَاذٌ	بچانا۔
المُرَاقَبَةُ	مراقبہ۔
التَّحَنُّثُ	عبادت کرنا۔
اِنْفَتَقَ	پھٹ گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنْتَجَعٌ	چراگاہ۔
الخَطْبُ	حادثہ۔
بَرَاعَةٌ	مہارت۔
اِنْتَدَبَ	تیار ہوگئے۔
الرِّمَمُ	بوسیدہ ہڈیاں۔
مُقَوِّمٌ	اخلاق درست کرنے والا۔
العِنَايَةُ	توجہ۔
مُؤْنَةٌ	بوجھ۔
التَطَهُّرُ	پاک ہوجانا۔
الخَلْطُ	ملانا۔
الثَّانُوِيَّةُ	دوخدائی نظریہ۔
الزَّعَامَةُ	سرداری۔
دَوِيٌّ	گرج دار آواز۔
هَيَاكِلُ	ڈھانچے۔
المُنْتَحِلِيْنَ	مذہب اختیار کرنے والا۔
سُلَّمٌ	سیڑھی۔
اُسْتُعْبِدُوا	غلام بنائے گئے۔
غَبَاوَةٌ	کند ذہنی۔
اِقْتَطَعَتْ	روک لیا۔
المَوَاهِبُ	انعامات۔
حُرِّيَّةٌ	آزادی۔
مُمْتَزَجِيْنَ	ملے ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحِبَّاءُ	عاشق/محبوب۔
أَهْدَابُ	پلکیں۔
العِزَّةُ	غلبہ۔
التَّعْنِيفُ	ڈانٹ۔
يُنَاضِلُ	مقابلہ کرنے۔
يَزْعَجُ	ہٹاتے/دھتکارتے۔
قَاهِرٌ	غالب۔
سُلْطَةٌ	غلبہ۔
غَمَرَاتٌ	گمراہیوں۔
الغُلُفُ	غلاف۔
الصَّادِعُ	فیصلہ کرنے والا۔
غَيْرُ المُعْتَادِ	غیر عادت۔
يُمَحِّصُوا	پاک کردیں۔
نَاحِيَةٌ	کونہ۔
نَاشِئٌ	پیدا ہونے والے۔
سَذَاجَةٌ	سادگی۔
المُفْحِمُ	لاجواب کردینے والا۔
الإِقْنَاعُ	تشفی۔
المَشَاعِرُ	حواس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۸

محمد ﷺ کی رسالت

(شیخ محمد عبدہ[1] کی ہے)

عالم کی دونوں حکومتیں (مشرق میں فارسیوں کی حکومت اور مغرب میں رومیوں کی حکومت) مسلسل باہم جھگڑے اور تلواروں سے لڑنے میں تھیں، اور دو جہانوں کے درمیان خون بہائے جا رہے تھے اور قوتیں کمزور تھیں اور مال ہلاک ہونے والے تھے، اور ظلم کینوں سے سخت سیاہ ہونے والا تھا، اور اس کے ساتھ تو بلاشبہ تکبر اور خوشحالی اور اسراف اور بے جا فخر اور رنگ برنگ ہونا پناہ گاہ میں ایسی حد کو پہنچنے والا تھا کہ بادشاہ اور امراء اور قائدین اور ہر امت سے ادیان کے سرداروں کے محلات میں بیان نہیں کیا جاتا تھا، اور امتوں میں سے اس طبقہ کی شدید حرص کسی حد کے پاس موقوف نہیں تھی، چنانچہ انھوں نے ٹیکسوں میں اضافہ کیا اور جزیوں کے مقرر کرنے میں مبالغہ کیا، حتی کہ انھوں نے اپنے مطالبات کے ساتھ رعایا کی کمروں کو بوجھل کر دیا، اور وہ ان کے کاموں کے نفعوں پر آئے جو ان کے ہاتھوں میں تھا، اور بادشاہ نے قوتوں کو اس چیز کے چھین لینے میں منحصر کر دیا جو کمزور کے ہاتھ میں تھی اور عقل مند کی فکر عقل مند آدمی سے چھیننے کے لیے حیلہ کرنے میں منحصر ہوگئی، اور اس کے بعد آیا کہ بلاشبہ ان قبیلوں پر روحوں اور مالوں پر امن کے ختم ہونے کی وجہ سے فقر اور کمزوری اور عاجزی اور خوف اور اضطراب کی کئی قسمیں غالب آگئیں۔

رؤساء کے ارادے نے ان لوگوں کے ارادہ کو ڈھانپ لیا جو ان سے نیچے تھے، تو یہ کھیلنے والے کی خیالی مورتیوں کی طرح ہوگئے، جنھیں وہ پردے کے پیچھے سے گھماتا ہے اور ان کی طرف دیکھنے والا انھیں عقل والوں سے گمان کرتا ہے، چنانچہ اس کے ساتھ ذاتی خود مختاری ختم ہوگئی اور

---

[1] محمد عبدہ بن حسن (۱۲۶۶ھ) کو مصر کے محلہ نصر میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کی، بہت بڑے ادیب تھے، (۱۳۲۳ھ) کو وفات پائی، ان کی بہت ساری تصانیف ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: تفسير القرآن الكريم، رسالة التوحيد، رسالة الواردات، الإسلام والنصرانية مع العلم والمدنية۔ ہمارا یہ سبق ان کی کتاب رسالة التوحيد سے لیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رعایا کے افراد نے گمان کیا کہ بلاشبہ وہ صرف اپنے سرداروں کی خدمت اور ان کی لذتوں کو پورا کرنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، جیسا کہ چوپایوں میں ان لوگوں کے ساتھ وہ حالت ہوتی ہے، جو انھیں پالتے ہیں، سردار اپنے عقائد اور اپنی خواہشات میں گمراہ ہوگئے اور ان پر ان کی شہوات حق اور انصاف کے خلاف غالب آ گئیں، لیکن ان کے لیے قوتِ فکر سے اس کا سب سے گھٹیا بقایا بچ گیا، چنانچہ ان سے اس بات کا ڈر جدا نہیں ہوا کہ بے شک نور الٰہی کی چمک جو انسانی فطرت کو ملی ہوتی ہے، یقیناً وہ ان غلافوں کو پھاڑ دیتی ہے جنھوں نے دلوں کو گھیرا ہوتا ہے اور ان پردوں کو پھاڑ دیتی ہے جو عقلوں پر لٹکائے جاتے ہیں۔

پھر عام لوگ راستے کی طرف ہدایت پاتے ہیں اور بہت بڑی جماعت تھوڑی تعداد پر بھڑک اٹھتی ہے، اور اس وجہ سے بادشاہ اور رؤساء غافل نہیں ہوئے کہ وہ وہموں کے بادل پیدا کریں اور اباطیل اور خرافات کے ٹکڑے تیار کریں تاکہ دہ عام لوگوں کی عقلوں میں ڈالیں تو پردہ سخت ہو جائے اور زنگ زیادہ ہو جائے، اور اس کے ساتھ نورِ فطرت کا گلہ گھونٹ دیا جائے اور ان کے لیے وہ چیزیں پوری ہوں جو وہ مغلوبین سے اپنے لیے چاہتے ہیں، اور دین نے اپنے رؤساء کی زبان کے ساتھ صراحت کی کہ بلاشبہ وہ عقل کا دشمن ہے اور ہر اس چیز کا دشمن ہے جسے غور وفکر پیدا کرتا ہے، مگر جو مقدس کتاب کے لیے تفسیر ہو، اور ان کے لیے بت پرستی والے مشارب میں ایسے چشمے تھے جو خشک نہیں ہوتے تھے، اور ایسی مدد تھی جو ختم نہیں ہوتی۔

یہ قوموں کی حالت ان کے علوم میں تھی اور یہی گویا کہ ان کی حالت ان کے اسباب زندگی میں تھی، اندھی جہالت میں غلام، ذلیل، پریشان تھے، اے اللہ! مگر گزشتہ حکمت اور سابقہ شریعتوں کی باقی ماندہ چیزوں سے بعض نادر چیزیں تھیں، انھوں نے بعض ذہنوں کی طرف پناہ لی، اور ان کے ساتھ زمانۂ حال کی ناراضگی اور زمانۂ گزشتہ کے ساتھ علم کی کمی تھی۔

عقائد کے اصول اور ان کے فروع پر شبہات اس وضع کے ساتھ جو الٹ گئی اور اس فطرت کے ساتھ جو منعکس ہوگئی، بھڑک اٹھے، چنانچہ گندگی کو طہارت کی جگہ میں اور شدید حرص کو جہاں قناعت کا انتظار کیا جاتا ہے، اور فسق و فجور کو جہاں سلامتی اور سلام کی امید کی جاتی ہے خیال کیا جاتا، سبب کی معرفت کے بارہ میں غور وفکر کی کوتاہی اور پہلے پہل اس کا پھرنا ساتھ تھا، یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ بے شک ان تمام کی اصل دین ہی ہے، پس حواسہ خمسہ پر اضطراب غالب آ گیا اور لوگوں عقل اور شریعت دونوں میں منتشر مذہب کی طرف چلے گئے اور متعدد قبائل میں کیمونسٹوں اور دھریوں[1] کے مذاہب ظاہر ہوگئے۔ اور یہ ان پر تمام مصیبتوں سے بڑھ کر ہلاکت تھی جس کے ساتھ وہ مصیبت میں ڈالے گئے۔

اور عرب لوگ جھگڑوں میں باہم مخالف قبائل تھے، شہوات کے لیے جھکنے والے تھے، ہر قبیلے نے اپنے ساتھی سے لڑائی کرنے اور ان کے بہادروں کے خون بہانے اور ان کی عورتوں کو قید کرنے اور ان کے مالوں کو چھیننے میں فخر کیا، خواہشات انھیں جنگوں اور فتنوں کی طرف چلاتیں اور ان کے لیے برائیاں اور اعتقادات کی خرابی مزین کی گئی اور بلاشبہ عرب عقل کی کمزوری سے ایسی حد کو پہنچ گئے، جس میں انھوں نے حلوی سے اپنے بت بنائے، پھر ان کی عبادت کی، چنانچہ جب بھوک لگی تو ان کو کھا لیا، اور وہ اخلاق کی ذلت سے ایسی کمزوری کو پہنچ گئے، جس میں انھوں نے اپنی بیٹیوں کو ان کی زندگی کے طعنہ سے نجات پانے اور ان کے اسبابِ زندگی کے خرچوں سے جدا ہونے کے لیے قتل کیا، اور ان سے بے حیائی ایسی انتہاء کو پہنچ گئی کہ جس کے ساتھ پاک دامنی کے لیے کوئی قیمت نہیں شمار کی جاتی تھی۔

خلاصہ کلام: چنانچہ اجتماعی نظام کی رسیاں، یقیناً ہر امت میں ان کی گرہیں ڈیلی ہو چکی تھی اور ہر گروہ کے ہاں ان کے کڑے ٹوٹ چکے تھے۔

کیا تو ان قوموں کے ساتھ اللہ کی رحمت نہیں تھی کہ انھیں ان ہی میں سے ایک ایسے آدمی کے ساتھ ادب سکھائے جس کی طرف وہ اپنا پیغام وحی کرے اور اسے اپنی عنایت عطا کرے اور اس قوت سے اس کی مدد کرے، جس کے ساتھ ان غموں کے ہٹانے کی قدرت حاصل کرے، جنھوں نے تمام امتوں کے سروں کو ڈھانک لیا ہے؟ جی ہاں، یہ (رحمتِ خداوندی) تھی اور اسی کے لیے حکم ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی مکہ میں عام الفیل ربیع الاول کی بارھویں

[1] یہ ایک گمراہ فرقہ ہے، جو اللہ رب العزت کا منکر ہے، ان کا نظریہ ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے، روس وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات (۲۰ اپریل ۵۷۱ء) پیدا ہوئے، آپ یتیم پیدا ہوئے، آپ ﷺ کے والد آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے فوت ہوگئے تھے، اور انھوں نے آپ کے لیے پانچ اونٹ اور کچھ دنبیاں اور ایک لونڈی کے علاوہ کوئی مال نہیں چھوڑا، اور اس سے کم بھی روایت کیا جاتا ہے۔

اور آپ کی عمر کے چھٹے سال آپ کی والدہ بھی انتقال کر گئیں، پھر آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کی پرورش کی اور ان کی کفالت کے دو سال بعد آپ ﷺ کے دادا فوت ہوگئے تو آپ کی کفالت ان کے بعد آپ کے چچا ابو طالب نے کی اور وہ باوقار اور معزز تھے، علاوہ اس کے کہ بے شک وہ فقر کی وجہ سے ایسی حالت میں تھے کہ اپنے اہل وعیال کی بقدر ضرورت چیز کے مالک نہیں تھے، اور آپ ﷺ اپنے چچا کے بیٹوں اور اپنی قوم کے بچوں سے کسی ایک کی طرح ایسی یتیمی میں تھے جس میں آپ نے ماں اور باپ دونوں کو گم پایا، اور ایسا فقر کہ جس سے کفالت کرنے والا اور کفالت کیا ہوا محفوظ نہ تھے، اور آپ ﷺ کی تربیت پر کوئی مہذب نہیں کھڑا ہوا اور کسی مؤدب نے آپ کو مہذب بنانے کے ساتھ تعاون نہیں کیا، آپ ﷺ جاہلیت کی پیداوار سے ہم عمروں کے درمیان اور بت پرستی کے حلیفوں سے رشتہ داروں کے درمیان اور اوہام کی پرستش کرنے والوں سے دوستوں کے درمیان اور بتوں کے خادموں سے اقرباء کے درمیان تھے، علاوہ ازیں بے شک آپ اس کے باوجود پرورش پاتے رہے اور بدن اور عقل اور فضیلت اور ادب کے لحاظ سے کامل ہوتے رہے، حتی کہ آپ ﷺ اپنی جوانی ابتدا ہی میں مکہ والوں کے درمیان امین (کے لقب) کے ساتھ پہچانے گئے۔

یہ الٰہی ادب تھا، عام طور پر کہ فقراء سے یتیموں کے نفوس اس کے ساتھ مزین نہیں ہوتے، خصوصاً نگران کی غربت کے ساتھ، چنانچہ آپ ﷺ کامل ہونے کی حیثیت سے ادھیڑ عمر ہوئے اور قوم ناقص تھی، آپ ﷺ بلند تھے اور قوم پستی میں تھی، آپ موحد تھے اور وہ بت پرست تھے، آپ ﷺ امن پسند تھے اور وہ فسادی تھے، آپ ﷺ صحیح العقیدہ تھے اور وہ وہم کرنے والے تھے، آپ ﷺ خیر کے عادی تھے اور وہ اس سے جاہل تھے اور اس کے راستے سے ہٹنے والے تھے۔

(یہ) معروف طریقوں سے ہے کہ بلاشبہ آپ کی مثل یتیم، فقیر، امی اپنے نفس کو اس چیز کے ساتھ ڈھالتا ہے، جسے وہ اپنی پرورش کی ابتدا سے اپنی ادھیڑ عمری کے زمانہ تک دیکھتا ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی عقل اس چیز کے ساتھ متاثر ہوتی ہے جسے وہ ان لوگوں سے سنتا ہے جو اس سے مل جل کر رہتے ہیں اور خصوصاً اگر وہ اس کے رشتہ داروں اور اس کے خاندان والوں سے ہوں اور نہ کوئی کتاب راہنمائی کرتی ہے اور نہ کوئی استاذ اسے متنبہ کرتا ہے اور نہ کوئی مددگار کہ جب وہ عزم کرے تو اس کی تائید کرتا ہے، چنانچہ اگر اس میں معاملہ جاری طریقوں پر جاری ہوتا تو ضرور آپ ﷺ ان کے عقائد پر نشو ونما پاتے اور ان کے مذہب کو اختیار کرتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ مردوں کی حد کو پہنچ جاتے، اور فکر ونظر کے لیے ایک میدان ہوتا، پھر آپ ﷺ ان کی مخالفت کی طرف لوٹتے، جب آپ کے لیے ان کی گمراہیوں کے خلاف دلیل قائم ہوتی، جیسا کہ ان (لوگوں) میں سے تھوڑے لوگوں نے کیا جو آپ کے زمانہ میں تھے، لیکن معاملہ اس طریقہ پر جاری نہیں ہوا، بلکہ آپ کی طرف بت پرستی آپ کی عمر کی ابتدا سے مبغوض کی گئی، پھر عقیدے کی طہارت نے آپ کے ساتھ جلدی کی، جیسے اچھی فطرت نے آپ کے ساتھ جلدی کی اور جو قرآن میں اس اللہ کے قول سے آیا ہے:

﴿وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى﴾ [الضحیٰ: ۷]

''اور میں نے تجھے حیران پایا تو راہنمائی کی۔''

اس سے نہیں سمجھا جا سکتا کہ بلاشبہ آپ ﷺ توحید کی طرف ہدایت سے پہلے بت پرستی پر تھے، یا خلق عظیم سے پہلے سیدھے راستے کے علاوہ پر تھے، اللہ کی پناہ! یہ بالکل ہی واضح بہتان ہے اور بے شک یہ حیرت اخلاص والوں کے دلوں کے ساتھ لاحق ہوتی ہے، اس میں وہ لوگوں کے لیے خلاصی اور ہلاک ہونے والوں کو بچانے کی طرف راستے کے طلب کرنے کی، جس کی طرف وہ ہدایت دیے جائیں اور گمراہوں کی رہنمائی سے امید رکھتے ہیں، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اپنے پیغام کے لیے آپ کو چن لینے اور اپنی شریعت کے ثابت کرنے کے لیے اپنی مخلوق کے درمیان سے آپ کے منتخب کر لینے کے ساتھ اس چیز کی طرف ہدایت دی جسے آپ ﷺ کی بصیرت تلاش کر رہی تھی۔

آپ نے کچھ مال پایا جو آپ کی حاجت کو پورا کرے (اور بلاشبہ آپ کے لیے اس سے زیادہ طلب کرنے میں وہ چیز تھی، جو آپ کی معیشت کو بڑھاتی) اس کے ساتھ جو آپ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدیجہ کے لیے اس کی تجارت میں کام کیا اور جس کے ساتھ اس نے آپ ﷺ کو اس کے بعد اپنے لیے خاوند چن لیا، اور آپ اس میں اپنے کام کے پھل سے اسے چنتے تھے، جو آپ کے لیے بے پرواہی اور آپ کے اس چیز کو پہنچنے پر مدد تھی، جس پر آپ کی قوم کے بڑے بڑے لوگ تھے۔

لیکن نہ دنیا نے آپ کو نرم کیا اور نہ اس کی زیب و زینت نے آپ کو دھوکہ دیا اور نہ آپ اس کے آرام کو چلے، جس کو آپ کے مثل اس چیز کی طرف پہنچنے میں چلتے ہیں کہ نفس جس کی رغبت کرتے ہیں، بلکہ جب آپ ﷺ کی عمر گزر گئی تو آپ ﷺ میں اس چیز کے بارہ بے رغبتی زیادہ ہوگئی، جس پر عام لوگ تھے، اور آپ ﷺ میں علیحدگی کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی مناجات کے ساتھ فکر اور مراقبہ اور عبادت کرنے کی طرف انقطاع نشو ونما پا گیا اور اپنی قوم کے چھڑانے اور عالم کو اس شر سے نجات دینے میں اپنے سب سے بڑے غم سے نکلنے کے طلب کرنے میں اس (اللہ) کی طرف التماس کرتے جسے وہ قبول کر چکے تھے، یہاں تک کہ آپ کے لیے پردہ اس عالم کے بارہ میں پھٹ گیا، جس کی طرف الہام الٰہی آپ ﷺ کو ترغیب دیتا تھا اور آپ پر نور قدسی روشن ہوگیا اور آپ ﷺ پر بلند مقام سے وحی اتر آئی، یہ ایک ایسی تفصیل میں ہے، جس کی جگہ یہ نہیں ہے۔

اور آپ ﷺ کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ اپنی بادشاہت سے اس چیز کے ساتھ مطالبہ کرتے جو چھینی گئی تھی، اور آپ کی قوم کے نفوس حکومت کے مناصب کے طلب کرنے کے بارہ میں مکمل انصراف میں تھے اور خاص جگہ کی طرف (یعنی بیت اللہ) نسبت کے شرف کے ساتھ ایسی قناعت میں تھے جسے انھوں نے پایا، ان دونوں پر وہ چیز دلالت کرتی ہے، جس کو آپ کے دادا عبدالمطلب نے اپنے گھروں پر ابرہہ حبشی کی پیش قدمی کے وقت کیا تھا، حبشی آیا تاکہ وہ عرب سے ان کے عام معبد خانہ اور ان کے مقدس گھر کے گرانے کے ساتھ انتقام لے، اور وہ ان کے حاجیوں کی چراگاہ تھا اور ان کے معبودوں کی بلند جگہ تھا اور اپنی قوم کے بیٹوں کے لیے اپنے فخر کرنے میں قریشیوں کی حجت کی انتہا تھی۔

اور اس کے لشکر کے بعض لوگ آگے بڑھے اور اونٹوں کی ایک تعداد ہانک لے گئے، جس میں عبدالمطلب کے لیے دو سو اونٹ تھے اور عبدالمطلب بعض قریشیوں میں بادشاہ کے مقابلہ کے لیے نکلے، پھر اس کو قریب کیا اور اس سے اپنی حاجت کا سوال کیا، چنانچہ کہا: یہ (مسئلہ) ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بے شک تو مجھے میرے وہ دو سو اونٹ لوٹا دے جنھیں تو پہنچا ہے، تو بادشاہ نے اسے بڑے حادثہ کے وقت حقیر مقصد پر ملامت کی، چنانچہ اس نے اسے جواب دیا، میں اونٹوں کا مالک ہوں اور رہا بیت اللہ اس کے لیے ایک ایسا مالک ہے، جو اس کی حفاظت کرے گا۔

یہ اس کی انتہا تھی جس کی طرف فرماں برداری کی انتہا ہوتی ہے اور عبدالمطلب اپنے مرتبہ میں قریش پر رؤساء میں سے تھے، چنانچہ محمد ﷺ اپنے حال میں فقر کی وجہ سے اس مرتبہ پر کہاں تھے اور آپ کا مقام اپنے طبقات والوں سے درمیان میں تھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ بادشاہت تلاش کرتے یا حکومت طلب کرتے؟ نہ کوئی مال اور نہ کوئی منصب تھا، نہ کوئی لشکر اور نہ کوئی مددگار تھے، نہ شعر میں کوئی سلیقہ، نہ لکھنے میں کوئی مہارت اور نہ خطابت میں کوئی شہرت تھی، نہ کوئی ایسی چیز آپ کے پاس تھی جس سے آپ عام لوگوں کے دلوں میں مرتبہ حاصل کرتے یا اس کے ساتھ ایسے مقام کی طرف چڑھتے جو خاص لوگوں کے درمیان تھا۔

یہ کیا چیز تھی جس نے آپ کے نفس کو تمام نفسوں کے اوپر بلند کر دیا؟ کیا چیز تھی، جس نے آپ کے سر کو تمام سروں پر بلند کر دیا؟ کیا چیز تھی، جس نے آپ کی ہمت کو تمام ہمتوں پر اونچا کر دیا؟ حتی کہ آپ امتوں کی رہنمائی کے لیے تیار ہو گئے اور آپ کی کفالت ان کے لیے غموں کو ہٹانا تھا، بلکہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنا تھا۔

یہ نہیں تھا مگر جو اللہ نے آپ ﷺ کے دل میں ایک اخلاق درست کرنے والے کی طرف عالم کے محتاج ہونے سے ڈال دیا تھا، کیونکہ وہ اپنے عقائد سے ہٹ چکے تھے، اور ایک مصلح کی طرف، کیونکہ ان کے اخلاق اور ان کی عادات خراب ہو چکی تھیں، یہ نہیں تھا مگر آپ ﷺ کا وجدان اور الٰہی توجہ کی مہربانی جو آپ کی آپ کے کام میں مدد کرتی اور آپ کے مقررہ وقت کے پہنچنے سے پہلے آپ ﷺ کے امید کی طرف پہنچنے میں آپ کی امداد کرتی، وہ صرف وحی الٰہی تھی کہ اس کا نور آپ کے سامنے دوڑتا، آپ کے لیے راستہ روشن کرتا اور آپ کو دلیل کی بوجھ سے کفایت کرتا تھا، وہ صرف آسمانی وحی تھی، جو آپ ﷺ کے پاس قائد اور سپاہی کی جگہ کھڑی ہو گئی، کیا تو نے دیکھا ہے کہ کیسے وہ اکیلا اور تنہا اٹھا، وہ تمام لوگوں کو توحید اور بلندی اور بزرگی والے کے ساتھ عقیدہ رکھنے کی دعوت دینے لگا، اور وہ تمام چیزیں جو متفرق بت پرستی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دھریہ اور زندقہ کے درمیان تھیں؟

آپ ﷺ نے بت پرستوں میں ان کے بتوں کو چھوڑنے اور ان کے معبودوں کے پھینکنے کا اعلان کیا، اور آپ ﷺ نے تشبیہ دینے والوں اور اللہ اقدس اور جسمانیات کے مابین ملانے میں مستغرق ہونے والوں میں ان کی تشبیہ سے پاک ہو جانے کا اعلان کیا، اور آپ ﷺ نے دو خدائی نظریہ میں کائنات میں تصرف اور اس کی طرف وجود میں ہر چیز کو لوٹانے کے ساتھ ایک الٰہ کی وحدانیت کا اعلان کیا۔

آپ ﷺ نے فطرت والوں کو دعوت دی تا کہ وہ اپنی بصیرتوں کو اس چیز کی طرف بڑھائیں جو فطرت کے پردے کے پیچھے ہے اور اس وجود کے راز کو روشن کریں جس کے ساتھ وہ قائم ہے، آپ ﷺ نے سرداری کی گرج دار آواز کے ساتھ پکارا، تا کہ وہ ایک معبود کی حکومت کی طرف عاجزی میں عام لوگوں کی صف کی طرح اتریں، وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور ان کے جسموں کے ڈھانچوں میں ان کی روحوں پر قابض ہے۔

آپ ﷺ نے بندوں اور ان کے اعلیٰ پروردگار کے درمیان توسط کے مرتبہ کے لیے ان میں سے مذہب اختیار کرنے والوں کو پکڑا، پھر ان کے لیے دلیل کے ساتھ بیان کیا اور ان کے لیے وحی کے نور کے ساتھ واضح کیا کہ بے شک اللہ کی طرف ان کے سب سے بڑے کی نسبت ان سے سب سے چھوٹے اعتقاد رکھنے والے کی نسبت کی طرح ہے، اور آپ ﷺ نے ان ربانی جگہوں سے عبودیت کی ادنی سیڑھی کی طرف نزول کے ساتھ مطالبہ کیا اور آپ نے ہر سانس والے انسان کے ساتھ ایک ایسے رب کے ساتھ مدد مانگنے میں اشتراک کا مطالبہ کیا، جس کی طرف نسبت میں ساری مخلوق برابر ہے، وہ صرف اس علم یا فضیلت میں مختلف تھے، جس کے ساتھ ان کے بعض بعض پر فضیلت والے ہوئے۔

اور آپ ﷺ نے اپنے وعظ کے ساتھ عادات کے غلاموں اور تقلید کے قیدیوں کو طعن کیا، تا کہ وہ اپنی روحوں کو اس چیز آزاد کریں جس کے لیے وہ غلام بنائے گئے، اور اپنے ان طوقوں کو اتار دیں جنھوں نے ان کے ہاتھوں کو کام سے پکڑ لیا، اور انھیں امید کے پیچھے روک لیا ہے، آپ ﷺ آسمانی کتابوں کے پڑھنے والوں اور ان الٰہی شریعتوں پر قائم ہونے والوں پر مائل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، جسے انھوں نے ظاہر کیا، چنانچہ آپ نے ان واقفیت رکھنے والوں کو جھڑکا جو اپنی کند ذہنی کی وجہ سے ان کے کناروں کے پاس تھے، اور آپ نے ان کی تحریف کرنے والوں پر سخت نکیر کی، جو اپنی شہوات کی پیروی کرتے ہوئے ان کے الفاظ کو ان کی اس وحی کے علاوہ کی طرف پھیرنے والے تھے، جو مقصود تھی، آپ ﷺ نے انھیں ان کے سمجھنے اور ان کے علم کے راز کے ساتھ یقین کرنے کی طرف بلایا، حتیٰ کہ وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر ہو جائیں۔

اور آپ ﷺ نے ہر انسان کو ان الٰہی انعامات کی طرف موڑا، جس میں وہ (انسان) ودیعت رکھا گیا ہے، اور آپ ﷺ نے تمام لوگوں کو مرد ہوں اور عورتیں ہوں، عام لوگ ہوں اور سردار ہوں، اپنے آپ کو پہچاننے کی طرف بلایا، اور بے شک وہ ایک ایسی قسم ہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے عقل کے ساتھ خاص کیا ہے اور اس کو فکر کے ساتھ الگ کیا ہے، اور اسے ان دونوں کے ساتھ اور اس چیز میں ارادے کی آزادی کے ساتھ شرف بخشا ہے، جس کی طرف اسے اس کی عقل اور اس کی فکر راہنمائی کرتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے کائنات کی وہ تمام چیزیں ان پر پیش کر دیں، جو ان کے سامنے تھیں، اور انھیں ان (چیزوں) کے سمجھنے اور ان کے ساتھ فائدہ اٹھانے پر اعتدال اور عادل شریعت اور کامل فضیلت کی حدود کے پاس ٹھہرنے کے علاوہ کسی شرط اور قید کے بغیر قدرت دی، اور اس کے ساتھ انھیں اس بات پر قادر بنایا کہ بے شک وہ کسی واسطہ کے بغیر اپنی عقلوں اور فکروں کے ساتھ اپنے خالق کی پہچان کی طرف پہنچیں، مگر وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ساتھ خاص کیا، اور بلا شبہ ان کی طرف ان کی معرفت کو دلیل کے ساتھ سپرد کیا، جیسے ساری کائنات کے پیدا کرنے والے کے لیے ان کی معرفت میں حالت تھی۔

اور ان چنے ہوئے لوگوں کی طرف ضرورت صرف یہ ان صفات کی معرفت میں تھی، جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اسے ضرور جانا جائے نہ کہ اس کے وجود کے ساتھ اعتقاد رکھنے میں تھی، اور اس نے مقرر کیا کہ بلاشبہ انسانوں سے کسی ایک کو دوسرے پر کوئی بادشاہت نہیں ہے، مگر وہ جسے شریعت مقرر کرے اور جسے عدل فرض کرے، پھر انسان اس کے بعد اپنے ارادے کے ساتھ اس چیز کی طرف جاتا ہے، جو فطرت کے تقاضہ کے ساتھ اس کے لیے مطیع کی گئی ہو۔

آپ ﷺ نے انسان کو ایک معرفت کی طرف بلایا کہ بلاشبہ وہ جسم اور روح ہے اور بے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک وہ اس کی وجہ سے دو مختلف جہانوں سے ہے، اگرچہ وہ دونوں ملے ہوئے ہیں، اور بے شک وہ اکٹھے ان دونوں کی خدمت اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے اس حق کو پورا کرنے کے ساتھ مطالبہ کیا ہوا ہے، جس کے لیے اللہ کی طرف سے الٰہی حکمت مقرر کی گئی ہے۔

اور آپ ﷺ نے تمام لوگوں اس زندگی میں تیاری کرنے کی طرف بلایا، کیونکہ عنقریب وہ اسے دوسری زندگی میں ملیں گے، اور آپ ﷺ نے ان کے لیے واضح فرمایا کہ بلاشبہ سب سے بہترین زادِ راہ جس کو عاقل زادِ راہ بناتا ہے، وہ عبادت میں اللہ کے لیے اخلاص ہے اور بندوں کے لیے عدل اور نصیحت اور رہنمائی میں خلوص ہے۔

آپ ﷺ اکیلے اس عظیم دعوت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی طاقت اس اللہ کے لیے ہے، یہ تمام چیزیں اس (اللہ) کی طرف سے تھیں، اور لوگ اس چیز کے عاشق ہوتے ہیں جس سے وہ مانوس ہوتے ہیں، اگرچہ (اس میں) دنیا کا خسارہ اور آخرت کی محرومی ہو، اور اس چیز کے دشمن ہوتے ہیں جس سے وہ جاہل ہوں، اگر (اس میں) زندگی کی خوشحالی، سرداری کا غلبہ اور سعادت کی انتہا ہو، یہ تمام چیزیں تھیں اور لوگ آپ ﷺ کے اردگرد اپنے نفسوں کے دشمن اور اپنی خواہشات کے غلام تھے، نہ وہ آپ کی دعوت کو سمجھتے تھے اور نہ آپ کی رسالت کو سمجھتے تھے، ان سے عام لوگوں کی آنکھوں کی پلکیں خاص لوگوں کی خواہشات کے ساتھ وابستہ ہوگئی تھیں، اور خاص لوگوں کی عقلیں غلبۂ عزت کے غرور کے ساتھ آپ ﷺ جیسے امی اور فقیر کے دعوی میں غور و فکر کرنے سے پردہ ڈالیں گئی تھیں، وہ آپ ﷺ میں ایسی چیز نہیں دیکھتے تھے، جو آپ ﷺ کو ملامت اور ڈانٹ کے ساتھ ان کو نصیحت کرنے اور ان کے بلند مقامات کی جانب بڑھنے کی طرف بلند کرے۔

لیکن آپ ﷺ اپنے فقر اور ضعف میں بھی انھیں حجت کے ساتھ مغلوب کرتے اور دلیل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے اور نصیحت کے ساتھ ان کی نگرانی کرتے اور ڈانٹ کے ساتھ ان کو ہٹاتے اور عبرت کے لیے انھیں تنبیہ کرتے، اور اس کے باوجود اچھی نصیحت کے ساتھ ان کی حفاظت کرتے، گویا کہ وہ بادشاہ اپنے فیصلے میں غالب ہے، اپنے امر اور اپنی نہی میں عدل کرنے والا ہے، یا اپنے بیٹوں کی تربیت میں حکیم باپ ہے، ان کے مصالح پر سخت حرص والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اپنی سختی میں ان کے ساتھ مہربان ہے، اپنے غلبے میں رحیم ہے۔

اس ضعف میں یہ قوت کیا تھی؟ عاجزی کی جگہ میں یہ غلبہ کیا تھا؟ ان پڑھوں میں یہ علم کیا تھا؟ جاہلیت کی گمراہیوں میں یہ بھلائی کیا تھی؟ بے شک یہ صرف اللہ کا خطاب تھا، جو ہر چیز پر قادر ہے، جس نے ہر چیز کو رحمت اور علم کے لحاظ سے کشادہ کیا، یہ اللہ کا فیصلہ کرنے والا حکم ہے، جو کانوں کے کھٹکاتا ہے اور پردوں کو چیرتا ہے اور غلافوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے، اور اس شخص کی زبان پر دلوں کی طرف گزرتا ہے، جس کو اس نے چن لیا ہو، تاکہ وہ اس کے ساتھ کلام کرے اور آپ ﷺ کو اس کے ساتھ خاص کیا اور آپ اپنی قوم کے سب سے کمزور آدمی تھا، تاکہ آپ ﷺ اس خصوصیت سے اس پر دلیل قائم کریں، آپ گمان سے دور تھے، تہمت سے بری تھے، کیونکہ آپ کا آنا اس کی مخلوق کے درمیان غیر عادت پر تھا۔

نبوت پر کونسی دلیل ہے، جو اس سے بڑی ہو؟ ایک ان پڑھ کھڑا ہوا، جو لکھنے والوں کو اس چیز کے سمجھنے کی طرف بلاتا ہے، جو وہ لکھتے ہیں اور جو وہ پڑھتے ہیں، آپ علم کے مدارس سے دور تھے، آپ ﷺ نے علماء کو پکارا تاکہ وہ اس چیز کو پاک کریں، جسے وہ جانتے ہیں، معرفت کے چشموں سے ایک کونے پر آپ آئے، (تاکہ) آپ واقف کاروں کی راہنمائی کریں، آپ وہم کرنے والوں کے درمیان حکماء کے ٹیڑھے پن کی اصلاح کے لیے پیدا ہونے والے تھے، آپ ﷺ طبیعت کی سادگی کی طرف سب سے قریب قبیلوں اور کائنات کے نظام کو سمجھنے اور اپنے انوکھے طریقوں میں نظر کرنے کے بارہ میں سب سے دور قبیلوں میں اجنبی تھے، آپ ﷺ سارے عالم کے لیے شریعت کے اصول ثابت کرنے لگے اور سعادت کے لیے ایسے راستوں پر نشان لگاتے، جن پر چلنے والا ہرگز ہلاک نہیں ہوگا اور جنھیں چھوڑنے والا ہرگز نجات نہیں پائے گا۔

یہ لاجواب کر دینے والا خطاب کیا تھا؟ یہ لگام ڈالنے والی دلیل کیا تھی؟ کیا میں کہوں: یہ کوئی آدمی نہیں ہے، یہ نہیں ہے مگر کوئی نہایت معزز فرشتہ؟ نہیں، میں یہ نہیں کہتا، لیکن میں کہتا ہوں، جیسے اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنے آپ کو بیان کریں، یہ نہیں ہے مگر تمہارے جیسا ایک انسان ہے، جس کی طرف وحی کی جاتی ہے، وہ ایسے نبی ہیں جنھوں نے انبیاء کی تصدیق کی، لیکن آپ ﷺ اپنی رسالت کے ساتھ تشفی میں اس چیز کو نہیں لائے، جو آنکھوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غافل کر دے یا حواس کو حیران کر دے یا حواس کو مدہوش کر دے، لیکن آپ نے ہر قوت سے اس چیز میں عمل کے ساتھ مطالبہ کیا، جس کے لیے وہ تیار کی گئی ہے، اور آپ ﷺ نے خطاب کے ساتھ عقل کو خاص کیا اور اس کی طرف غلط اور صحیح کو حاکم بنایا اور آپ ﷺ نے کلام کی قوت اور بلاعت کے غلبہ اور دلیل کی صحت کو حجت کی انتہاء بنایا اور حق کی وہ نشانی کہ

﴿لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾ [حم السجدة: ٤٢]

"اس کے پاس باطل نہ اس کے آگے سے آتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے، ایک کمال حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 29

الفاظ	معانی
الكُوخ	جھونپڑی۔
تَضَاءَلَ	حقیر ہونا۔
الأَرْمِلَةُ	بیوہ۔
عَائِلٌ	کفیل۔
أَرْثِي	ترس کھاؤں گا۔
الضَائِقَةُ	پریشانی۔
يَمْتَصُّ	آہستہ آہستہ چوس لے۔
الثُّمَالَةُ	جھاگ۔
رَذِيلَةٌ	کمینہ پن۔
الخُيَلَاءُ	تکبر۔
يَخْزَرُ	کناروں سے دیکھتا ہے۔
جَعْدًا	بخیلی۔
حَتْفٌ	موت۔
أَرْغَدُ	زیادہ آسودہ حال۔
كِسْرٌ	کونہ۔
الكَئِيبُ	شکستہ دل۔
الزَفْرَةُ	ٹھنڈی آہیں۔
بَلَاهَةٌ	بے وقوفی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذُبَالًا	بتیاں۔
لَأْلَأَ	چمکنا۔
الشُمُوْعُ	موم بتیاں۔
الحَشِيَّةُ	گدا۔
الوَبَرُ	اون۔
نَضَائِدُ	سرہانے۔
غُصَّةٌ	گلے میں اٹک جانے والی۔
الصَيَارِفَةُ	سنارے
مُلْتَفَةٌ	لپٹی ہوئی۔
رَنِيْنٌ	آواز۔
الكُرَمَاءُ	شرفاء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۲۹

جھونپڑی اور محل

(سید مصطفیٰ لطفی منفلوطی[1] کی ہے)

اگر میں کسی پر کسی نعمت پر حسد کرنے والا ہوں تو بلاشبہ میں جھونپڑی والے پر اس کی جھونپڑی پر حسد کروں گا، قبل اس کے کہ میں محل والے پر اس کے محل پر حسد کروں اور اگر بے شک اوہام کے لیے دلوں پر بادشاہت نہ ہوتی تو فقراء اغنیاء کے سامنے حقیر نہ ہوتے اور نہ امیروں کی ناک سوجتی کہ فقراء ان کو اللہ کے علاوہ رب بنائیں۔

میں مال دار پر رشک نہیں کرتا مگر اس کی جگہوں میں سے ایک جگہ میں، اگر میں اسے دیکھوں کہ وہ بھوکے کو سیر کرتا ہے اور فقیر کی غم خواری کرتا ہے، اور ایسے یتیم پر اپنے مال سے فضل کے ساتھ لوٹتا ہے، زمانے نے جس کا باپ چھین لیا ہو، اور ایسی بیوہ پر جس کو تقدیر نے اس کے کفیل میں تکلیف دی ہو، اور اپنے ہاتھ کے ساتھ نا امید اور غمزدہ کا آنسو صاف کرتا ہے، پھر میں اس کے بعد اس کی دوسری تمام جگہوں میں ترس کھاؤں گا۔

میں اس پر ترس کھاتا ہوں، اگر میں اسے دیکھوں کہ وہ فقیر کے ساتھ پریشانی کے واقع ہونے کا انتظار کرتا ہے، تاکہ وہ اس پر انسان کے دل سے شیطان کے داخل ہونے کی جگہ سے داخل ہو اور اس کے لیے اس کے مال سے باقی ماندہ جھاگ کو آہستہ آہستہ چوس لے تاکہ اس کے چہرے میں امید کا دروازہ بند ہو جائے، اور میں اس پر ترس کھاتا ہوں اگر میں اسے دیکھوں کہ وہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بے شک مال انسانی کمال کی انتہاء ہے، چنانچہ نہ وہ کسی فضیلت میں طمع کرے اور نہ کسی کمینے پن پر اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اور میں اس پر ترس کھاتا ہوں اور اس کی عقل پر روتا

---

[1] مصطفیٰ لُطفی بن محمد لطفی (۱۸۷۲ء) کو مَنفلوط میں پیدا ہوئے، جو کہ مصر کے قریب ایک شہر ہے، بہت بڑے ادیب تھے، مؤید نامی رسالہ میں لکھا کرتے تھے، بعد میں ان مضامین کو ایک کتاب میں جمع کر دیا اور اس کا نام النَّظَرات رکھا جو تین اجزاء پر مشتمل ہے اور اسی سے ہمارا یہ سبق منقول ہے، آخر یہ ادیب (۱۹۲۴ء) کو اس دنیا رخصت ہوگیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، اگر وہ تکبر سے چلے اور اپنی گردن آسمان کی طرف لمبی کرے اور نظر کے اشارے اور ہتھیلی کے اشارے کے ساتھ سلام کرے، اور اپنے راستے میں چلے تو اپنی آنکھوں کے کناروں سے دیکھتا ہے اچھی طرح دیکھنا تا کہ وہ دیکھے کیا لوگوں نے اس کے چلنے کے لیے سجدہ کیا ہے، یا وہ اس کی ہیبت سے بے ہوش ہوئے ہیں، میں اس پر بہت زیادہ رحم کروں گا، اگر وہ اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال پر کنجوسی، بخیلی، کمینگی کے لحاظ سے زندہ رہے، اپنی قوم اور اپنے اہل کی طرف ناپسند ہو، وہ اس پر اس کی زندگی کو ملامت کریں اور اس کی موت کی گھڑی کو مؤخر کریں۔

رہا فقیر تو وہ زندگی کے لحاظ سے سب سے خوش بخت ہوتا ہے اور حالت کے لحاظ سے ان کا سب سے کشادہ ہوتا ہے، مگر جب وہ جاہل، دھوکہ دیا ہوا ہو تو وہ گمان کرتا ہے کہ بے شک مال دار حصے کے لحاظ سے اس سے زیادہ خوش بخت ہے اور زندگی کے لحاظ سے زیادہ آسودہ حال ہے اور سینے کے لحاظ سے زیادہ مطمئن ہے، پھر وہ ایسی نعمت پر حسد کرتا ہے جس کو اللہ نے اس پر کھولا ہے، اور وہ شکستہ دل اور غمگین آدمی کے بیٹھنے کی طرح اپنے گھر کے کونے میں بیٹھتا ہے، وہ ٹھنڈی آہیں بھرتا ہے اور آنسو پہ آنسو چھوڑتا ہے۔

اگر اس کی جہالت اور اس کی عقل کی بے وقوفی نہ ہوتی تو وہ جان لیتا کہ بے شک محل والے کا مالک فقیر کی جھونپڑی اور اس کی زندگی کی تمنا کرتا ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ بے شک یہ کمزور چراغ جو قریب نہیں ہے کہ اپنے آپ کو روشن کرے ان غالب آنے والی موم بتیوں سے جو اس کے سامنے چمکتی ہیں، بتیوں کے لحاظ سے زیادہ بلند اور چمکنے کے لحاظ سے زیادہ ہیں اور بے شک بالوں یا اون سے یہ گدا ریشم کے تکیوں اور باریک ریشم کے سرہانوں سے چھونے کے لحاظ سے زیادہ ملائم اور لیٹنے کی جگہ کے لحاظ سے زیادہ نرم ہے۔

اور بلاشبہ کمزوری اور نفس کا چھوٹا ہونا لوگوں سے بہت زیادہ کے ساتھ پہنچ چکا ہے کہ یقیناً وہ مال داروں کے ساتھ توجہ دیتے ہیں، اس لیے کہ بے شک وہ مال دار ہیں، اگرچہ ان سے ایسی چیز نہیں پاتے جو پیاس کو تر کرے یا گلے میں اٹک جانے والی چیز کو گلے سے اتار دے، اور کاش کہ میرا جاننا اگر مال کی عزت اور اس کے احترام سے ان کے لیے کوئی چارہ نہیں ہے جہاں وہ پایا جائے، تو کیوں وہ سناروں کے ہاتھوں کو بوسہ نہیں دیتے اور کیوں ایسے کتوں کے احترام کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اٹھتے جو سونے کا پٹا پہنائے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بلاشبہ ان کے اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

اگر فقیر لوگ بخیل مال داروں سے اس چیز کے ساتھ معاملہ کریں، واجب ہے کہ وہ اس چیز کے ساتھ معاملہ کریں تو وہ اپنے آپ کو اپنے نفسوں کی وحشت میں پائیں، اور وہ ضرور جان لیں کہ بے شک سونے کی تھیلیاں جنھیں وہ خزانہ کرتے ہیں، بلاشبہ وہ ان کے قدموں پر لپٹی ہوئی زنجیریں ہیں اور ان کی گردنوں کو پکڑنے والے طوق ہیں اور وہ خوب جان لیں کہ بے شک ادب کے کمال میں عظمت ہے نہ کہ سونے کی آواز میں، اور اعمال کے اچھا ہونے میں نہ کہ مال کے بوجھوں میں۔

پس لوگ شرفاء کی تعظیم کریں اور مال داروں کو حقیر سمجھیں اور وہ ضرور جان لیں کہ بے شک شرف ایک ایسی چیز ہے، جو مال داری اور فقر کے علاوہ ہے اور بے شک سعادت ایک ایسا معاملہ ہے، جو جھونپڑی اور محل کے علاوہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 30

الفاظ	معانی
عَنَاءٌ	مشقت۔
أَجَلْ	عارضی۔
النِّضَالُ	لڑائی۔
العُزْلَةُ	تنہائی۔
الرِّيَاضَةُ	عبادت کی پابندی اور نفسانی خواہشات سے گریز۔
مِرْسَاةٌ	لنگر۔
تَوًّا	بلا کسی رکاوٹ۔
رَيْثَمَا	جب تک۔
السَّنَدُ	اعتماد۔
الرُّكْبَانُ	سواری۔ (مراد سواری والے)
غِطْرِيْفٌ	معزز/شریف۔
جَلَالَةٌ	بلند۔
سَرَاوَةٌ	شریف۔
رَجَاحَةٌ	پختہ۔
سَجَاحَةٌ	نرم۔
الوَدَاعَةُ	نرم مزاجی۔
السُّفَرُ	دستر خوان۔
الفَاخِرَةُ	شاندار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحَاشِيَةُ	مصاحبین۔
المَعِيَّةُ	ساتھ۔
مُلَاءَمَةٌ	موافقت۔
النَعْنَاعُ	پودینہ۔
غَالِبًا	اکثر۔
الوَقَائِعُ	واقعات (وَقْعَةٌ کی جمع ہے)
كَلَالٌ	تھکاوٹ۔
اللِّقَاءُ	مڈبھیڑ۔
مَنْجَاةٌ	نجات۔
مُقَاتِلٌ	لڑاکے/ جنگجو۔
وَفْرَةٌ	کثرت۔
الجَرْحَى	زخمیوں۔
وَقْعَةٌ	لڑائی۔
البَاهِرُ	ممتاز۔
سَيَّالٌ	رواں/ بہنے والا۔
أَصْلًا	بالکل
الصَّدْرُ الأَوَّلُ	ابتدائی دور۔
المُحَنَّكِينَ	حکماء۔
تَشْكِيلَاتٌ	انتظامات۔
خَصْمٌ	مدمقابل۔
العَوْرَةُ	واپسی۔
أَوَاسِطُ	دروازے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَضَدَ	ختم کرنا۔
مَأْمُورِيَّةٌ	مہم۔
وَاحَةٌ	سرسبز۔
اِرْتِيَاحَةٌ	اس کا پرسکون ہونا۔
التَّنَائِيْ	دوری۔
السُّلْطَةُ الرَّسْمِيَّةُ	سرکاری حکومت۔
الاِسْتِعْمَارِيَّةُ	سامراجی۔
مَحَاطَةٌ	حفاظت گاہ۔
الفَيَافِيْ	جنگل۔
القِفَارُ	بے آب وگیاہ زمینیں۔
مَأْهُولَةٌ	آباد۔
ضَغْطٌ	دباؤ۔
يَتَسَكَّعُوْنَ	ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔
مَهَامِهُ	صحراء۔
المُزَاحِمُ	مدمقابل۔
المُنْتَشِبَةُ	پھیلی ہوئی۔
الحَثِيْثَةُ	تیزی۔
الزُّنُوْجُ	حبشی۔
الأَنَفَةُ	خودداری۔
الطِّرَادُ	ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔
الجِلَادُ	تلوار سے مقابلہ کرنا۔
غِرَاسٌ	لگایا ہوا پودہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کِبْرًا	عظمت۔
عَتَادٌ	ساز و سامان۔
مَرْقَبٌ	نگرانی کی جگہ۔
المِرَانُ	مشق۔
جَوَائِزُ	انعامات۔
المِهَنُ	کام۔
نِسَاجَةٌ	بنائی۔
الجِنَانُ	باغات۔
جِوَارٌ	پڑوس۔
الغَرْسُ	شجر کاری۔
سِكَّةٌ	پھالہ۔
المِحْرَاثُ	ہل۔
كَدٌّ	محنت۔
مُجَرَّدٌ	صرف۔
السَّيْرُ	حرکت۔
خَذَافِيرُ	کونے/گوشے۔
سَامِيَةٌ	بلند۔
أَقْطَابٌ	سردار۔
وَاسِطَةٌ	اعلیٰ جوہر۔
نُدُوْرَةٌ	کم ہونا۔
رَائِعٌ	خوش نما۔
بَهِيٌّ	دل کش۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطُّلُعَةُ	چہرہ۔
عَبْلٌ	موٹا اور سفید۔
البُنْيَةُ	ڈھانچہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۳۰

میرے سردار احمد شریف سنوسی

(امیر شکیب[1] ارسلان کی ہے)

جب میں ۱۹۲۳ء کے اواخر میں آستانہ کی طرف آیا اور یہ پہلی مرتبہ، میں لڑائی کے بعد اس میں داخل ہوا، میں نے مصروفیتوں کی مشقت سے عارضی ستانے اور لمبی لڑائی کے بعد نفس کو راحت دینے کے لیے تہیہ کر لیا کہ میں ایک ایسے چھوٹے شہر میں رہوں، جس میں میرے لیے تنہائی مہیا ہو اور ریاضت آسان ہو اور وہ میری خاص مصروفیت کے ملاحظہ کے لیے اور اس میں میری جائیدادوں کے خیال رکھنے کے لیے میرے وطن شام کے قریب ہو۔

چنانچہ میں نے مرسین کو منتخب کر لیا اور اس میں اپنی غربت کا لنگر ڈال دیا (یعنی قیام کیا) اور سید سنوسی، میرا دارِ سعادت کی طرف آنا اسے پہنچ گیا تو اس نے مجھے لکھا وہ مجھے جلدی آنے کی ترغیب دے رہے تھے اور مجھے مرحبا کہہ رہے تھے، چنانچہ جب میں مُرسین میں آیا، میں اس کی زیارت کے لیے بلا کسی رکاوٹ کے گیا تو اس نے انکار کر دیا، مگر یہ کہ میں اتنی دیر اس کے پاس قیام کروں کہ میں شہر میں کوئی گھر کرائے پر لے لوں، اور یقیناً میں نے اس سید میں مشاہدہ کے ساتھ وہ اعتماد دیکھ لیا جسے میں اس کے بارہ میں سننے کے ساتھ خیال کرتا تھا اور اللہ کی قسم مجھے حق ہے کہ میں شعر پڑھوں ؎

كانت محادثة الركبان تخبرنا	عن جعفر بن فلاح أطيب الخبر
حتى التقينا فلا والله ما سمعت	أذني بأحسن مما قد رأى بصري

''سواروں کا مکالمہ جعفر بن فلاح کے بارہ میں ہمیں اچھی ترین خبر دیتا ہے حتی کہ جب ہم ملے تو اللہ کی قسم! جو میرے کانوں نے سنا اس سے زیادہ اچھا نہیں، جو بلاشبہ میری نگاہ نے دیکھا ہے۔''

---

[1] ان کا نام شکیب بن حمود بن حسن بن یونس ارسلان تھا، ۱۸۶۹ء کو شویفات میں پیدا ہوئے جو کہ بیروت کے قریب ہے، اور ۱۹۴۶ء کو بیروت میں فوت ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے سید کو ایک شاندار عالم اور معزز سردار اور بہت بڑا استاذ دیکھا، ان لوگوں میں سب سے زیادہ بلند رتبہ تھے، جن پر میری زندگی کی مدت میں میری نظر واقع ہوئی، آپ بلند رتبہ اور شریف حال اور پختہ عقل اور نرم خلق اور عالی ظرف اور تیز فہم اور درست رائے اور قوتِ حافظہ والے تھے، اس وقار کے ساتھ جو آپ کے نرم مزاجی کے پہلو میں کمی نہیں کرتا اور انتہائی تقویٰ کے ساتھ جو ریا کاری اور شہرت کے علاوہ تھا۔

میں نے سنا تھا کہ بے شک وہ رات تین گھنٹوں سے زیادہ نہیں سوتا اور اپنی ساری رات عبادت اور تلاوت اور تہجد میں پوری کرتا ہے، اور میں نے اسے کئی مرتبہ دیکھا کہ اس کے سامنے بادشاہوں کے ساتھ مناسب اور شاندار دستر خوان بچھائے جاتے تو مہمان اور مصاحبین کھاتے اور آپ ایک کھانے کے ساتھ اکتفا کرتے تھے، آپ اس سے صرف تھوڑا سا لیتے تھے اور اسی طرح ہی آپ کی عادت تھی۔

اور آپ کے لیے، ہر دن ظہر اور عصر کی نمازوں کے درمیان سبز چائے پینے کے لیے ایک مجلس ہوتی، جسے مغربی لوگ ترجیح دیتے ہیں، پھر آپ ان مہمانوں اور ساتھ والے آدمیوں کو حاضر ہونے کا حکم دیتے، جو وہاں ہوتے اور ان میں سے ہر ایک عنبر کے ساتھ ملائی ہوئی چائے کے تین پیالے لیتا اور رہے آپ تو اپنی صحت کے لیے عدم موافقت کی وجہ سے چائے پینے سے اجتناب کرتے اور بلاشبہ پودینے کا ایک پیالہ لیتے تھے۔

اور آپ کی عادت سے تھا کہ بے شک آپ اپنی مجالس میں اکثر خوشبو لگاتے تھے اور سید باتوں میں بے تکلف ہو جاتے اور آپ کی اکثر باتیں اللہ کے بندوں کے واقعات اور ان کے حالات اور ان کی باریکیوں کے بارہ میں اور اپنے سلف سید محمد بن علی بن سنوسی اور سید مہدی اور ان کے علاوہ اولیاء اور نیک لوگوں کی سیرتوں کے بارہ میں ہوتیں اور جب علوم میں کلام کرتے تو درست بات کہتے، یہ بات علمِ ظاہر اور باطن میں برابر تھی۔

اور بلاشبہ میں نے اس سے ایسے صبر کا ملاحظہ کیا، کم ہے کہ وہ مردوں سے آپ کے غیر میں پایا جائے اور میں نے ایسے پختہ عزم کا ملاحظہ کیا، جس کی نشانی آپ کے چہرے پر چمکتی تھی، چنانچہ اسی دوران آپ اپنے تقویٰ میں ابدال سے تھے تو اچانک آپ اپنی شجاعت میں بہادر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے تھے اور بلاشبہ مجھے پہنچا ہے کہ بے شک آپ طرابلس کی جنگ بذات خود بہت زیادہ واقعات میں حاضر تھے، آپ دس سے زیادہ گھنٹے لگاتار تھکاوٹ کے بغیر اپنے گھوڑے پر سواری کرتے اور بہت زیادہ آپ بذات خود جان کی پرواہ کیے بغیر لڑتے اور آپ ان امراء اور لشکروں کے قائدین کی اقتدا نہ کرتے، جو لڑائی کے میدان سے کافی مسافت پیچھے رہتے تھے، کہ اگر شکست واقع ہو جائے تو دشمن کا ہاتھ ان کی طرف اس (جنگ) میں نہ پہنچے۔

ایک مرتبہ قریب تھا کہ آپ اٹلی والوں کے ہاتھوں میں واقع ہو جائیں، اور مشہور ہو گیا کہ بے شک انھوں نے آپ کو قیدی بنا لیا ہے اور بلاشبہ میں نے انھیں اس واقعہ کے بارہ میں سوال کیا تو انھوں نے مجھے اس کی خبر اس کی تفصیلات کے ساتھ بیان کیں اور بے شک آپ برقہ میں تھے تو اٹلی والوں کو جاسوسوں کے ذریعے خبر پہنچی کہ سید کم مجاہدین میں ہیں اور اٹلی والوں کے لشکر سے دور نہیں ہیں، چنانچہ انھوں نے آپ کی طرف کئی ہزار تعداد کی قوت بھیجی اور ان کے ساتھ آپ کی سواری کے لیے خاص بگھی تھی، جبکہ ان کا اعتقاد تھا کہ بے شک آپ اس مرتبہ ان کے ہاتھوں سے چھٹکارا نہیں پائیں گے، چنانچہ آپ کو ان کی پیش قدمی کی خبر پہنچی اور آپ کو ممکن تھا کہ مڈبھیڑ سے پیچھے ہٹ جائیں یا آپ بذات خود ایسی جہت کی طرف مائل ہو جائیں، جس میں خطرے سے نجات ہو، یا آپ لڑائی کو عربوں کے لیے چھوڑ دیں وہ ان سے ٹکرائیں، تو آپ نے یہ نہیں کیا۔

اور مجھے کہا: میں ڈر گیا کہ بے شک اگر میں نے اپنے نفس کے ساتھ نجات طلب کی تو مجاہدین کو گھبراہٹ پہنچے گی، اور ان پر مصیبت گھومے گی، چنانچہ میں اٹلیوں کے لیے ثابت قدم رہا اور وہ تین سو لڑاکوں کے ساتھ کئی ہزار تھے، کم نہیں تھے، اور عرب لوگ بے دریغ لڑے اور دشمن سے ٹکرا گئے، چنانچہ جب انھوں نے ان مقتولوں اور زخمیوں کی کثرت دیکھی جو وقوع پذیر ہو چکے تھے تو وہ اپنے ایڑیوں پر واپس لوٹ گئے، اور ہم نے بھی ایک ایسی جہت کی طرف نجات پائی جس میں مجاہدین کے لشکر ہمیں پہنچ گئے۔

آپ نے مجھے کہا: اس لڑائی میں افسر نجیب حورانی زخمی ہوئے جو جنگِ طرابلس کے بہادروں میں سب سے دلیر تھے، وہ قائد تھے لیکن وہ ہر لڑائی میں بذات خود بے خطر کودتے تھے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ دو مرتبہ زخمی ہوئے اور تیسری مرتبہ شہید ہوئے (اللہ اس پر رحم کرے) اور سید نے اس کی ممتاز شجاعت اور اس کے شدید اخلاص کی وجہ سے اس پر اپنے غم کی مانند کسی ایک پر غم نہیں کیا اور سید (اس پر بکثرت تعریف ہو) مجھے جبل اخضر سے لکھتے، اور آج آپ پر ہی دائمی دعائے رحمت ہو، اور شہید مذکور وہ بلادِ عجلون کے مشائخ سے نجیب بک بن شیخ سعد العلی تھے، آپ نے مغرب کے شہروں میں ہمیشہ رہنے والا ذکر چھوڑا ہے۔

اور سید احمد شریف تیز دل (یعنی ذہین) رواں قلم تھے، وہ لکھنے سے بالکل نہیں اکتاتے تھے، ان کی چند کتابیں ہیں، ان میں سے ایک بڑی کتاب ہے، جس کے بارہ میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ سنوسی سرداروں کی تاریخ اور ان کے مریدین اور ان کے ساتھ پختہ ہونے والوں سے سپاہ سالاروں کی خبروں کے بارہ میں ہے، وہ اس کے طبع اور اس کے نشر کا قصد کرتے تو وہ سنوسیوں کی خبروں کی معرفت کے لیے ایک احسن کتاب ہوتی۔

اور بے شک انسان میرے سردار محمد سنوسی اور اس کا بیٹا میرے سردار مہدی کی خبروں کے مطالعہ اور میرے سردار احمد شریف کی گفتگو سے سمجھ سکتا ہے کہ بے شک ان کا طریقہ ایک ایسا عملی طریقہ تھا، جو کتاب وسنت کے ساتھ کام کرتا تھا اور اسلام کے عزائم کے ساتھ قیام کے علاوہ اذکار اور وظائف کے ساتھ اکتفا نہیں کرتا تھا، جیسے جس پر ابتدائی دور تھا، اور اسی لیے وہ جہاد کی توفیق دیے گئے اور وہ اٹلی کی حکومت کی مانند ایک بڑی حکومت کے سامنے تیرہ سال تک ٹھہر گئے، اگر یہ نہ ہوتے تو وہ طرابلس اور برقہ ان دونوں پر اپنے حملوں کے پہلے مہینے سے سردار ہوتی اور لوگ ذکر کرتے ہیں کہ بے شک اٹلی والوں نے طرابلس اور برقہ دونوں پر غالب آنے کے لیے اپنے قیام کرنے کی ابتدا سے ۱۵ دن کی مدت کا اندازہ لگایا تھا اور بلاشبہ انگریزوں سے ایسے قائدین جو نو آبادیوں اور دیہاتیوں کی لڑائیوں میں حکماء تھے، انھوں نے کہا: یقیناً اٹلی والوں نے ۱۵ دن میں طرابلس کی زمین پر غلبہ کے اپنے گمان کے ساتھ شگون لینے میں حد سے تجاوز کیا ہے، اور درحقیقت بلاشبہ یہ مسئلہ ان کے ساتھ تین ماہ لمبا ہوسکتا ہے، چنانچہ انسان دیکھے، بے شک وہ مدت کیسے ہوئی؟ جس کا لڑائی کے ارکان نے اٹلی میں ۱۵ دن کا اندازہ لگایا تھا، اور جس کا انگلینڈ میں لڑائی کے ارکان نے تین ماہ کا اندازہ لگایا تھا، وہ پورے ۱۳ سال طول پکڑ گئی اور لڑائی آج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی ہے، جس طرح اپنی ابتدا میں تھی اور یہ تمام سنوسی سرداروں کی مہربانی کے ساتھ ہے اور خاص طور پر یہ عظیم سید میرے سردار احمد شریف کی مہربانی ہے۔

اور یورپی لوگ سلطان عبدالحمید کے عہد میں سلطان کی طرف سنوسی کی تحریک کی شکایت کرتے اور اس کے انتظامات اور اس کی تحریکات سے خوف محسوس کرتے اور وہ اسے افریقہ میں یورپی دعوت کے لیے سب سے بڑا مد مقابل دیکھتے تھے، اور بسا اوقات یورپ کی حکومتیں سلطان پر کچھ عرصہ کے لیے دباؤ ڈالتیں کہ وہ سید مہدی کو آستانہ کی طرف بلائے اور انھیں وہی قیام کرنے کا حکم دے اور اسے اپنے وطن کی طرف واپسی اجازت نہ دے تاکہ یورپیوں کے لیے افریقہ کے دروازوں کی تقسیم میں اور ان گھروں میں اسلامی طاقت ختم کرنے میں فضا خالی ہو، تو سلطان ان حکومتوں سے ٹال مٹول کرتا رہا اور وہ ان کے لیے کئی عذروں کے ساتھ معذرت کرتا رہا، بلکہ وہ سنوسی سے بہت زیادہ ہدیوں اور خطوں کے ساتھ نرمی کرتا، یہاں تک کہ سنوسی کے فیصلہ میں سلطان پر دباؤ زیادہ ہو گیا۔

تو اس نے بُنغازی کی طرف ایک آدمی بھیجا، جس کا نام عصمت بک تھا، اور اس سے ایک فوجی دستے کی مہم کے ساتھ جَغبوب کی طرف بھیجا، چنانچہ مہدی کو سنوسی دعوت کے معاملہ میں اس پر حکومتوں کے دباؤ کی جہت سے سلطان کے تردد کے بارہ میں پہنچ گیا تو سید مہدی نے اس کے مطابق جواب دیا، جو میں نے تاریخ میں پڑھا ہے، جس کا ذکر گزر چکا ہے، ایسی کلام کے ساتھ جو نہ نفی کو متضمن ہو اور نہ اثبات کو، اور بلاشبہ اس کے لیے اللہ پر توکل کے معنی میں چند آیات کریمہ تلاوت کیں، لیکن سید مہدی اس کے بعد ٹھہرے نہیں کہ جغبوب سے کفرہ کی سرسبز زمین کی طرف جدا ہو گئے اور اس میں تاج کی خانقاہ بنائی اور کُفرہ کو آباد کیا ایسا آباد کرنا کہ جس نے اسے صحراء کے وسط میں ایک جنت بنا دیا۔

اور اغلب یہ ہے کہ بے شک جغبوب کی سرسبز زمین سے، جو مصر اور برقہ سے قریب ہے، کفرہ کی شاداب زمین کی طرف، جو بڑے صحراء کے درمیان میں ہے، اس کے پھرنے کا سبب ہے، پھر کفرہ سے قرو کے کونہ کی طرف اس کے دور ہونے کا سبب ہے، جسے جس میں اللہ نے اسے چن لیا اور یہ سوڈان کے دروازوں پر ہے، وہ دونوں تنہائی کی طرف اس کے پرسکون ہونے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سرکاری حکومت کے مراکز سے دوری کی طرف اس کے مائل ہونے اور سامراجی حکومتوں کی اثر والی جگہوں سے نکلنے سے ہیں، اس حیثیت سے کہ آپ جنگلوں اور بے آب و گیاہ زمینوں کے ساتھ آباد حفاظت گاہ کے مراکز سے ایسی قوم کے ساتھ الگ ہوگئے، جو ہمیشہ فطرت پر رہے۔

چنانچہ وہ اپنی دعوت کے پھیلانے میں آزاد ہوگئے، اس کی طرف دباؤ کے ساتھ کوئی ہاتھ نہیں پہنچ سکتا تھا اور نہ اس کے کلمہ کے اوپر، کوئی کلمہ بلند ہوسکتا تھا، اور وہ ان اقوام کی تہذیب پر جھک گئے، اور ان کی اللہ کی اطاعت میں پرورش کی، بعد اس کے کہ وہ جہالت کے صحراؤں میں ٹھوکریں کھا رہے تھے، تو اس کے ساتھ زمین زمین (کی پہلی حالت) کے علاوہ بدل دی گئی، اور اس کے ساتھ ان امم کے اخلاق میں ایسا انقلاب آیا کہ عقلوں کو حیران کر دیا اور وہ روحانی دعوت میں صحراء کی شاداب زمینوں اور شہروں کے اطراف پر نہیں ٹھہرے، بلکہ اپنے داعیوں کو افریقہ کے دروازوں میں پھیلا دیا، تو ان سے شیخ محمد بن عبداللہ سنی اور شیخ حمودہ مُقعاوی اور سید طاہر دُغماری اور دوسرے آدمیوں جیسے ہوئے، جو شہروں میں داخل ہوئے اس حال میں کہ خوشخبری دینے والے اور راہنمائی کرنے والے تھے۔

چنانچہ سید مہدی یورپی مبلغین کی تنظیموں کے لیے سب سے بڑے مد مقابل تھے، جو پورے افریقہ کے براعظم میں پھیلی ہوئی تھیں، اس کے ہاتھ پر اور اس کی دعوت کی تیزی کے سبب حبشیوں سے کئی ملین لوگوں نے اسلام کے لیے ہدایت حاصل کی، چنانچہ اس لیے تمام مبلغین تنظیمیں اپنے غم اور افریقہ کے دروازوں میں اسلام کی کامیابی سے اپنی پریشانی کی شکایت کرتیں، جیسے نجر اور کونغو اور کامرون کے شہر اور بحیرہ تشاد کے علاقے، اور ان کے اکثر شکوؤں کی توجہ سنوسی کے طریقہ کی طرف ہوتی، جیسے ہم نے کئی یورپیوں کی کتابوں میں اس کا مطالعہ کیا ہے۔

یہ روحانی قوت کی جہت سے ہے اور رہا مادی قوت کی جہت سے تو بلاشبہ سید مہدی صحابہ اور تابعین کی سیرت پر چلتے تھے، وہ عمل کے علاوہ عبادت کے ساتھ اکتفا نہیں کرتے تھے، اور وہ جانتے تھے کہ قرآن کے احکام سلطان کے محتاج ہیں، پس وہ اپنے بھائیوں اور اپنے مریدوں کو ہمیشہ گھوڑ سواری اور تیر اندازی پر ابھارتے تھے اور ان میں خود داری اور چستی کی روح پھیلاتے تھے، اور انھیں ایک دوسرے پر حملہ کرنے اور تلوار سے مقابلہ کرنے پر ابھارتے تھے اور ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں میں جہاد کی فضیلت کو عظیم بناتے تھے اور بلاشبہ اس نے اپنے وعظ کے لگائے ہوئے پودے کا کئی جگہ پھل حاصل کیا، خصوصاً جنگِ طرابلس میں کہ سنوسیہ نے جس کے ساتھ ثابت کر دیا کہ بے شک ان کے پاس مادی قوت ہے، جو بڑی حکومتوں کی قوت کے مشابہ ہے، اور طاقت اور عظمت کے لحاظ سے ان کی سب سے بڑی کے مشابہ تھی اور اکیلی جنگ طرابلس ہی سنوسیوں کی طاقت کے ظاہر ہونے کی جگہ نہیں تھی، بلکہ ان کے لیے فرانسیوں کے ساتھ سوڈان سے مملکتِ کانم اور مملکتِ وادای میں کئی لڑائیاں گزر چکی تھیں، جو ۱۳۱۹ھ سے ۱۳۳۹ھ تک جاری رہیں۔

اور مجھے سید احمد شریف نے بیان کیا کہ بے شک اس کا چچا مہدی، اس کے پاس پچاس خاص بندوقیں تھیں اور وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ صفائی اور ستھرائی کے ساتھ ان کا خیال رکھتا تھا، وہ پسند نہیں کرتا تھا کہ انھیں اس کے لیے اس کے سینکڑوں کے ساتھ گنے ہوئے پیروکاروں سے کوئی ایک قصداً اور عمداً صاف کرے، تاکہ لوگ اس کی اقتدا کریں اور جہاد کے معاملہ اور اپنی تیاری اور اپنے سازو سامان کے ساتھ توجہ دیں، اور جمعہ کا دن گھوڑ سواری اور تیر اندازی اور اس کے مشابہ کاموں سے جنگی مشقوں کے ساتھ ایک خاص دن تھا، چنانچہ سید بلند نگرانی کی جگہ میں بیٹھ جاتا اور گھوڑ سوار دو صفوں میں تقسیم ہو جاتے اور گھوڑ سواری شروع کرتے تو دن کے آخر میں ہی انتہاء کرتے اور کبھی وہ ایک ہدف رکھتے اور تیر اندازی کے ساتھ شروع ہو جاتے، حتی کہ تو طالب علموں کو اور ان کے اکثر مریدین کو گھوڑ سوار اور تیر انداز دیکھے گا، اس کی کثرت کی وجہ سے جو اس مشق کے ساتھ انھیں کراتے تھے۔

اور وہ ان کو لڑائی کے فضائل میں ترغیب دینے کے لیے ان کو قیمت والے انعامات دیتے، جو گھوڑ سواری میں سبقت لے جاتے اور جو تیر اندازی میں نشانہ لگاتے، جیسا کہ بے شک ہر ہفتے جمعرات کا دن ان کے ہاں دستکاری کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے مخصوص تھا، چنانچہ وہ اس دن تمام اسباق چھوڑ دیتے اور تعمیر اور بڑھئی اور لوہاری اور بنائی اور اخبار نویسی اور اس کے علاوہ سے کاموں کی قسموں کے ساتھ مشغول ہو جاتے۔

تو اس دن ان میں سے کسی کو نہیں پائے گا، مگر وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرنے والی ہوتا، اور سید خود اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرتے تھے اور تھکتے نہیں تھے، حتی کہ ان میں کام کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چستی کی روح بیدار کر دیتے اور سید مہدی اور اس کے والد اس سے پہلے زراعت اور شجر کاری کے ساتھ بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے، اس پر وہ خانقاہیں دلالت کرتیں ہیں جن کو انھوں نے بلند کیا اور وہ باغات جن کو انھوں اپنے پڑوس میں مرتب کیا، پس تو کوئی خانقاہ نہیں پائے گا مگر اس کے لیے ایک باغ یا دو باغ ہوں گے، اور وہ اپنے شہروں کی طرف دور کے شہروں سے عجیب وغریب درختوں کی قسمیں کھینچ کر لاتے اور بلاشبہ انھوں نے کفرہ اور جغبوب میں ایسی کھیتیاں اور درخت داخل کر دیے کہ وہاں کسی ایک کے لیے ان کا خیال تک نہیں تھا۔

اور بعض طلباء سید محمد سنوسی سے التماس کرتے کہ آپ انھیں کیمیاء سکھائیں تو آپ انھیں کہتے: کیمیاء ہل کے پھالے کے نیچے ہے اور کبھی ان کو کہتے: کیمیاء دائیں ہاتھ کی محنت اور پیشانی کا پسینہ ہی ہے، اور آپ طلباء اور مریدین کو پیشوں اور صنعتوں پر اہتمام کی طرف شوق دلاتے، اور ان کے لیے ایسا جملہ کہتے جو ان کے دلوں کو خوش کر دیتا اور اپنے پیشوں میں ان کی رغبت کو زیادہ کر دیتا حتی کہ وہ ان کو حقیر نہ جانتے یا وہ گمان کرتے کہ بے شک ان کا طبقہ ہی علماء کے طبقہ سے ادنیٰ ہے، چنانچہ وہ ان کو کہتے: تم کو دین سے اچھی نیت اور شرعی فرائض کے ساتھ اہتمام کافی ہے اور تمہارے غیر تم سے افضل نہیں ہیں۔

اور کبھی اپنے آپ کو پیشہ والوں کے درمیان داخل کر لیتے اور انھیں کہتے: ورقوں والے تسبیحات والے گمان کرتے ہیں کہ بے شک وہ اللہ کے ہاں ہم سے سبقت لے گئے، نہیں، اللہ کی قسم! وہ ہم سے سبقت نہیں لے جائیں گے، آپ ورقوں والوں کے ساتھ علماء اور تسبیحات والوں کے ساتھ عابدین اور زاہدین کو مراد لیتے، چنانچہ گویا کہ آپ چاہتے تھے کہ پیشہ وروں اور صنعت کاروں کے لیے کہیں: تم گمان نہ کرو کہ بے شک تم صرف اپنے صنعت کار اور کام کرنے والے ہونے کی وجہ سے اور ان کے صرف علماء اور قراء ہونے کی وجہ سے مقام کے لحاظ سے علماء اور زاہدین سے کم ہو، یہ ان کو رغبت اور شوق کے لحاظ سے خوب زیادہ کرتا، اور آپ لوگوں کو صنعت کاری کے تقدس کی تعلیم دیتے کہ شہریت صرف ان کاموں کے ساتھ ہے۔

یہ عملی گروہ عمل اور حرکت کے علاوہ صرف تلاوت اور ذکر پر اعتماد نہیں کرتا تھا، پس یہ (گروہ) عملِ شرعی کو اپنے کونوں کے ساتھ اور صوفی علیحدگی کو اپنے درجات کی انتہاء تک کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان جمع کرتا ہے اور ظاہر اور باطن کے درمیان ایسی ترتیب دیتا ہے، جس کی طرف اس کا غیر توفیق نہیں دیا گیا، اور ظاہر ہوتا کہ بے شک اس طریقہ کی بنیاد رکھنے والے سید محمد بن علی بن سنوسی اور اس کے دونوں بیٹے سید مہدی اور سید شریف اور ان کے بڑے بڑے مددگار جیسے میرے سید احمد ریفی اور میرے سردار عمران بن برکہ اور میرے سردار احمد تَواتی اور میرے سردار عبدالرحیم بن احمد اور میرے سردار عبداللہ سنی اور میرے سید ابو القاسم عیساوی اور ان کے علاوہ جو عظیم اخلاق اور بلند حواس خمسہ پر تھے، جن پر ان کے اقوال اور ان کے افعال دلالت کرتے ہیں۔

مجھے میرے سید احمد شریف نے بیان کیا کہ بے شک اس کے چچا استاد مہدی اسے کہتے تھے: تو ہرگز کسی کو حقیر نہ سمجھ! نہ کسی مسلمان کو اور نہ نصرانی کو اور نہ یہودی اور نہ کافر کو شاید وہ اپنے نفس میں، اللہ کے ہاں تجھ سے افضل ہو، کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ کونسی چیز پر اس کا خاتمہ ہوگا۔

اور ان آداب کی مثل کے ساتھ وہ اپنی اولاد اور اپنے مریدوں کو سکھاتے تھے، چنانچہ ان سے کئی سردار اور بہادر ہوئے، جن کے ذکر سے تاریخ مزین ہے اور آج ان کے ہار کا اعلی جوہر وہ سید شریف ہے، ہم جس کی سوانح عمری میں ہیں (یعنی جس کی سوانح عمری ہم بیان کر رہے ہیں)۔

اور بلاشبہ سید جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، پچاس سال سے زیادہ ہو گئے تھے لیکن ان کی ہیئت ان کے بالوں میں سفیدی کے کم ہونے کی وجہ سے اس عمر تک ان کے پہنچنے پر دلالت نہیں کرتی تھی۔

اور آپ خوش نما شکل، دل کش چہرے، موٹے اور سفید جسم، مضبوط ڈھانچے والے تھے، ممکن نہیں تھا کہ کوئی آپ کو آپ کی تعظیم اور آپ کا احترام کرنے کے علاوہ دیکھے۔ [1]

---

[1] حواشیه علی حاضر العالم الإسلامي.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 31

معانی	الفاظ
ریشم۔	الحَرِیْرُ
طبعی/فطری۔	الطَّبِیْعِیُّ
نقشہ۔	الخَرِیْطَةُ
بیداری۔	الیَقَظَةُ
سرخی وغیرہ ملا ہوا چونا۔	جِصٌّ
تجارت گاہ۔	مُتَّجَرٌ
سرمگین آنکھوں والا۔	الکَحُلُ
وہ ماں جس کا بچہ گم ہوگیا ہو۔	الثُّکْلٰی
پردہ/ اسکرین۔	اَلشَّاشَةُ
بازگشت۔	الصَّدٰی
تھکا دیتے ہیں۔	یَکُدُّ
دستاویزات۔	وَثَائِقُ
گرمیش۔	حَرَارَةٌ
سرین۔	آلیَةٌ
ورزشی کھیلیں۔	أَلْعَابٌ رِیَاضِیَّةٌ
ڈرامائی۔	مَسْرَحِیَّةٌ
مداریانہ۔	بَهْلَوَانِیَّةٌ
بغاوت۔	ثَوْرَةٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِحْنَاءٌ	جھکنا/ مائل ہونا۔
صِنَاعَةٌ	فن۔
الحِيَاكَةُ	پارچہ بافی (کپڑے بننے کا کام)
المِرَانُ	ورزش۔
نَبِيْلٌ	معزز۔
إِكْسِيْرٌ	ٹانک (زود اثر دوا)
النُحَاسُ	تانبا۔
الرَّصَاصُ	سیسہ۔
تَعَلَّلُ	دلیل سے ثابت کیا جائے۔
الكَهْرُبَاءُ	بجلی۔
العَجَلُ	پہیے۔
نُفُوْرٌ	نفرت کرنا۔
فَرَجِيَّةٌ	جبہ۔
عَلَاقَةٌ	تعلق۔
إِسْتِدْرَارٌ	خواہش کرنا۔
مَغْرَمٌ	جرمانہ۔
البُرُوْدَةُ	ٹھنڈک۔
الخُمُوْلُ	گم نامی۔
نَبَاهَةٌ	شہرت۔
أَلْهَبَتْهُ	اسے بھڑکا دیتی ہے۔
أَذَابَتْهُ	اسے پگھلا دیتی ہے۔
مَقْرُوْحَةٌ	زخمی۔
قُرُوْحٌ	زخم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۳۱

بناوٹی دین

(دکتور احمد امین[1] کی ہے)

کیا تو طبعی ریشم اور مصنوعی ریشم کے درمیان فرق کو پہچانتا ہے؟ کیا تو شیر اور شیر کی صورت کے درمیان فرق پہچانتا ہے؟ اور کیا تو ظاہر میں دنیا اور نقشہ پر دنیا کے درمیان فرق کو پہچانتا ہے؟ اور کیا تو بیداری میں اپنے عمل اور نیند میں اپنے عمل کے درمیان فرق کو پہچانتا ہے؟ اور کیا تو ایسے آدمی کے درمیان جو زندگی میں دوڑتا ہے اور ایسے انسان کے درمیان جو چونے سے بنا ہوا اور تجارت گاہ میں رکھا گیا ہو، تاکہ اس پر لباس پیش کیے جائیں، فرق پہچانتا ہے؟ اور کیا تو ایسی نوحہ کرنے والی کے درمیان جس کا بچہ گم ہوگیا ہو اور ایسی نوحہ کرنے والی کے درمیان جو اجرت پر رکھی گئی ہو اور آنکھوں میں سرمہ لگانے والے اور سرمگیں آنکھوں والے کے درمیان فرق کو پہچانتا ہے؟ اور کیا تو ایسی تلوار کے درمیان جس کو لڑنے والا لشکری پکڑتا ہے، اور ایسی لکڑی کی تلوار کے درمیان جسے خطیب جمعہ کے دن پکڑتا ہے، فرق کو پہچانتا ہے؟ اور کیا تو زندگی میں لوگوں اور سفید پردہ پر لوگوں کے درمیان فرق کو پہچانتا ہے؟ اور کیا تو آواز اور بازگشت کے درمیان فرق کو پہچانتا ہے؟ اگر تو اس (فرق) کو پہچانتا ہے، تو بعینہ یہی سچے دین اور بناوٹی دین کے درمیان فرق ہے۔

بحث کرنے والے اپنے ذہنوں کو تھکا دیتے ہیں اور تاریخ لکھنے والے اپنے صحیفوں اور اپنی دستاویزات کے الٹ پلٹ کرنے میں اپنے نفسوں کو مشقت میں ڈال دیتے ہیں، اس سبب کے پہچاننے کے لیے کہ بے شک مسلمانوں نے اپنے معاملے کی ابتداء میں عجیب کام کیے، چنانچہ انھوں نے غزوے کیے اور فتح حاصل کی اور سردار بن گئے اور مسلمانوں نے اپنے معاملے کے آخر میں بھی انوکھے کام کیے، چنانچہ وہ کمزور ہوگئے اور ذلیل ہوگئے اور عاجز ہوگئے اور قرآن وہی قرآن ہے اور اسلام کی تعلیمات وہی اسلام کی تعلیمات ہیں اور لا إله إلا الله وہی لا إله

---

[1] احمد امین ۱۸۷۸ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے، مصر میں قاضی رہے، فجر الاسلام، ضحی الاسلام، فیض الخاطر اور النقد الأدبي وغیرہ ان کی تصانیف ہیں، ۱۹۵۴ء کو قاہرہ ہی میں فوت ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إلا اللّٰہ ہے، اور ہر چیز وہی ہر چیز ہے اور وہ اس کی علت بتانے میں مختلف راستوں کو گئے ہیں اور کئی راہوں پر چلے ہیں، اور میں اس کے لیے صرف ایک سبب دیکھتا ہوں اور وہ سچے دین اور بناوٹی دین کے درمیان فرق ہے۔

بناوٹی دین حرکات وسکنات اور الفاظ ہیں اور اس کے پیچھے کوئی چیز نہیں اور سچا دین، دین، روح، قلب اور گرمیش ہے، بناوٹی دین میں نمازیں ورزشی کھیلیں ہیں اور حج سرین کی حرکت اور بدنی سفر ہے اور دینی مظاہر ڈرامائی کام ہیں یا مداریانہ شکلیں ہیں۔

اور لا إلہ إلا اللّٰہ بناوٹی دین میں ایک خوبصورت قول ہے، جس کا کوئی مفہوم نہیں ہے، رہا سچے دین میں تو یہ ہر چیز ہے، یہ مال کی عبادت پر ایک بغاوت ہے اور بادشاہ کی عبارت پر ایک بغاوت ہے اور مرتبے کی عبادت پر ایک بغاوت ہے اور شہوات کی عبادت پر ایک بغاوت ہے اور اللہ کے علاوہ ہر معبود پر ایک بغاوت ہے۔

لا إلہ إلا اللّٰہ بناوٹی دین میں سر کے جھکنے اور بدن کی شہوت کے لیے عاجزی کرنے کے ساتھ متفق ہوسکتا ہے اور ذلت اور عاجزی کے ساتھ متفق ہوسکتا ہے، اور لا إلہ إلا اللّٰہ سچے دین میں صرف حق کے ساتھ متفق ہو سکتا ہے، لا إلہ إلا اللّٰہ بناوٹی دین میں ہوا کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے اور سچے دین میں پہاڑوں کو ہلا دیتا ہے۔

بناوٹی دین تجارت اور پارچہ بافی کے فن کی طرح ایک فن ہے، جس میں ماہر ذہانت اور ورزش کے ساتھ ماہر ہوسکتا ہے، رہا سچا دین تو وہ روح اور دل اور عقیدہ ہے، عمل نہیں ہے، لیکن ہر عمدہ کام اور ہر معزز کام پر ابھارتا ہے، سچا دین ایک ٹانک ہے، جو مردہ میں اترتا ہے تو وہ زندہ ہوجاتا ہے، اور کمزور میں اترتا ہے تو وہ قوی ہوجاتا ہے، وہ فلاسفیوں کا پتھر ہے، جسے وہ تانبے اور چاندی اور سیسہ پر رکھتے ہیں تو وہ سونا ہو جاتا ہے، وہ ایسا عقیدہ ہے جو معجزات لاتا ہے تو اس کے سامنے علم اور تاریخ اور فلسفہ حیران کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کیسے دلیل سے ثابت کیا جائے اور کیسے تشریح کی جائے؟

وہ ایسا تریاق ہے کہ اس سے تھوڑا سا لے لیا جائے تو وہ زندگی کے سارے زہروں کو ختم کر دیتا ہے، وہ ایسا کیمیائی عنصر ہے کہ اس کے ساتھ دینی شعائر ملا دیے جائیں تو وہ تجھے اللہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف اڑا کر لے جائے گا، اور اس کے ساتھ دنیاوی اعمال ملا دیے جائیں تو وہ گھاٹیوں کو زیر کر دیتا ہے، جتنی بھی وہ مشکل ہوں اور تجھے مقصد تک پہنچا دے گا جتنا بھی وہ ٹیڑا ہو۔

وہی ہے جس کو ہر اس شخص نے پایا جو کامیاب ہوگیا، اور وہی ہے جس کو ہر اس شخص نے گم پایا جو ناکام ہوگیا، وہ بجلی ہے جو پہنچتی ہے تو پہیوں کو گھماتی ہے اور کام کو چلاتی ہے اور منقطع ہو جائے تو نہ کوئی حرکت ہوتی ہے اور نہ کوئی کام ہوتا ہے، وہی ہے جو تاروں میں اترتا ہے، تو وہ کام کرتی ہیں اور وہ اس سے پہلے رسیاں تھیں، اور آواز میں اترتا ہے تو غنا پیدا کرتا ہے اور وہ اس سے پہلے ہوا تھی، سچا دین اپنے ساتھی کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ اس کے لیے زندہ رہے اور اس کے لیے لڑے، اور بناوٹی دین اپنے ساتھی کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ زندہ رہے اور اس کے ساتھ تجارت کرے اور اس کے ساتھ حیلہ کرے۔

سچا دین اس کا ساتھی ہر حکومت کے اوپر اور ہر سیاست کے اوپر ہے اور بناوٹی دین اپنے ساتھی کو اس پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ دین کو مروڑ دے تاکہ وہ بادشاہوں کی خدمت کرے اور سیاست کی خدمت کرے، سچا دین قلب اور قوت ہے اور بناوٹی دین نحو اور صرف اور اعراب، کلام اور تاویل ہے، سچا دین روح اور خون کے ساتھ مل جانا اور حق کے لیے غصہ کرنا اور ظلم سے نفرت کرنا اور انصاف کی تلاش میں مرنا ہے اور بناوٹی دین بڑا عمامہ اور ایسا چوغہ جو چمکتا ہے اور کھلی آستینوں والا جبہ ہے۔

دین حق میں شہادت وہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ﴾ [التوبة: ١١١]

”بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے ہیں، اس کے بدلے کہ یقیناً ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں، پس قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔“

اور بناوٹی دین میں شہادت جملے کا اعراب اور متن کی تخریج اور شرح کی تفسیر اور حاشیہ کی توجیہ اور مؤلف کے قول اور اس پر اعتراض کی تصحیح ہے، سچا دین اللہ کے ساتھ انسان کا تعلق عمدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانا ہے اور انسان کے ساتھ انسان کا تعلق اچھا بنانا ہے تاکہ ان تمام کا تعلق اللہ کے ساتھ اچھا ہو اور بناوٹی دین رزق کی خواہش کرنے یا مرتبہ حاصل کرنے یا غنیمت حاصل کرنے یا جرمانے کے دور کرنے کے لیے انسان کے ساتھ اپنے ساتھی کا تعلق عمدہ بنانا ہے۔

بلاشبہ سچ کہا ہے جس نے کہا: ''بے شک یہ دین اس کا آخر درست نہیں ہوسکتا، مگر اس کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا اول درست ہوا'' اور کیا اس کا اول صرف دین، روح تھا اور کیا اس کا آخر صرف بناوٹی دین ہے، ہر دین والے کا جرم یہ ہے کہ وہ اس کی روح سے دور ہوتے گئے (جب ان کے ساتھ زمانہ گزرا) اور اس کی شکل کو محفوظ کرتے رہے اور یہ کہ حالات کو بدلتے رہے اور تقدیر کو الٹتے رہے، تو روح کے لیے کوئی قیمت نہ ہوئی اور شکل کے لیے ساری قیمت ہوئی۔

ایمان کی حالت عشق کی حالت کی طرح ہے، جو ٹھنڈک کو حرارت سے اور گمنامی کو شہرت سے اور ذلت کو فضیلت سے اور جذبہ کو ایثار سے تبدیل کر دیتی ہے، اور سچا ایمان جادو کی لاٹھی کی طرح ہے، جو کسی چیز کو نہیں چھوتی مگر اس کو بھڑکا دیتی ہے اور نہ کسی جامد چیز کو مگر اس کو پگھلا دیتی ہے اور نہ کسی مردہ کو مگر اس کو زندہ کر دیتی ہے، کون ہے جو ہر اس چیز کے ساتھ جو اس میں ہے، اس بناوٹی دین کو مجھ سے لے لے اور مجھے اس کے بلند معانی میں دین حق سے ایک ذرہ بیچ دے؟

ولي كبد مقروحة من يبيعني
بها كبداً ليست بذات قروح

''اور میرا جگر زخمی ہے کون ہے جو مجھے اس کے بدلے ایک ایسا جگر بیچ دے جو زخموں والا نہ ہو۔''[1]

[1] یہ مضمون الثقافة نامی مجلہ سے منقول ہے، جسے دکتور احمد امین نے ہی جاری کیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 32

الفاظ	معانی
عَهْدٌ	بار بار آنا۔
قَوَافِلُ	قافلے۔
شَاقٌ	مشکل۔
حَوْلٌ	ارد گرد۔
مُغْتَبِطًا	خوش۔
رَقِيقٌ	غلام۔
أَحْلَافٌ	دوست۔
أَعْمَاقٌ	اطراف و اکناف۔
فَصْلٌ	موسم۔
زَهِيدٌ	حقیر۔
جَالِبًا	لانے والا۔
مُتَّجِرًا	تجارت کرنے والا۔
السَّقَمُ	بیماری۔
صَنَّاعٌ	کاریگر۔
مَوْفُوْرٌ	وافر/مکمل۔
سَلِيْلٌ	نسل/ اولاد۔
أَوَدَهُ	اس کا ٹیڑھا پن۔
أُسْرَةٌ	خاندان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِخْتَطَفُوا	اچک لیا۔
تَعَرَّضَ	لے گئے۔
أَكِلُهُ	میں اسے سپرد کروں۔
ظَهْرُ قَلْبٍ	زبانی۔
جُزْوَتَانِ	دہکتے ہوئے انگارے۔
اَلْجِدُّ	سنجیدگی۔
الْحَزْمُ	دور اندیشی۔
يُقَوِّمُ	قیمت لگاتا تھا۔
بُعْدًا	ہلاکت۔
يَرْأَفُ	شفقت کرتا ہے۔
فَصِيْلَةٌ	قبیلہ۔
مَضَوْا بِهِ	اسے لے جاتے۔
مُصْبِحَةٌ	صبح۔
يَقْظَى	بیدار۔
الْمَذَاهِبُ	طریقے
تَوَلُّهُ	غم وعشق سے دیوانہ ہونا۔
تَفَجُّعٌ	دردمندی۔
لَوْعَةٌ	حسرت
يَحْمُوْهُ	اس کی حفاظت کریں۔
العَادِيَاتُ	ظلم۔
يَسُلُّ	سونتتا۔
خَطْبٌ	مصیبت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِيَتْ	متوجہ ہوئی۔
الثُّكْلُ	محرومی۔
مُعْنِيَةٌ	توجہ دینے والی۔
البَادِيَةُ	دیہاتی لوگ۔
اِعْتَلَّتْ	عذر کیا۔
الفَتَاةُ	نوجوان عورت۔
الأَبِيَّةُ	خود دار۔
تَعَوَّدَتْ	عادی تھی۔
خَطِيْرٌ	زبردست۔
الأَمَدُ	حد۔
الخَاطِرُ	خیال۔
تَخَطَّى	گزر گیا۔
مَتِيْنًا	پختہ و پائیدار۔
أَيْدًا	مضبوطی۔
البِشْرُ	خوشی۔
إِحْتِشَامٌ	حیا۔
الأَنْدِيَةُ	مجالس۔
أَمْعَنَ	مبالغہ کیا۔
اِرْبَدَّ	سرخ و سیاہی مائل ہو گیا۔
وَجَمَ	ناپسند کیا۔
دَعَةٌ	سنجیدگی۔
حَازِمٌ	دور اندیش۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخُطُوبُ	مصائب۔
جُذَاذًا	ٹکڑے۔
الأَنْصَابُ	بت۔
سَيَّبْتُكَ	میں نے تجھے آزاد کر دیا ہے۔
حَيَّيْ	دونوں قبیلے۔
يُؤْوُوْهُ	وہ آپ کو پناہ دیں گے۔
نُقَبَاءُ	سردار۔
حَدَثًا	نوعمر۔
البُؤْسُ	تنگ حالی۔
النَّصَفَةُ	انصاف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۳۲

سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ

(دکتور طٰہٰ حسین کی ہے)

سَلام بن حُبَیر قُرظی شام سے ہر سال میں اپنے بار بار آنے کی طرح ایک بڑے تجارتی سامان کے ساتھ آیا، جس میں سامان کی کئی انواع تھیں اور متاع کی کئی قسمیں تھیں، کچھ اس سے ایسا تھا جو شام تیار کرتا تھا، اور کچھ اس سے ایسا تھا جو جزیرہ والے تیار کرتے تھے اور کچھ اس سے ایسا تھا جسے روم والے دمشق اور بصری کی طرف اٹھاتے اور اس کو عرب اور یہود کے قافلوں سے بیچ ڈالتے، تاکہ وہ اس کو ایسی دور زمین کی طرف اٹھائیں جس کی طرف قیصر کا ہاتھ نہ پہنچ سکے اور نہ اسے اس کی سلطنت پہنچ سکے، یعنی نجد اور حجاز اور تہامہ اور یمن میں۔

اور قریب نہیں تھا کہ سلام بن حبیر بنو قریظہ میں ٹھہرے اور اپنے آپ کو لمبے مشقت والے سفر سے راحت پہنچائے، حتی کہ انھوں نے اپنا وہ مختلف سامان لوگوں کے لیے پیش کیا، تو اوس اور خزرج سے یثرب والے اس پر متوجہ ہوئے، اور اس پر وہ لوگ بھی متوجہ ہوئے جو یہود اور یثرب کے اردگرد تھے، وہ دیکھتے اور خریدتے تھے اور کچھ دن نہیں گزرے تھے، حتی کہ سلام بن حبیر اپنا تجارتی سامان بیچ بھی چکا تھا اور اس سے بہت زیادہ مال کا فائدہ حاصل کر چکا تھا اور اگر یہ بچہ نہ ہوتا جیسے سلام نے عربوں پر پیش کیا تو انھوں نے اس سے بے رغبتی کی اور یہود پر پیش کیا تو انھوں نے اس میں بے رخی کی، تو لازماً سلام کا نفس مکمل طور پر راضی ہو جاتا، اور ضرور وہ آنے والے مہینوں میں مطمئن، خوش یثرب کے قبائل میں گھومنے والے کی حالت میں گزارتا، اس حال میں کہ وہ اپنے غلاموں اور اپنے دوستوں کو ان علاقوں میں بھیجنے والا ہوتا، جو یثرب کے اردگرد عربوں اور یہودیوں کے قبائل اور اطراف واکناف کے گاؤں تھے، وہ اس کے لیے وہ سامان کھینچ کر لاتے جسے وہ شام کی طرف اٹھاتا، جب شام کی طرف کوچ کرنے کا موسم آتا، لیکن یہ بچہ اس کے حلق میں اٹکا ہوا تھا اور اس کے دل میں حسرت تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ جسے اس نے اسے بعض قبیلہ کلب والوں سے انتہائی حقیر قیمت کے ساتھ خریدا تھا اور اس نے اپنے نفس میں اندازہ لگایا تھا کہ بے شک وہ ضرور اس کو بعض یثرب والوں سے بیچ دے گا اور اس کی اس قیمت میں جسے اس نے ادا کیا ہے، دوگنا یا کئی گنا فائدہ اٹھائے گا، لیکن عرب اور یہود میں سے یثرب والے سلام کو غلام لانے والا اور اس میں تجارت کرنے والے کی حیثیت سے نہیں پہچانتے تھے، چنانچہ جب انھوں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس بچے کو ان پر پیش کر رہا ہے اور اپنے پیش کرنے میں اصرار کر رہا ہے اور اس کے بیچنے میں شوق کر رہا ہے تو انھوں نے اس بات کو اس سے اوپرا جانا اور انھوں نے اس کے ساتھ کئی گمان کیے۔

ان کے کہنے والے نے کہا: بے شک سلام نے اس غلام کو اپنے لیے خریدا تھا، چنانچہ ہم محفوظ نہیں رہ سکتے کہ اس نے اس میں ایسا عیب یا آفت دیکھی ہے، جس نے اسے اس میں بے رغبت کر دیا ہے، چنانچہ وہ ہم کو ایسی چیز بیچ رہا ہے جس میں اس کے لیے کوئی حاجت نہیں ہے، اور بچہ ظاہری بیماری والا اور واضح نقصان والا ہے گویا کہ وہ اس میں ان لوگوں سے برائی اور ناپسندیدہ بات کو ملا، جنھوں نے اس میں تجارت کی، اور وہ عربی اچھی طرح نہیں بول سکتا تھا، بلکہ وہ طاقت نہیں رکھتا تھا کہ بے شک وہ اپنے ہی بارے میں کچھ بیان کرے اور نہ وہ رومی زبان اچھی طرح بول سکتا تھا، بلکہ وہ اس سے ایک حرف نہیں بول سکتا تھا، اور بے شک جب اس سے اس کا آقا یا اس کے آقا کے علاوہ لوگوں سے کوئی کلام کرتا تو وہ اپنی زبان کو ایسے فارسی الفاظ کے ساتھ مروڑتا جس کو اس سے کوئی نہ سمجھ سکتا، اور سلام لوگوں کو کہتا کہ بے شک یہ بچہ تیز دل، کاریگر اور مکمل چست ہے، جب اس کی حالت درست ہو جائے گی اور کھانے سے وہ چیز پائے گا، جو اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا کر دے گی۔

اور وہ انھیں کہتا: بے شک یہ ایک شریف فارسی خاندان کی اولاد ہے، جو اِصْطَخر سے آیا، حتی کہ وہ اُبلّہ میں ٹھہر گیا، چنانچہ وہ وسیع زمین کا مالک ہوا اور اس میں کسانوں نے کھیتی باڑی کی، اور بہت بڑی تجارت کا مالک ہوا، جس کو وہ عراق کے اطراف میں پھیرتا تھا، چنانچہ جب اس خاندان کی اس سے زیادہ خبروں کا سوال کیا جاتا تو وہ مناسب جواب نہ دے سکتا اور بے شک وہ کہتا: مجھے اس شخص نے کہا، جس نے مجھے یہ بچہ بیچا کہ بے شک عربوں نے اس کو اس وقت اچک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا، جب انھوں نے روم کے ساتھ ابلہ پر حملہ کیا، پس انھوں نے اس کو بنو کلب سے بیچ دیا اور بنو کلب اسے بصری میں لے کر گئے، وہ چاہتے تھے کہ اسے عرب یا یہود کے بعض تاجروں سے بیچ دیں اور بلاشبہ میں نے اس کو دیکھا تو اس کے لیے میرا دل نرم ہوگیا اور اس کی طرف میرا نفس مائل ہوگیا، اور میں نے اندازہ لگایا کہ یقیناً عنقریب اس کے لیے کوئی بڑی حالت ہوگی، وہ جونسی حالت (بھی) ہو، چنانچہ میں نے اسے اس ساز و سامان میں خرید لیا جس کو میں نے خریدا تھا۔

وہاں لوگ اسے کہتے: تب تو نے اس کو اپنے پاس کیوں نہیں رکھ لیا؟ وہ کہتا: بے شک جو مال میں نے اس میں خرچ کیا، وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اور میرے نزدیک اس سے زیادہ ترجیح والا ہے اور میں بچے کے ساتھ کیا کروں گا؟ نہ میں اس پر اچھا اہتمام کر سکتا ہوں اور نہ یہ اپنی اچھی طرح دیکھ بھال کر سکتا ہے، اور نہ میرے ایسے گھر والے ہیں کہ میں اسے ان کے سپرد کر دوں، اور بچہ اس کے باوجود تیز دل، کاریگر اور مکمل چست ہے، اگر اس کا حال درست ہوگیا اور کھانے سے وہ چیز پہنچی جو اس کے ٹیڑے پن کو سیدھا کر دے، اس کی آنکھوں کی طرف دیکھو کیسے گھماتا ہے اور قریب نہیں ہے کہ کسی ایک چیز پر ٹھہریں، بے شک یہ تیز حس والا ہے، وہ اچک لیتا جو دیکھتا ہے، علاوہ اس کے وہ اسے اچھی طرح پہچانے، اور تم ان آنکھوں کی طرف دیکھو، کیسے روشن ہیں گویا کہ وہ دہکتے ہوئے انگارے ہیں، لیکن لوگ (یہ باتیں) سنتے تھے اور ہنستے تھے اور واپس لوٹ جاتے تھے اور سلام کو چھوڑ دیتے اور اس کے دل میں اس مال پر حسرت تھی جسے اس نے خرچ کیا اور اس فائدے پر بھی جس کی وہ امید رکھتا تھا۔

اور ثُبَیتہ بن یعار اوسیہ ایک صبح سلام کے پاس سے گزر رہی تھی اور وہ اپنے اس بچے کو یثرب کے بازاروں میں پیش کر رہا تھا، چنانچہ قریب نہیں تھا کہ وہ بچے کی طرف دیکھے، یہاں تک کہ اس نے اس پر رحم کھایا، پھر قریب نہیں تھا کہ وہ اس کی طرف دیکھنا لمبا کرے، حتی کہ اس کے دل میں اس کے خریدنے کی رغبت پیدا ہوگئی، ثبیتہ نے کہا: اے ابن حمیر! تیرے اس بچے کا نام کیا ہے؟ سلام نے کہا کہ بنو کلب سے جس شخص نے مجھے اس کو بیچا اس نے کہا تھا کہ بلاشبہ اس کا نام سالم ہے، اس نے کہا: سالم کس کا بیٹا ہے؟ سلام نے کہا: میں نہیں جانتا، لیکن میں نے اسے ایک ایسے کلبی آدمی سے خریدا جو معقل نام رکھا جاتا تھا، اور اس نے مجھے کہا کہ بے شک اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان ایک شریف خاندان ہے، جو آیا.....

شبیتہ نے کہا: وہ اصطخر سے آیا، پھر ابلہ میں اترا اور (قوم) نبط نے (ان کی) کھیتی باڑی کی اور ان کی تجارت کو عراق کے اطراف میں پھیرا، بلاشبہ ہم نے یہ باتیں دل کی پشت پر (یعنی زبانی) یاد کر لیں، سو بے شک میں اسے خریدنے والی ہوں، چنانچہ تو مجھے اسے کتنے میں بیچے گا؟
سلام نے کہا: اور بلاشبہ اس کا دل مسکرایا اور اس کا نفس راضی ہوگیا، لیکن اس کے چہرے میں سنجیدگی اور دور اندیشی ضرور باقی رہی، چنانچہ بے شک میں صرف وہ قیمت چاہتا ہوں، جو میں نے ادا کی اور جو میں نے اس پر خرچ کی، جب سے میں نے اس کو خریدا ہے اور ان کے درمیان بھاؤ طے ہو جاتا ہے اور وہ بچے کے ساتھ اپنے گھر کی طرف لوٹتی ہے، اور بلاشبہ یہودی نے نفع حاصل کیا اور اچھی طرح نفع حاصل کیا، اور اس نے بھی اس بچے کے خریدنے کے ساتھ ایسا فائدہ حاصل کیا، جس کی نہ درھموں کے ساتھ اور نہ دیناروں کے ساتھ قیمت لگائی جا سکتی ہے۔

اس لیے کہ بے شک اس نے اس کو نہ تجارت کرنے کے لیے اور نہ کمائی حاصل کرنے کے لیے خریدا تھا، اور بے شک اس نے اس کے خریدنے کے ساتھ بھلائی اور نیکی اور اچھائی کو ترجیح دی تھی، وہ کسی دوسری چیز کی طرف ارادہ نہیں رکھتی تھی، اور وہ دل ہی دل میں کہہ رہی تھی اور بچے کے ساتھ اپنے گھر کی طرف لوٹ رہی تھی: اس زندگی کے لیے ہلاکت ہو، جس میں نہ انسان انسان پر رحم کرتا ہے، اور جس میں نہ قوی ضعیف کے ساتھ شفقت کرتا ہے اور جس میں نہ دل اس ماں کے لیے نرم ہوتے ہیں، جس وقت وہ اپنے بچے کو گم پاتی ہے اور نہ اس بچے کے لیے جس وقت وہ نشو ونما پاتا ہے، نہ وہ اپنے لیے کوئی ماں اور نہ کوئی باپ اور نہ کوئی قبیلہ پہچانتا ہے، جن کی طرف وہ پناہ حاصل کرے۔

اور وہ دل ہی دل میں کہہ رہی تھی اور بچے کے ساتھ اپنے گھر کی طرف لوٹ رہی تھی: اگر بے شک میرا اس کی مثل ایک بچہ ہوتا، پھر اس پر زیادتی کرنے والے زیادتی کرتے اور اسے زمین کی غیر مذہب جگہ میں لے جاتے تو میں اس کو کیسا پاتی اور میں اس کو کیسے برداشت کرتی یا کیسے اس پر صبر کرتی اور کیا میں بھی کسی دوسرے بچے سے زمانہ بھر تسلی پاتی؟ دوری ہو! اگر میرا اس کی مثل ایک بچہ ہوتا اور اس پر زیادتی کرنے والے زیادتی کرتے اور اسے زمین کی کسی غیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب جگہ میں لے جاتے تو میں ضرور صبح و شام اس کو یاد کرتی اور میں لازماً اسے جاگتے اور سوتے اس کو یاد کرتی اور ضرور میرا نفس اس کی پیروی کرتا اور وہ اپنے حال کے تصور میں کئی طریقوں کو چلی گئی، اور نہ میں زندگی کے لیے مطمئن ہوتی اور نہ زندگی کے ساتھ خوشحال ہوتی اور نہ اس دنیا کی اچھی چیزوں کے ساتھ فائدہ اٹھاتی۔

اور بچے کی ماں کو دیکھ رہی تھی اور بلاشبہ اس سے اس کا بیٹا چھین لیا گیا اور وہ اس کے چھینے جانے کو حاضر تھی، یا اس کا بیٹا اچک لیا گیا اور وہ اس کے اچکے جانے کو نہیں دیکھ رہی تھی، اور وہ اس ماں کے غم و عشق سے دیوانہ ہونے کو اور اس کی دردمندی کو اور اس کی اس حسرت کو دیکھ رہی تھی، جو ختم نہیں ہوتی تھی، اور اس کی اس محبت کی جلن کو دیکھ رہی تھی، جو بجھتی نہیں تھی، اور اس کے ان آنسوؤں کو دیکھ رہی تھی، جو رکتے نہیں تھے، اور وہ دل ہی دل میں کہہ رہی تھی اور بچے کے ساتھ اپنے گھر کی طرف لوٹ رہی تھی: یہ بچہ کسریٰ کے ملک سے اچک لیا گیا، کسریٰ کے لشکر نے طاقت نہ رکھی کہ وہ اس کی حفاظت کریں اور نہ طاقت رکھی کہ وہ اس سے ظلم دور کر دیں، تو ہمارے ساتھ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہم یثرب میں ہیں یہ وہ خوف والا شہر ہے، جسے یہودیوں اور اعرابیوں نے اس کے تمام راستوں سے گھیر رکھا ہے، اور جس کے بعض رہنے والے بعض پر تلوار سونتے ہیں اور جس کے باسی محفوظ نہیں ہیں کہ ان پر کوئی مصیبت پیش آئے، یا انھیں کوئی حادثہ پیش آئے، یا ان کے ساتھ مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت اترے۔

چنانچہ جب وہ گھر پہنچی اور اس میں ٹھہری اور وہ بچے کے ساتھ متوجہ ہوئی، یہاں تک کہ وہ خوف کے بعد باامن ہوگیا اور وحشت کے بعد مانوس ہوگیا اور اس نے بھوک کے بعد کھایا، اس نے دل ہی دل میں کہا: دوری ہو! کہ میں شوہر تلاش کروں یا میرا ایسا بچہ ہو، جسے اس کی مثل تکلیف پہنچے، جو اس بچے کو پہنچی ہے، اور جس میں میں غم اور محرومی سے اس کی مثل چکھوں جو اس بچے میں اس کی اس فارسی والدہ نے اور اس جیسی بہت سی عورتوں نے چکھا ہے، اگر زندگی شیتہ کے لیے وفا کرتی تو وہ لازماً اپنے دن اس فارسی بچے کے ساتھ توجہ دینے والی ہوکر گزارتی اور ضرور اسے اپنے لیے بیٹا بنا لیتی یا کوئی ایسی چیز بنا لیتی، جو بیٹے کے مشابہ ہو، لیکن لوگ اندازہ لگاتے ہیں اور تدبیر کرتے ہیں اور دن اس چیز کے غیر پر جاری ہوتے ہیں، جو انھوں نے اندازہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگایا اور جو انھوں نے تدبیر کی۔

پھر بلاشبہ ثبیتہ نے سالم کے ساتھ توجہ کی یہاں تک کہ اس کا جسم بڑھ گیا اور اس کی عقل نشو ونما پا گئی اور وہ تیز دل، تیز حس تیز زبان لڑکا ہو گیا، جیسے یہودی نے اندازہ لگایا تھا یا اس سے زیادہ جو اس نے اندازہ لگایا تھا اور وہ اس سے محبت کرنے والی اور اس کے ساتھ خوش ہونے والی اور اس سے راضی ہونے والی تھی، اور بلاشبہ اس کو اوس اور خزرج کے آدمیوں اور یثرب کے اردگرد دیہاتوں کے معزز لوگوں نے منگنی کا پیغام بھیجا تو وہ ان سے رک گئی اور اس میں اپنے گھر والوں پر اس بارہ میں عذر کیا حتیٰ کہ اس نے انھیں تھکا دیا، لیکن ایک سال قریش کے وفد شام سے اپنے لوٹنے کے وقت گزر رہے تھے، چنانچہ وہ اس میں چند دن ٹھہرتے ہیں اور ابو حذیفہ ہُشَیم بن عتبہ بن ربیعہ اس ثبیتہ کی باتیں اور اس کے اس غلام کا قصہ سنتا ہے اور اسے اچھا لگتا ہے جو وہ سنتا ہے، پھر وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی خبریں زیادہ حاصل کرے، چنانچہ وہ اس کی قوم کے پاس اترتا ہے اور انھیں کہتا ہے اور ان سے سنتا ہے، پھر ثبیتہ اس کے دل سے ایک اچھی جگہ واقع ہو جاتی ہے، اس کے باوجود کہ بلاشبہ اس نے اسے دیکھا تھا اور نہ اس کو (بالمشافہ) سنا تھا، اور بے شک اس نے اس کے بارے میں سنا اور راضی ہو گیا۔

اور جب وہ اس خود دار نوجوان عورت کو منگنی کا پیغام بھیجتا ہے تو وہ شروع میں اس سے انکار کر دیتی ہے، حتیٰ کہ جب اس نے قریش سے اس کے مرتبہ کو جان لیا کہ بے شک وہ ان کے معزز لوگوں سے ہے، اور ان میں بلند رتبے والا ہے، اور یہ کہ بے شک وہ بیت اللہ والوں اور ان حرم والوں سے ہے، جس سے ہاتھیوں والے دور کیے گئے اور جس پر صرف فاجر اور گنہگار ہی حملہ کرتے ہیں، وہ دن بہ دن مائل ہو گئی، پھر وہ اس مکی آدمی کے پیغام منگنی کو قبول کرنے والی ہو گئی، اور ابو حذیفہ قریش کے وفد میں اپنے اہل اور سالم کے ساتھ مکہ کی طرف لوٹتا ہے، چنانچہ قریب نہیں تھا کہ وہ ٹھہرے یہاں تک کہ اس نے ان کے معاملے سے کچھ چیزوں کا انکار کیا، تو بلاشبہ اس نے صبح کی اور قریش کی مجالس میں گیا، پھر اس نے شام کی اور قریش کی مجالس میں گیا، لیکن وہ ان مجالس کے معاملہ سے بہت زیادہ کو پہچانتا تھا اور ان کے معاملے سے بہت زیادہ کا انکار کرتا تھا، اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ مطمئن ہو جائے اور وہ امن میں ہو جائے اور وہ راضی ہو جائے، جیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس سے پہلے عادی تھا، لیکن وہ نہ اطمینان اور نہ امن اور نہ رضا کی طرف کوئی راستہ پاتا تھا۔

ابو حذیفہ محسوس کرتا تھا کہ گویا ان مجالس میں کوئی چیز کم ہے اور گویا کہ کوئی حادثہ یقیناً مکہ میں پیش آیا ہے، وہ جانتا نہیں تھا کہ کیا وہ ہلکا ہے یا کہ زبردست ہے اور لیکن بلاشبہ کوئی چیز رونما ہوئی ہے اور اس نے اس کی قوم کے معاملے کو تبدیل کر دیا ہے، وہ اسے محسوس کرتا تھا اور اس کی تحقیق نہیں کرتا تھا، پھر وہ قریش کی مجالس میں اپنے بعض دوستوں کو تلاش کرتا ہے تو انھیں نہیں پاتا، وہ سوال کرتا ہے؟ عثمان بن عفان اموی کہاں ہے؟ طلحہ بن عبیداللہ تیمی کہاں ہے؟ اور فلاں اور فلاں اس کی محبت والوں سے کہاں ہے؟ تو اسے اس کی قوم وضاحت کے ساتھ جواب نہ دیتی اور بے شک ان کے بعض خاموشی کو ترجیح دیتے اور ان کے بعض توریہ کا مذہب اختیار کرتے اور ان کے بعض اپنی زبانوں کو ایسی باتوں کے ساتھ مروڑتے جو نہ (معاملے کو) واضح کرتیں اور نہ ظاہر کرتیں، اور ابو حذیفہ دیکھتا اور سنتا۔

چنانچہ اس کے اور اطمینان اور امن اور رضا کے درمیان حد دور ہوگئی، پھر ایک دن اس نے صبح کی اور بلاشبہ اس کے لیے اس کی بصیرت ظاہر ہوگئی اور اس کے لیے اس کے معاملے سے احتیاط کا راستہ واضح ہوگیا کہ بے شک اس کے وہ دوست جو مکہ میں ہیں، وہ اس سے جدا نہیں ہوئے اور وہ ہمیشہ حرم کی زمین میں ہیں، چنانچہ اسے کیا تھا کہ وہ ان کے بارہ میں سوال کرتا ہے اور ان کے پاس جاتا نہیں ہے؟ اور قریب نہیں تھا کہ یہ خیال اس کے دل میں آئے، یہاں تک کہ وہ ان دوستوں سے فلاں یا فلاں کا قصد کرتا ہے۔

اور بلاشبہ وہ عثمان بن عفان کے پاس آیا اور وہ اس فرق کے باوجود اس کا دوست تھا جو عمر میں ان کے درمیان تھا، عثمان چالیس سال سے گزر چکے تھے یا قریب تھے، اور ابو حذیفہ ابھی تیس سال کو نہیں پہنچے تھے، لیکن محبت ان دونوں کے درمیان پرانی اور پختہ و پائیدار تھی، جس کو سفروں میں صحبت نے قوت اور مضبوطی کے لحاظ سے زیادہ کر دیا، چنانچہ جب ابو حذیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا اور اس پر داخل ہوا تو اسے اس کا دوست اس خوشی و بشاشت اور مہربانی و نرمی کے ساتھ ملا، جو اس کی عادت تھی کہ وہ اس کے ساتھ اسے ملے، لیکن ابو حذیفہ نے اس تمام کے باوجود اپنے دوست سے احتیاط اور حیا سے ایک چیز کو محسوس کیا، ابو حذیفہ نے کہا: اے ابا عمرو!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ میں نے تجھے قریش کی مجالس میں تلاش کیا، جب سے وفد مکہ کی طرف لوٹا ہے تو میں نے تجھے نہ پایا، چنانچہ وہ کیا چیز ہے قریب ہے کہ یقیناً اس نے تجھ کو تیری قوم سے روک دیا ہے؟

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: نہ میں ان مجالس کے لیے اور نہ ان باتوں کے لیے ہشاش بشاش تھا، جو ان میں گومتی ہیں، ابو حذیفہ نے کہا: تو کیا آپ نے اپنی قوم سے کسی چیز کو اوپرا جانا ہے؟ اور یہاں عثمان رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور جواب نہیں دیا، چنانچہ ابو حذیفہ نے آپ اپنی بات دوبارہ دہرائی تو عثمان نے خاموشی میں مبالغہ کیا (یعنی کچھ نہ بولے)، ابو حذیفہ نے کہا: اے ابا عمرو! بے شک تیرے لیے ضرور ایک حالت ہے اور کوئی بات نہیں، لات وعزیٰ کی قسم! لیکن قریب نہیں تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اس کی اس قسم کو سنیں، یہاں تک کہ آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا، اور ابو حذیفہ دیکھ رہا تھا تو اچانک بلاشبہ اس کے ساتھی کا چہرہ بدل چکا تھا اور اس میں غصہ ظاہر ہو چکا تھا، وہ اس کو اس سے کبھی پسند نہیں کرتا تھا۔

ابو حذیفہ نے کہا: اے ابا عمرو! تجھ پر افسوس، بے شک تو یقیناً اس محبت کو جانتا ہے جو میرے اور تیرے درمیان ہے، اور بے شک آپ یقیناً میرے دوست ہیں اور میرے بارے میں امانت دار ہیں، چنانچہ آپ مجھے اپنے دل والی (بات) پر مطلع کر دیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے نرم اور الوداعی آواز میں کہا: اگر تو چاہتا ہے کہ بے شک ہم ضرور اس محبت کو باقی رکھیں جو ہمارے درمیان ہے تو تو لات اور عزیٰ کا ذکر نہ کر، اور یہ اللہ جو تم سے کچھ کفایت نہیں کرتے۔

وہاں ابو حذیفہ نے تھوڑا سا ناپسند کیا، پھر کہا: اے ابا عمرو! تجھ پر افسوس، بلاشبہ تو اس وقت یقیناً بے دین ہو گیا ہے؟ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسی آواز میں کہا، جو سنجیدگی کے لحاظ سے زیادہ سخت اور نرمی کے لحاظ سے زیادہ بڑی تھی، اے ابا حذیفہ! میں بے دین نہیں ہوا اور بے شک میں نے ہدایت پا لی ہے، بلاشبہ تو دور اندیش اور عقل مند نوجوان ہے، تیری عمر ابھی زیادہ نہیں ہوئی، لیکن بے شک تو نے بھی دنیا کو دیکھا ہے اور زمین کے گوشوں میں گھوما ہے اور تو نے لوگوں کی باتوں کو آزمایا ہے اور حوادث اور مصائب کا تجربہ کیا ہے، کیا تو بھلائی سے خیال کرتا ہے کہ میرے اور تیرے جیسے لکڑی اور پتھر سے (بنے ہوئے) بتوں کے لیے ایمان لائیں، جن کو لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور ان سے جو چاہے وہ طاقت رکھتا ہے کہ انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے؟ ابو حذیفہ نے کہا: اے ابا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو! میں تجھے عقل مند ہی خیال کرتا ہوں، لیکن میں نے ان اشیاء میں کبھی نہیں سوچا اور بے شک میں نے اپنی قوم کو پایا، وہ ان بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو میں نے ان کا کام کیا۔

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اور جب ہدایت واضح ہوگئی اور حق ظاہر ہوگیا؟ ابو حذیفہ نے کہا: تو بلاشبہ ہم پر واجب ہے کہ ہم ہدایت حاصل کریں اور حق کی پیروی کریں، تو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کب لے چلے گا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اگر تو چاہتا ہے، اور ابو حذیفہ نے شام مسلمان ہونے کی حالت میں کی، اور اپنے اسلام کے ساتھ ثبیتہ پر داخل ہوئے، چنانچہ قریب نہیں تھا کہ وہ اس کو سنے، یہاں تک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس چیز کے ساتھ ایمان لے آئی جس کو وہ لائے تھے، اور غلام سالم نے ان کی باتوں کو سنا تو اس کا نفس اس کی طرف مائل ہوگیا، اور وہ ایمان لے آیا جیسے ہم ایمان لائے، اور رات نہیں گزری تھی، حتی کہ اسلام کے گھر مکہ میں ایک گھر کے لحاظ سے زیادہ ہو چکے تھے۔

اور تھوڑے ہی دن گزرے تھے اور جب ثبیتہ کو معلوم ہوا کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں کو آزاد کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور جو لوگ غلام آزاد کرتے ہیں، آپ ان سے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رحمت اور خوشنودی کا وعدہ کرتے ہیں، چنانچہ اس نے اپنی طرف سے اپنے اس فارسی غلام کو بلاتی ہے اور اسے کہتی ہے: اے سالم: تو جا، بلاشبہ یقیناً میں نے تجھے آزاد کر دیا ہے، تو جس کو چاہے والی بنا لے، سالم نے ابو حذیفہ کو کہا: کیا آپ کو مجھ میں رغبت ہے کہ آپ میرے والی ہوں؟ ابو حذیفہ نے کہا: دوری ہو! ہرگز میں تجھے اپنا غلام نہیں بناؤں گا، اور بے شک تو آج سے تو میرا بیٹا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوت اور اپنے صحابہ اور اپنے لیے یثرب کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج سے پختہ وعدہ لیا، اور ان سے معاہدہ کیا کہ وہ آپ کو پناہ دیں گے اور آپ کی مدد کریں اور آپ کی پشت کی حفاظت کریں گے اور اس کے خلاف لڑیں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سرکشی کرے، یا جو آپ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے پیغامات کو پہنچا دیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عہد پر ان دونوں قبیلوں اوس اور خزرج کے سرداروں نے بیعت کی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اپنے رسول اور مسلمانوں کے لیے اپنے نئے ٹھکانے کی طرف ہجرت کرنے میں اجازت دی اور بلاشبہ اسلام یثرب کی طرف ان سے سبقت لے گیا، اس کی اس شخص نے بشارت دی، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا، تاکہ وہ اس کی بشارت دے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ہجرت ایسے گھر کی طرف تھی جس میں اسلام ٹھہر چکا تھا، پہلے اس کے کہ اس میں مہاجرین ٹھہریں، اور بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے میں اجازت دی، تو وہ اس کی طرف گروہ در گروہ جانے لگے اور آپ ﷺ مکہ میں مقیم تھے، آپ انتظار فرما رہے تھے کہ اللہ آپ ﷺ کو نکلنے میں اجازت دے اور مسلمان مہاجرین کی جماعت انصار سے اپنے بھائیوں کی طرف قباء میں جمع ہوگئے اور وہ انتظار کرنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ ان پر تشریف لائیں اور وہ اس دورانیے میں نماز قائم کرتے، جیسے وہ اس کو مکہ میں قائم کرتے تھے۔

اور مسلمان دیکھتے تو اچانک نبی ﷺ سے قرآن کو ان کا سب سے زیادہ پڑھنے والا اور ان کا سب سے زیادہ یاد کرنے والا سالم بن ابو حذیفہ تھا، چنانچہ وہ اسے آگے کرتے تاکہ وہ نماز میں ان کی امامت کرائے اور ان میں مہاجرین کے سردار تھے، ان سے وہ عمر بن خطاب تھے جن کا اسلام فتح تھا، اور جن کی ہجرت مدد تھی، اور جن کی خلافت رحمت تھی، جیسا کہ اس بارہ میں بعد میں عبداللہ بن مسعود نے فرمایا تھا، اور اوس و خزرج سے مشرکین اور منافقین دیکھتے تو وہ انصار و مہاجرین کی اس جماعت کو دیکھتے کہ وہ سالم کو آگے کرتے ہیں، تاکہ وہ نماز میں ان کی امامت کرائے، چنانچہ وہ ظاہر رائے کے ساتھ اس سالم کے معاملہ کو بڑا جانتے، پھر وہ نہ ٹھہرتے کہ وہ اس کو یاد کرتے اور اس کو پہچانتے۔

ان کے بعض بعض کے لیے کہتے: کیا تم اس آدمی کو دیکھتے نہیں ہو جو اصحاب محمد ﷺ سے اس نئی آنے والی جماعت کو نماز پڑھاتا ہے، بعض ان میں سے وہ ہیں جنھوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، اور بعض وہ ہیں جو اس کے رہنے والے ہیں، بے شک وہ سالم ہے، کیا تم سالم کو یاد نہیں کرتے؟ تو لوگ اپنے آپ کو تھکا دیتے تاکہ وہ اس کو یاد کریں، لیکن ان کا بعض ان پر اس یہودی کا قصہ دہراتا جو عربوں اور یہودیوں پر ایک ایسا نوعمر بچہ پیش کرتا تھا، جو عربی اچھی طرح نہیں بول سکتا تھا اور نہ اسے سمجھ سکتا تھا، اور یہ نہیں تھا مگر وہ اس قصہ کی ابتدا کو سنتے، حتی کہ اس پورے کو حاضر کر دیتے اور یہاں تک کہ وہ اس بچے کو دیکھتے جس کو تکلیف پہنچی تھی، اور جس پر تنگی حالی ظاہر تھی اور جس میں تمام عربوں اور یہودیوں نے بے رغبتی کی تھی اور جس کو ثبیتہ بنت یعار نے خرید لیا تھا، اس میں رغبت کرتے ہوئے نہیں، بلکہ اس پر مہربانی کرتے ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ان کے بعض بعض کو کہتے: اگر سلام بن جبیر زندہ ہوتا تو وہ ضرور اپنے اس بچے سے یہ عجیب بات دیکھتا، پھر ان کے بعض بعض کو کہتے: کیا تم اصحاب محمد ﷺ سے اس نئی آنے والی جماعت کی طرف نہیں دیکھتے کہ ایک فارسی ان کی امامت کراتا ہے، جو بلاشبہ کل تک غلام تھا، پھر ان کے بعض بعض پر اس بات کے جواب کو لوٹاتے اور کہتے: بے شک ان لوگوں کے لیے ضرور ایک حالت ہے، بے شک وہ غلاموں کو سردار بناتے ہیں اور ان فرقوں کو لغو قرار دیتے ہیں، جو آزاد اور غلاموں کے درمیان ہیں، اور بے شک ہم ضرور اس سے قریش پر رحم کرتے ہیں، جو ان کے ساتھ اترا ہے، اور بے شک ہم یقیناً قریش کو اس سے معذور سمجھتے ہیں جو محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے۔

اگر ہم طاقت رکھتے تو ہم ضرور ان کو فتنے میں ڈالتے، جیسے قریش نے ان کو فتنے میں ڈالا اور ہم ضرور ان کو اپنی زمین سے جلا وطن کر دیتے، جیسے قریش نے انھیں جلا وطن کیا، لیکن کیا اس کی طرف کوئی راستہ ہے؟ تو ان کے کہنے والے کہتے: دوری ہو! بلاشبہ ہمارے قوم سے قوت اور طاقت والے ان کے ساتھ ایمان لا چکے ہیں، لیکن ان باتیں کرنے والوں سے ایک گروہ سنتا، پھر انکار کرتا، پھر وہ خاموشی کو ترجیح دیتا، پھر ان کے بعض بعض کی طرف علیحدہ ہوتے تو اپنے درمیان ایک نئی بات کو کان لگاتے، وہ اس میں اس کے معاملے سے تعجب کرتے، جو کل تک غلام تھا، پھر وہ آج آزاد لوگوں کو ان کی نماز میں امامت کراتا ہے، پھر وہ مہاجرین کی جستجو کرتے تو وہ ان میں ان غلاموں سے ایک غیر قلیل گروہ دیکھتے جو آزاد کیے گئے تھے، انھیں ان کے اسلام نے آزاد کیا تھا۔

پھر وہ ان لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کے آزاد، معزز لوگوں کے طریقہ کی جستجو کرتے، جن پر آزادی لوٹا دی گئی تھی، بعد اس کے کہ وہ غلامی میں پروان چڑھے تھے، چنانچہ وہ اس (طریقہ) کو دیکھتے کہ وہ نرمی اور عدل اور انصاف اور برابری پر قائم ہے، پھر وہ اس بارہ میں اپنی قوم کے مسلمانوں سے باتیں کرتے تو وہ انھیں یہ کہتے: بے شک اسلام آزاد اور غلام کے درمیان فرق نہیں کرتا اور نہ لوگوں کے درمیان، مگر تقویٰ اور اس نیکی اور خیر اور نیک اعمال کے ساتھ جس کو وہ اپنے ہاتھوں کے درمیان آگے بھیجتے ہیں۔

وہاں ان کے دل اس برابری کی طرف حرص کرتے، جسے اس سے پہلے انھوں نے نہیں سنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، اور اس عدل کی طرف حرص کرتے جس سے وہ مانوس نہیں تھے، اور اچانک وہ اسلام کی طرف مائل ہونے لگے، پھر وہ اس کی طرف جلدی کرنے لگے، پھر وہ اس بات پر حرص کرتے کہ سالم بن ابو حذیفہ ان کو امامت کرائے، یہ وہی جو کل تک غلام تھا، چنانچہ وہ قریش اور اوس وخزرج کے معزز لوگوں کی امامت کرنے والا ہوگیا، جب وہ اپنی نماز میں اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے۔ (الوعد الحق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر 33

الفاظ	معانی
قَارَةٌ	براعظم۔
سُكَّانُ	رہنے والے/ باشندے۔
أَرْقْنَاهُ	ہم نے اسے بہایا ہے۔
حِضَارَةٌ	تمدن۔
وُشِيَتْ	مزین کیے گئے۔
الْبُطُوْلَاتُ	بہادریاں۔
مَعَاهِدُ	ادارے۔
الْمُكَرَّمَاتُ	قابل تعظیم چیزیں۔
هَنَاتٌ	غلطیاں۔
هَيِّنَاتٌ	غیر معمولی۔
ضَرَمَ	بھڑکایا تھا۔
مُعْتَلٌّ	بیمار۔
الصَّرْحُ	عالی شان محل۔
مَمَرُّ خَيْبَرَ	درۂ خیبر۔
الْمُهَوِّلُ	خوف زدہ کرنے والا۔
الشَّاهِقَةُ	بلند و بالا۔
الْفَلَا	جنگل۔
وُعُوْرَةٌ	دشواری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المَعَامِعُ	لڑائیاں۔
أَقْيَالٌ	سردار (اصل میں زمانۂ جاہلیت میں ملوکِ یمن کو أَقْيَال کہتے تھے)
أَرْجَاءٌ	کنارے/گوشے۔ (رَجَا کی جمع ہے)
قَرَارَةٌ	دارالخلافہ۔
سَائِحٌ	سیر کرنے والا۔
أَوْغَلَ	بہت دور تک چلا گیا۔
سُلْطَانٌ	غلبہ۔
يَكْبِسُ	دبانا۔
أَحْفَلُ	زیادہ جمع کرنے والی (بعده باء للتعدية)۔
أَزْخَرُ	زیادہ بھری ہوئی۔
عِصَامِيٌّ	ذاتی عظمت والا، یہ عِصَام نامی آدمی، جو شاہِ حیرہ کا دربان تھا، کی طرف نسبت ہے، جس نے اپنی صلاحیتوں سے ترقی کر کے بڑا رتبہ حاصل کیا تھا، اس کے مقابلہ میں عِظَامِيّ ہے، یعنی خاندانی عظمت والا، اسی لیے کہا جاتا ہے: كُنْ عِصَامِيًا لَا عِظَامِيًا.
الإمْبَرَا طُوْرُ	شہنشاہ۔
يَحْفِلُ	جمع کرنا۔ (بعده باء للتعدية)
مَصْرَعٌ	موت۔
القُوَّادُ	قائدین۔
الحَمَاسَةُ	غیرت۔
قُطْرًا	صوبہ۔
فَنِيَّةٌ	فنی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرُّخَامُ	سنگ مرمر۔
لَحَنَ	گایا۔
لَوحَةٌ	تختی۔
يَمْلَصُ	بھاگتا تھا۔
مَسَارِبُ	راستے۔
بَنْغَالُ	بنگال۔
حِيَالُ	بالمقابل۔
نَأْمَةٌ	دھیمی آواز۔
لَأْمَةٌ	لڑائی کا سامان، یعنی تلوار، نیزہ، زرہ اور خود وغیرہ۔
العَجَزَةُ	کمزور۔
مَارِسْتَانَاتُ	پاگل خانے۔
كَيْفِيًّا	کیفیت۔
الرَّوَاتِبُ	تنخواہیں۔
بَارِعًا	ماہر۔
رَوَائِعُ	شاندار۔
مُوسِيْقِيًّا	موسیقار۔
صَرْحٌ	عالی شان محل۔
الصِّلَاتُ	عطیے۔
المُتَكَرِّرَةُ	لگاتار۔
الحَزْمُ	دور اندیشی۔
إِدَارِيٌّ	حکومتی۔
كَوَامِلُ	مکمل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَزْرَارٌ	بٹن۔
أَرْغِفَةٌ	روٹیاں۔
أَعْلَامٌ	عظیم لوگ۔
نُصُوْصًا	متن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر: ۳۴

براعظم ایشیا میں اسلامی باغ

(استاذ علی طَنطَاوِی کی ہے)

ہم اب ہند میں ہیں، اس براعظم میں جس پر ہم نے ہزار سال حکومت کی، اس دنیا میں جو صرف ہمارے لیے تھی اور ہم اس کے سردار تھے، گم شدہ اسلامی باغ میں، میں سچ کہہ رہا ہوں، اور البتہ اگر ہمارے لیے اسپانیا اندلس میں ہی بیس ملین لوگ تھے، تو بلاشبہ یقیناً یہاں ہمارے لیے سب سے بڑا اندلس ہے، جس میں آج ۴۰۰ ملین لوگ ہیں، یعنی زمین پر رہنے والوں کا پانچواں حصہ، اور البتہ اگر ہم نے اندلس میں اپنے شہداء کے باقی ماندہ اور اپنے بہادروں کے خون سے چھوڑا ہے اور البتہ اگر ہم نے اس میں مسجد قرطبہ اور غرناطہ شہر پیچھے چھوڑا ہے تو بے شک ہمارے لیے اس براعظم کے ہر بالشت میں ایسا پاکیزہ خون ہے، جسے ہم نے بہایا ہے، اور ایسا بہترین تمدن ہے جس کے جوانب مزین کیے گئے اور اس کے کنارے علم اور عدل اور قابل تعظیم چیزوں اور بہادریوں کے ساتھ منقش کیے گئے اور بے شک ہمارے لیے اس میں ادارے اور مدارس ہیں، کتنی ہی عقلوں کو انھوں نے روشن کیا اور حق کے لیے دلوں کو کھولا اور ہمیشہ دلوں کو کھول رہے ہیں اور عقلوں کو روشن کر رہے ہیں اور بے شک ہمارے لیے اس میں ایسے آثار ہیں، جو اپنے جمال اور اپنے جلال کے ساتھ غرناطہ پر بلند ہیں، اور تم کو تاج محل کافی ہے، جو عمارت کے لحاظ سے سب سے خوبصورت ہے جو زمین کی پشت پر بلند ہوئی۔

بلاشبہ یقیناً ہند کے ساتھ چار اسلامی دور گزرے ہیں، عربی فتح کا دور، پھر افغانی فتح کا دور، پھر غلاموں کا دور، پھر مغلوں کا دور، سب سے پہلا وہ شخص جس نے ہند کی طرف اسلام کا جھنڈا اٹھایا، وہ نوجوان قائد محمد بن قاسم ثقفی تھا، جس نے طائف میں اپنی قوم کے گھروں کو چھوڑا اور اپنے چچا حجاج کی معیت میں عراق کی طرف چلا، جس نے بہت زیادہ ظلم کیا اور بہت زیادہ سنگ دلی کی اور اس کی کئی غیر معمولی غلطیاں تھی، لیکن وہ وہی ہے جس نے ہمارے لیے عراقیوں کو باقی رکھا اور ہمارے لیے سارے مشرق اور سندھ کو فتح کیا، چنانچہ مہلب عظیم کو بھیجا حتی کہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اندرونی لڑائی کی آگ کو بجھا دیا، جس کو خارجیوں نے بھڑکایا تھا اور قتیبہ عظیم کو بھیجا حتی کہ اس نے سمرقند اور بخارا اور ترکستان کو فتح کیا اور اپنے چچا کے بیٹے محمد عظیم کو بھیجا حتی کہ اس نے سندھ کو فتح کیا، اور اگر ایمان نہ ہوتا جو عجائب کو بناتا ہے اور اگر بڑی بڑی ہمتیں نہ ہوتیں جو پہاڑوں کو ہٹا دیتی ہے، اور اگر وہ بہادری نہ ہوتی جس کو محمد ﷺ نے عرب کے دلوں میں رکھا تھا، تو یہ لشکر طاقت نہ رکھتا کہ کُرۂ ارض کا احاطہ کرنے والی (زمین) کا پانچواں حصہ طے کرے اور وہ قدموں پر چلنے والا تھا یا اونٹوں اور چوپاؤں کی پشتوں پر بیمار تھا، نہ وہ ریل گاڑی کو پہچانتا تھا اور نہ کار کو اور نہ اس نے فضا کی پشت پر کوئی طیارہ دیکھا تھا اور جب ابن القاسم نے گرنے والے عالی شان محل میں پہلا پتھر رکھا اور اس سورج سے پہلی شعاع داخل کی جس نے مکہ سے اس بر اعظم تک روشنی کر دی اور اس نے سندھ کو فتح کیا اور اس کی عمر بی، اے کے طالب علموں کی عمر کو نہیں پہنچی تھی۔

اور اس کی طرف دوسری مرتبہ اسلام کا جھنڈا چوتھی صدی میں لوٹا، عظیم سلطان محمود غزنوی کے ہاتھ پر فتح کے ساتھ لوٹا، جو غزنہ سے نکلا اور وہ افغانستان کے علاقوں کا قصبہ تھا، وہ کابل سے جنوب کی طرف تھا، چنانچہ اس نے پریشان کرنے والے، خوف زدہ کرنے والے اس درہ خیبر کو پار کیا جو ان بلند و بالا پہاڑوں کو پھاڑتا ہے خوب پھاڑنا، اور جنگل کے شیر اور سیارہ راتوں کے جن اس کی دشواری اور اس کی وحشت سے گھبراتے ہیں کہ وہ اس پر چلیں، پھر وہ ہند میں داخل ہوا اور دس خون ریز جنگوں میں داخل ہوا، جن میں موت رقص کرتی تھی اور خون مشتعل ہوتا تھا، اور اس پر ہند کے امراء اور اس کے تمام سردار جمع ہو گئے، تو اس نے ان کے بہادروں کو پیس دیا اور ان کے لشکروں کو تباہ کر دیا اور وہ چلا حتی کہ اس نے پنجاب کو طے کیا اور اس کے لیے یہ شہر مطیع ہو گئے تو اس نے اس میں اللہ کا حکم قائم کر دیا اور ان کے رہنے والوں کو اسلام کی عدالت کا مزہ چکھایا۔

اور اس راستے سے ایک صدی سے زیادہ کے بعد سلطان شہاب الدین غوری آیا، چنانچہ اس نے اس فتح سے وہ چیز جوڑی جو منقطع تھی اور اس سے وہ چیز مکمل کی، جو ناقص تھی اور شمالی ہند کا مالک بنا اور اس کے لشکر دہلی پہنچے، تو انھوں نے اس میں اسلامی دعوت کے منار روشن کیے تو وہ ظلمت کے بعد روشن ہو گئے اور اندھے پن کے بعد بینا ہو گئے اور اس نے اس کے کناروں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ گرج دار آواز لگائی، جو بطنِ مکہ سے نکلی تھی، مؤذن کی آواز جو ہند کے دل میں ربوں والوں اور الٰہوں والوں اور بتوں والوں کو پکارتی تھی کہ بے شک تمہارے الٰہ ناکام ہوگئے اور تمہارے بت گر پڑے، بے شک وہ ایک الٰہ ہے، کوئی الٰہ نہیں ہے مگر اللہ، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ہند میں اسلامی حکومت قائم ہوگئی، جس کا دار الخلافہ دہلی تھا

اور اسی دوران قطب الدین ایبک جو سلطان غوری کا قائد تھا، وہ اپنی تلوار کے ساتھ شہروں کو فتح کر رہا تھا، شیخ معین الدین چشتی اپنی دعوت کے ساتھ دلوں کو فتح کر رہا تھا، چنانچہ لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہوئے، اور یہ فتح زیادہ باقی رہنے والی اور زیادہ ہمیشہ رہنے والی تھی، اور آج اسی سے پاکستان میں (۸۰) ملین مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ (۴۰) ملین ہندوستان میں ہیں اور ضرور اسلام ان گھروں میں زمانے کے آخر تک باقی رہے گا۔

اور سلطان غوری کے بعد اس کا قائد قطب الدین ملک کا والی بنا، جس نے دہلی کو فتح کیا اور اس کے ساتھ غلاموں کا دور شروع ہوا اور ان سے کئی بڑے بڑے سچے بادشاہ ہوئے، ان سے قطب الدین ہے، یہ قطب منارہ کا بانی ہے، آج جس کی عظمت کے سامنے ہر وہ سیر کرنے والا کھڑا ہوتا ہے، جو دہلی میں وارد ہوتا ہے اور شمس الدین الاَلْتَمَش اور غیاث الدین بَلْبَن ہیں، پھر خلج آئے، اور ان سے عظیم بادشاہ علاء الدین خَلْجی تھے، جس نے لوگوں میں انصاف کیا اور شہروں کو کنٹرول کیا اور امن کو پھیلایا اور ہند میں دور تک نکل گئے۔

اور ان کے بعد آلِ تُغْلُق آئے، اور ان سے نیک اصلاح کرنے والا بادشاہ فیروز تھا، پھر لودھی آئے اور احمد آباد میں کئی ایسے بادشاہ ہوئے، جنھوں نے لوگوں کو خلفاء راشدین کے ساتھ نصیحت کی، جیسے مظفر حلیم گجراتی ہیں۔

اور غلاموں کی حکومت میں علماء کے لیے ایک ایسی حکومت تھی جو ان سے زیادہ بڑی تھی، اور ان کے لیے بادشاہوں کے غلبہ سے بڑا غلبہ تھا اور بلاشبہ ہمارے بھائی ابو الحسن علی الحسنی ندوی نے روایت کیا ہے کہ بے شک سلطان شمس الدین التمش وہ تھے، جس کے لیے تمام شہر مطیع ہوگئے (اور یہ ۷ھ میں تھا) اور ہند کے تمام بادشاہ اس کے ماتحت ہوگئے، وہ شیخ بختیار کعکی پر اجازت طلب کرتے تو اس کی خانقاہ میں داخل ہوتے اور اس پر غلاموں کے بادشاہ پر سلام کی مانند سلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے اور ہمیشہ اس کے پاؤں دباتے اور اس کی خدمت کرتے اور اس کے قدموں پر آنسو بہاتے حتیٰ کہ شیخ اس کے لیے دعا کرتے اور اسے پھرنے کا حکم دیتے۔

اور بے شک علاء الدین خلجی اپنے زمانے میں ہند کے بادشاہوں کے سب سے بڑے تھے، شیخ نظام الدین بدایونی دہلوی نے اس بات میں اجازت طلب کی کہ وہ اس کی زیارت کرے تو شیخ نے اسے اجازت نہ دی۔

اور جب شیخ دولت آبادی بیمار ہوئے اور موت پر جھانکا تو سلطان ابراہیم شرقی نے اس کی عیادت کی اور اس کے سر کے پاس دعا کی کہ بے شک وہ یعنی سلطان موت سے اس کا فدیہ ہو۔

اور نظام الدین بَدَایُونی کی خانقاہ بادشاہ کے محل سے مریدین کو زیادہ جمع کرنے والی اور لوگوں کے ساتھ زیادہ بھری ہوئی ہوتی تھی اور ان کی روحانی حکومت بادشاہ کی ظاہری اسباب والی حکومت سے زیادہ بڑی تھی، اے اچھی طرح نہ دیکھ سکنے والی آنکھ! یہ اس لیے تھا کہ جب یہ علماء طمع اور رغبتوں کے کپڑوں سے الگ ہوگئے تھے اور ان چیزوں سے بے رغبت ہوگئے تھے جو بادشاہوں کے ہاتھوں میں تھیں تو بادشاہ ان کے دروازوں کی طرف دوڑے اور انھوں نے دنیا کی محبت اپنے دلوں سے کھینچ ڈالی تھی، چنانچہ دنیا نے اپنے آپ کو ان کے قدموں پر ڈال دیا۔

اور سلطان ابراہیم لودھی کے زمانہ (۹۳۲ھ) میں تیمور لنک کا پوتا بابر کابل سے آیا اور لودھی کے لشکروں کو شکست دی اور وہ مغل مسلمانوں کے گھوڑ سواروں میں سے (۱۲) ہزار کے مقابلہ میں ایک لاکھ تھے اور اس نے حکومتِ مغلیہ کی بنیاد رکھی جو ہند میں سب سے بڑی اسلامی حکومت تھی اور اس کے باوشاہوں سے نیک بادشاہ اورنگ زیب تھا۔

اور جب بابر فوت ہوگیا اور اس کا بیٹا ہمایوں حکمران بنا تو اس پر ایک ذاتی عظمت والا آدمی کود پڑا، جو بادشاہ کے گھر سے نہیں تھا، لیکن اس کے لیے بادشاہوں کی ہمتیں تھیں، چنانچہ اس نے اس سے شہروں کو کھینچ لیا اور ایک ایسی حکومت قائم کی جو دوسری حکومتوں میں نادر تھی اور اس نے ادارہ اور مالیت اور لشکر کو ایسا منظم کیا کہ اس جیسی کی طرف سبقت نہیں کی گئی تھی، وہ سلطان شیر شاہ سوری تھا، اور جب وہ فوت ہوگیا تو بادشاہت ہمایوں کے بیٹے کی طرف واپس آگئی اور وہ شہنشاہ اکبر تھا اور وہ بڑے بڑے بادشاہوں میں سے تھا، اس نے تھوڑے (علاقوں) کے علاوہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے ہندوستان کی حکومت کی اور اس کی حکومت لمبی ہوگئی، پھر اس نے اپنے آخری ایام میں اللہ کے ساتھ کفر کیا اور لوگوں کو کفر پر مجبور کیا اور ان کے لیے ایک نیا دین ایجاد کیا اور اسلام کے نشانات کو ختم کیا اور اس کی علامات کو باطل قرار دیا، اور اس کے ساتھ لشکر تھا اور اس کے ساتھ امراء تھے اور سارے شہر اس کے ہاتھ میں تھے، چنانچہ کون اس کے سامنے کھڑا ہوتا؟ اور کون اسلام کی مدد کرتا؟ اور کون دین کا دفاع کرتا؟

تو بلاشبہ اس کے ساتھ ایک بوڑھا اور کمزور جسم والا آدمی کھڑا ہوا، جو مال و مرتبہ اور مددگاروں کے لحاظ سے کم تھا، لیکن وہ اللہ کے ساتھ قوی ایمان والا تھا، نفس اور دل کا بڑا تھا، بلاشبہ اس نے دنیا کو حقیر سمجھا اور وہ ان تمام مال اور مناصب اور لذات کو جمع نہیں کرتا تھا جو اس میں تھے، اور اس نے زندگی حقیر سمجھا، چنانچہ وہ پروا نہیں کرتا تھا کہ جونسے پہلو پر اللہ کے راستے میں اس کی موت ہو، وہ شیخ احمد سرہندی تھے اور وہ شہنشاہ کی اصلاح کے ساتھ طمع نہیں کرتا تھا اور نہ اس میں کوئی امید پاتا تھا، چنانچہ وہ شروع ہوا، چھوٹے چھوٹے قائدین اور حاشیہ برداروں کے ساتھ ملنے لگا اور وہ عام انقلاب کے لیے تیار کرتا تھا، کسی فوجی عسکری انقلاب کے لیے نہیں بلکہ روحی اور فکری انقلاب کے لیے، اور وہ ایسے خطوط بھیجتا جو دینی غیرت اور شفقت اور ایمان کو بڑھکاتے اور جب اکبر فوت ہوا اور اس کا بیٹا جہانگیر حکمران بنا تو شیخ محمد معصوم سرہندی بن شیخ سرہندی نے طاقت رکھی کہ وہ ایک بچے کی تربیت پر جھانکے، وہ (بچہ) جہانگیر کے پوتوں میں سے ایک تھا۔

اور یہ بچہ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا نہیں تھا اور نہ وہ ولی عہد تھا اور نہ اس کے لیے امید کی جاتی تھی کہ وہ بادشاہت کا والی بنے، لیکن شیخ نے اس کی تربیت میں اپنی کوشش کو جاری رکھا اور اس کے لیے اپنی تمام رعایت کو خرچ کر دیا، چنانچہ اس نے مشائخ اور مدرسین کے درمیان ایک دینی داخلی مدرسہ میں ایک طالب علم کے نشو و نما پانے کی طرح نشو و نما پائی، پھر اس نے قرآن اور اس کی تجوید پڑھی اور فقہ حنفی پڑھی، اور اس کو پختہ کیا اور اپنے زمانے کے علوم کے ساتھ واقفیت حاصل کی اور اس کے ساتھ گھوڑ سواری پر تربیت حاصل کی اور قتال پر ماہر ہوا اور جب جہانگیر فوت ہوا اور شاہ جہاں حکمران بنا تو اس نے اپنے بیٹوں میں سے ہر ایک کو ہند کے صوبوں میں سے ایک ایک صوبے کا والی بنا دیا اور اس بچے کا حصہ (اور وہ اورنگ زیب تھا) دکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حکومت تھی۔

اور شاہ جہاں کی ایک بیوی تھی، حسن میں، اس کے حسن کے لیے کوئی مثال نہیں تھی، اور نہ خاص اس سے محبت میں، اس کی محبت کے لیے کوئی مثال تھی، وہ ممتاز محل تھی، چنانچہ وہ فوت ہوگئی تو اس نے اس کا مرثیہ کہا، لیکن شعر کے کسی قصیدہ کے ساتھ نہیں اور اس کو ہمیشہ باقی رکھا، لیکن کسی صورت اور مجسمے کے ساتھ نہیں، بلاشبہ اس نے اس کا مرثیہ کہا، پھر اسے سنگ مرمر کے ایک فنی ٹکڑے کے ساتھ ہمیشہ کے لیے باقی رکھا، کسی شاعر نے کوئی ایسا قصیدہ نہیں کہا جو اس سے زیادہ عمدہ شعر ہو، اور کسی گانے والے نے کوئی گیت نہیں گایا جو اس سے زیادہ میٹھا ہو، اور کسی مصور نے کوئی ایسی تختی نہیں بنائی جو اس سے زیادہ شاندار ہو، چنانچہ یہ شعر اور یہ گیت اور یہ صورت اور یہ عمارت کے فن میں سب سے بڑا تحفہ ہے۔

یہ تاج محل ہے، یہ عجیب عمارت جس نے اپنے جمال کے ساتھ دنیا کو حیران کر دیا اور ہمیشہ اسے حیران کر رہی ہے، اور جس میں ان نفیس ہاتھوں کے لیے سنگ مرمر نرم ہوگیا، تو انھوں نے اس سے سب سے خوبصورت عمارت بنا ڈالی، جو بلا خلاف اس زمین کی پشت بلند کی گئیں، اور انھوں نے اسے اس نقش و نگار سے منقش کیا کہ کبھی اس کی باریکی اور اس کی فنکاری اور اس کی سحر انگیزی کی مثل میں کوئی نقش و نگار نہیں پہچانا گیا۔

یہ قبر جس پر آج سیاح آتے ہیں، امریکہ کے کناروں سے آگرہ کی طرف جو دہلی کے قریب ہے، تاکہ اس کا مشاہدہ کریں اور اس کے قصہ کو سنیں اور یہ مطلق طور پر محبت کے قصوں میں سے سب سے بڑا قصہ ہے، بلاشبہ اس محبوب بیوی کی موت نے عظیم شہنشاہ کو غمگین کر دیا، چنانچہ اس نے اپنی دنیا میں بے رغبتی کی، کیونکہ وہی اس کی دنیا تھی، اور اس نے ہند کی بادشاہت کو حقیر سمجھا، کیونکہ وہ اس کے ہاں ہند کی بادشاہت سے زیادہ عظیم تھی اور اس (زوجہ) کے بعد اس کی کوئی حاجت شمار نہیں کی گئی، مگر وہ اپنے ملاقاتی سے بھاگتا تھا اور اپنی یادوں کے ساتھ ماضی کی راہوں میں کھو جاتا تاکہ وہ اپنے خیال سے اس کے ساتھ زندہ رہے، اس کی خوشبو کو سونگھے اور اس کے جمال کو ظاہر کرے اور اس کی پوشیدہ سرگوشی کو سنے اور اس کے سانسوں کی حرارت کو محسوس کرے، پھر خاص اس سے اس کی محبت اس قبر کے لیے محبت میں تبدیل ہوگئی، جس کو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کے لیے بنایا تھا، چنانچہ وہ دیوانہ ہوگیا اور وہ ایسے ہوگیا کہ وہ اپنی ٹھنڈک میں اس کی حرارت اور اپنے جمود میں اس کی دھڑکن اور اپنی خاموشی میں اس کی باتیں محسوس کرتا تھا، اور وہ بادشاہت سے پھر گیا اور اسے چھوڑ دیا، پھر اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور اس کے نام کے علاوہ ملک کا حکمران بن گیا اور اس نے معاملہ کے ساتھ اکیلے تصرف کیا اور اس کے بھائیوں نے اس سے جھگڑا کیا اور ہر کوئی اپنی حکومت سے یعنی شجاع بنگال سے، مراد بخش گجرات سے اور یہ اورنگ زیب دکن سے آیا، اور اس نے طاقت رکھی کہ وہ ان تمام پر غالب ہوگیا اور معاملے کے ساتھ منفرد ہوگیا اور اس نے اپنے باپ کو بادشاہت کے محلات میں سے ایک محل میں رکھ دیا اور اس کے لیے اس میں بستر اور کھانے اور لباس اور حاشیہ بردار اور باندیوں سے وہ کچھ رکھ دیا، جسے کو وہ چاہتا تھا اور اس نے اس کے لیے اس کی چارپائی کے بالمقابل ایک ایسا آئینہ لگا دیا، جو عجیب کاریگری پر تیار کیا گیا تھا، جو ہمیشہ سیاحوں کو حیران کرتا رہا، وہ اس سے تاج محل کو دور سے دیکھتا، اور وہ اپنی چارپائی پر لیٹا ہوتا، گویا کہ وہ اس کے سامنے ہے اور یہ اس کی دنیا کی تمام لذاتیں تھیں جو اس کے لیے باقی تھیں۔

اور اس کا بادشاہت کے تخت پر بیٹھنا (۱۰۶۸ھ) کو تھا (تین سو سال پہلے) اور گویا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم گمان کرتے ہو کہ بے شک یہ بادشاہ جس نے فقہ کی کتابوں اور نقشبندی درودوں کے درمیان تربیت پائی، وہ ضرور اپنی خلوت میں داخل ہو جائے گا اور اپنے محل میں مدرسہ یا خانقاہ کا کام کرے گا، نماز پڑھے گا اور فقہ کی کتابیں پڑھے گا اور دنیا کے امور کو ترک کر دے گا اور ان میں بے رغبتی کرتے ہوئے ان کو چھوڑ دے گا، ہرگز نہیں، اے اچھی طرح نہ دیکھ سکنے والی آنکھ! اور نہ یہ اسلام کی فطرت ہے اور نہ یہ اس کا طریقہ ہے، بے شک اسلام لوگوں کو نیک بخت بنانے اور عدل کو قائم کرنے اور ظلم کو ختم کرنے اور زمین میں فساد کرنے والوں کافروں سے جہاد کے لیے عمل ہے یہ تمام چیزیں محراب میں نماز کی طرح نماز ہیں، بلکہ یہ نفلی نماز اور نفلی روزے سے زیادہ بہتر ہے اور ایک گھڑی کا عدل چالیس سال کی عبادت سے افضل ہے۔

اسی لیے تم اسے دیکھتے ہو کہ اس نے لڑائی کی زرہ پہلے دن سے پہن لی (وہ اس دن چالیس سال کا تھا) اور وہ بذات خود اٹھا، وہ خارجیوں کو مارتا تھا اور شک میں پڑھنے والوں کا قلع قمع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا اور علاقے فتح کرتا تھا اور زمین میں عدل اور امن قائم کرتا تھا اور وہ ہمیشہ ایک معرکے سے جس کو وہ داخل ہوتا دوسرے معرکہ کی طرف، اور ایک شہر سے جس کو وہ درست کرتا دوسرے شہر کی طرف منتقل ہوتا رہا، یہاں تک کہ اس کی بادشاہت ہمالیہ کی چوٹیوں سے ہند کے جنوب میں سیف البحر کی طرف پھیل گئی اور قریب تھا کہ وہ سارے ہند کا مالک ہوجائے، یہاں تک کہ اس نے اپنے دارالحکومت سے (۱۵) کلومیٹر دور جنوب کے کنارہ میں اللہ کے راستے میں شہید ہو کر عمر پوری کی۔

جو ان معرکوں میں داخل ہوا، انھوں نے اس کا تمام وقت صرف کیا اور انھوں نے اس کے لیے اندرونی اصلاح اور لوگوں کے معاملات میں غور کرنے کے لیے (وقت) باقی نہ چھوڑا، لیکن اورنگ زیب نے اس کے باوجود اندرونی اصلاح کو ایسے واجب کیا کہ چند بادشاہوں کے علاوہ آپ کی مثل کوئی واجب نہ کرسکا۔

وہ اپنی رعایا کے حالات میں اپنے سب سے قریب علاقوں سے سب سے دور علاقوں کی طرف عقاب کی آنکھ کی مثل کے ساتھ دیکھتا تھا، جیسے وہ فساد کرنے والوں کو شیر کے پنجے کی مثل کے ساتھ پکڑتا تھا، چنانچہ اس نے ہر فسادی کی دھیمی آواز کو بند کردیا اور ہر اضطراب کی تیزی کو ٹھہرادیا، پھر وہ اصلاح کرنے میں شروع ہوا تو اس نے ان زنادقہ کو ختم کردیا جو باقی تھے، جنھیں ان کے دادا کا والد (اکبر) لایا تھا اور ظالمانہ ٹیکس جو لوگوں پر ظلم کرتے تھے اور ان کی آگ کی لو مجوسی امراء کو نہیں پہنچتی تھی، چنانچہ اس نے ان سے (۸۰) قسمیں باطل قرار دیں اور ٹیکسوں کے لیے عادلانہ طریقہ جاری کیا اور ان کو تمام پر واجب کیا، چنانچہ وہ سب سے پہلا (بادشاہ) تھا، جس نے ان (ٹیکسوں) کو ان امراء سے لیا اور اگر اس کی ہیبت اور حق میں اس کی سختی نہ ہوتی تو وہ اس پر ان ٹیکسوں کا انکار کردیتے اور اس نے پرانے راستے درست کیے اور نئے راستے نکالے اور کافی ہے کہ تمام ان راستوں کی لمبائی دیکھو کہ تم جان لو کہ ان سے ایک راستے کی لمبائی جس کو شیر شاہ سوری نے فتح کیا، جس میں مسافر تین مہینے چلتا اور جسے درختوں نے دو جانبوں سے اس کی لمبائی پر گھیرا ہوا تھا اور جس میں مساجد اور مسافر خانے یکے بعد دیگرے آتے تھے۔ اور اس نے ہند کے گوشوں میں مساجد بنائیں اور ان کے لیے ائمہ اور مدرسین مقرر کیے اور کمزوروں کے لیے گھر اور دیوانوں کے لیے پاگل خانے اور بیماروں کے لیے ہسپتالوں کی بنیاد رکھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس نے تمام لوگوں میں عدل قائم کیا، چنانچہ کوئی ایک اس بارہ میں بڑا نہیں تھا کہ اس میں عدالت فیصلہ نافذ ہو اور سب سے وہ شخص تھا جس نے عدالت کے لیے قانون بنایا، چنانچہ وہ خود بڑے قضایا میں فیصلہ کرتا، نہ اندازے والا فیصلہ کرنے والا تھا، بلکہ مذہب حنفی کے ساتھ فیصلہ کرنے والا تھا، اس حال میں کہ اس کی تعلیل بیان کرنے والا اور اس پر دلیل بیان کرنے والا ہوتا، اور ہر شہر اور بستی میں لوگوں کے لیے قاضی مقرر کیے اور شہنشاہ کے لیے کئی امتیازات تھے، تو اس نے ان تمام کو لغو قرار دیا اور اپنے آپ کو عام محکموں کے لیے تابع کر دیا اور جس کے لیے اس پر کوئی حق ہو تو وہ اسے اپنے ساتھ عوام اور لوگوں کی اکثریت کے ساتھ قاضی کے سامنے لے کر جائے۔

وہ عالم آدمی تھا، فقہ حنفی میں ماہر فقیہ تھا، چنانچہ اس نے علماء کو قریب کیا اور ان کو چمٹ گیا اور ان کو اپنا خاص اور اپنا مشیر بنا لیا اور ان کے لیے مدارس بنائے اور تنخواہیں مقرر کیں اور وہ دو کاموں کی طرف توفیق دیا گیا، ان دونوں کی طرف مسلمانوں کے بادشاہوں سے کسی ایک نے اس سے سبقت نہیں کی:

اول: بے شک وہ کسی عالم کو کوئی عطیہ یا وظیفہ نہیں دیتا تھا مگر وہ اس سے تالیف یا تدریس کے ساتھ کام کا مطالبہ کرتا تاکہ یہ نہ ہو کہ وہ مال لے اور سستی کرے، چنانچہ اس نے دو برائیوں کو جمع کر دیا: (۱) بغیر حق کے مال لینا۔ (۲) علم کو چھپانا۔ پھر افتاء اور اوقاف کے مدرسین کی بات کیا ہے؟

دوم: بے شک وہ سب سے پہلا شخص تھا، جس نے ایک ایسی کتاب میں احکام شرعیہ کی تدوین پر کام کیا کہ جسے قانون بنایا جا سکے، چنانچہ آپ کے لیے اور آپ کے حکم سے اور آپ کی نگرانی سے اور آپ کے زیر نظر وہ فتاویٰ وضع کیا گیا، جو آپ کی طرف منسوب کیا گیا اور وہ فتاویٰ عالمگیری نام رکھا گیا اور فتاویٰ ہندی کے ساتھ مشہور ہوا اور اسے ہر وہ شخص پہچانتا ہے، جو علماء سے اس بات کو پڑھتا ہے، کیونکہ یہ ترتیب اور تصنیف کے لحاظ سے اسلامی فقہ کی کتابوں میں سے سب سے مشہور اور سب سے عمدہ ہے۔

اور وہ اس تمام کے بعد بھی تالیف کرتا تھا، اس نے حدیث اور اس کی شرح میں ایک کتاب تالیف کی اور اس کا فارسی میں ترجمہ کیا اور وہ فصیح و بلیغ خطوط لکھتا، جو ان کی زبان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاندار بیانوں سے شمار کیے جاتے تھے اور وہ اپنے خط کے ساتھ مصاحف لکھتا اور انھیں بیچتا، کیونکہ وہ مسلمانوں کے مالوں سے بے رغبت ہوگیا تھا اور ان سے لینا چھوڑ دیا تھا اور بے شک اس نے اس کے بعد قرآن حفظ کیا کہ وہ ملک کا والی بنایا گیا، اور بے شک وہ گویا شاعر تھا، لیکن اس نے اسے چھوڑ دیا اور اسے ناپسند کیا، اور ان تحائف اور عطیوں کو باطل قرار دیا جو شعراء اور گویوں کے لیے تھے، اور وہ انھیں ایسی امت کے لیے لازم نہیں خیال کرتا تھا، جو ہمیشہ زمین میں اپنی بزرگی کے محل بنا رہی تھی۔

اور وہ فرائض کو جماعت کے ساتھ ان کے اول وقت میں ادا کرتا، وہ انھیں کسی حال میں نہیں چھوڑتا تھا، اور جمعہ بڑی مسجد میں (پڑھتے) اگرچہ کاموں میں سے کسی کام کے لیے شہر سے غائب ہوتے، وہ جمعرات کے دن اسے آجاتے، تاکہ وہ جمع کی نماز پڑھیں، پھر وہ جہاں چاہتا چلا جاتا، اور وہ رمضان کے روزے رکھتا، جب سخت گرمی ہوتی اور تمھیں کیا معلوم؟ ہند کی گرمی کیا ہے؟ اور وہ راتوں کو نماز تراویح کے ساتھ زندہ کرتا اور رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں اعتکاف بیٹھتا اور وہ سال کے ہفتوں میں سے ہر ہفتہ میں سوموار اور جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا اور وہ ہمیشہ وضو کے ساتھ طہارت پر رہتا اور اذکار پر محافظت کرتا اور دائمی لگاتار تحائف کے ساتھ حرمین والوں کی مدد کرتا۔

اور وہ اس کے باوجود دور اندیشی اور عزم اور لڑائی کی اقسام میں مہارت اور حکومتی نظام چلانے میں نشانی تھا، تو کیسے اس نے طاقت رکھی کہ وہ ان تمام چیزوں کو جمع کرے؟ کیسے اس نے قدرت رکھی کہ وہ یہ عبارت کرے؟ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے؟ اور علم میں (کتابیں) تالیف کرے؟ اور مصاحف لکھے؟ اور قرآن حفظ کرے؟ اور اس خوفناک براعظم کا احاطہ کرے؟ اور ان بہت زیادہ معرکوں میں داخل ہو؟ بلاشبہ وہ ان کے درمیان اپنے اوقات کو تقسیم کرتا تھا اور ایک مرتب زندگی گزارتا تھا، چنانچہ اس کے نفس کے لیے ایک وقت تھا اور اس کے گھر والوں کے لیے ایک وقت تھا اور اس کے رب کے لیے ایک وقت تھا اور حکومت اور قتال اور قضا کے لیے ان کے اوقات تھے۔

اس نے مکمل پچاس سال سارے ہند کی حفاظت کی اور وہ اپنے زمانے میں دنیا کا سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بڑا بادشاہ تھا اور اس کے ہاتھ میں خزانوں کی چابیاں تھیں اور وہ زہد وفقر کی زندگی گزارتا تھا، اس نے نہ اپنا ہاتھ اور نہ اپنی آنکھ حرام کی طرف بڑھائی اور نہ اپنے بیٹ میں اسے داخل کیا اور نہ اس کے لیے اپنے بٹن کھولے، اس پر سارا رمضان گزر جاتا، وہ جو کی روٹیوں سے صرف گنی ہوئی روٹیاں کھاتا تھا، وہ (بھی) اپنے دائیں ہاتھ کی کمائی سے مصحف کے لکھنے پر نہ کہ حکومت کے اموال سے۔ اس کی پاک روح پر اللہ کی رحمت ہو۔ (مجلہ المسلمون)

تنبیہ:

بلاشبہ اطلاع رکھنے والا ادیب پہلے اور پچھلے زمانہ میں عربی ادب کے بعض عظیم لوگوں کو گم پائے گا اور ان کے لیے اس کتاب میں کئی متن نہیں دیکھے گا، تو وہ جان لے کہ ان کے ساتھ کتاب کے دوسرے جزو میں وعدہ کی جگہ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چند اہم مطبوعات

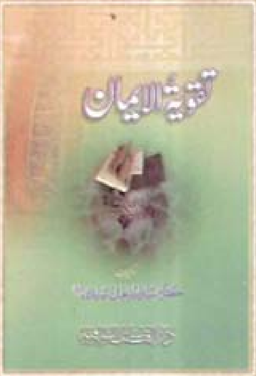

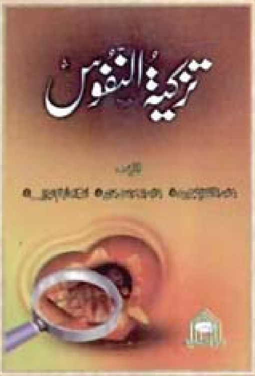

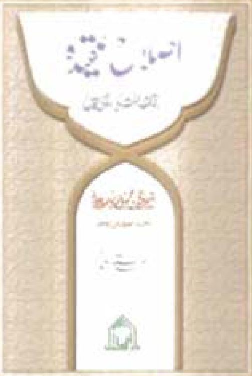

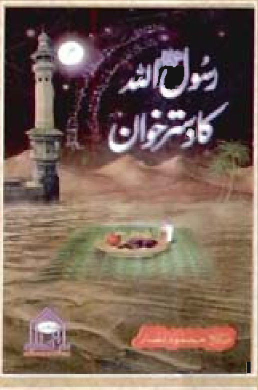

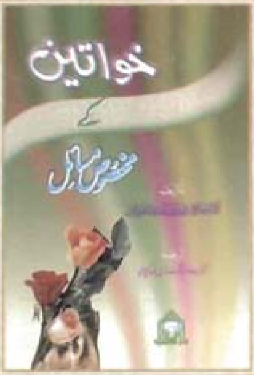

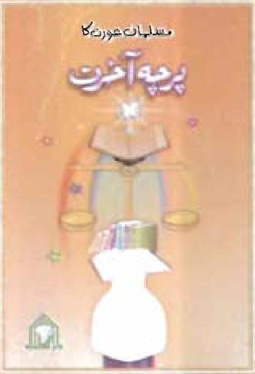

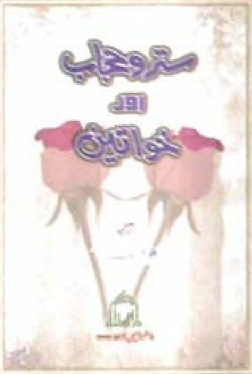

دار الکتب السلفیۃ
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Mob. 0333-4334804